

عزات سیریز

لیٹریچر کی لینڈ

سوسائٹی

ڈاکٹر کام

www.paksociety.com

منظر کلیم

لئے اپنی جان لڑادی۔ لیکن کیا وہ واقعی اس مشن میں کامیابی حاصل کر سکی یا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے موت کے اندھیروں میں اتار دی گئی۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول ہر طرح سے اجتماعی دلچسپ سسٹن، ایکشن اور ہنگاموں سے مہمور رہے گا اور آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر طرح سے پورا اترے گا۔ اپنی آرا سے مجھے ضرور مطلع کیجئے گا اور اب اپنے بہتر خطوط اور ان کے جواب بھی طاعت کر لیجئے۔

لاہور علامہ اقبال ٹاؤن سے سلیمان رفعا صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول 'بلا سز' اور 'سپیشل سیکشن' بے حد پسند آئے ہیں۔ دونوں ناول اپنی اپنی جگہ شاندار اور قابل تعریف ہیں۔ بلا سز فور سٹارز کا دوسرا ناول تھا اور اس ناول میں فور سٹارز نے واقعی دہشت گردوں کے خلاف جس طرح جدوجہد کی ہے وہ قابل تعریف ہے۔ اصل میں ہم عام لوگ ان دہشت گردوں کو دیا سے طبعہ کوئی مخلوق سمجھتے ہیں، جبکہ یہ ناول پڑھنے کے بعد ہمیں احساس ہوا کہ دہشت گرد اور ان کے قسم کے تمام مجرم دراصل ہماری طرح کے بظاہر عام لوگ ہی ہیں اگر ہم سب قوموں کے لئے کھڑے ہیں اور اگر وہ بظاہر سے بظاہر مجرموں کو آسانی سے نہ صرف پہچاننا جاسکتا ہے بلکہ انہیں کرکیز کر دار تک بھی پہچاننا جاسکتا ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے بلا سز ایسے مجرموں کو پہچاننے اور انہیں کیڑ کر دار تک پہنچانے کا بہت بڑا کام ہے کہ آپ آئندہ بھی فور سٹارز سے ملنے میں ایسے قومی مجرموں کو سامنے لاتے

www.paksociety.com

میں آج تک ان کے وجود سے معاشرے کو پاک کیا جاسکے۔ محترم سلیمان رفعا صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کی یہ بات درست ہے کہ عام آدمی ایسے دہشت گردوں اور مجرموں کے بارے میں بھی احساس رکھتا ہے کہ یہ لوگ عام لوگوں سے بہت کم کسی اور قسم کے لوگ ہوتے ہیں حالانکہ حقیقت یہی ہے کہ ایسے مجرم ہر وقت ہمارے ارد گرد عام لوگوں کی طرح گھومتے پھرتے رہتے ہیں اگر ہم اپنے ارد گرد موجود لوگوں کی سرگرمیوں کو جانچتے ہیں اپنے ارد گرد سے ہوشیار رہیں تو ایسے مجرموں کی نشاندہی اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ذریعے ان کی سرکوبی آسانی سے کی جاسکتی ہے۔ اس طرح ہماری قوم کی جدوجہد سے معاشرے کو ایسے مجرموں سے پاک کیا جاسکتا ہے اور یہ ہمارا فرض بھی ہے کہ ہم معاشرے کو سکون پر آباد کرنے والے اور معصوم اور بے گناہ لوگوں کی جانیں لینے والے ایسے مجرموں کی گرفتاری کے لئے قانون سے مکمل اور مہمور رہتے رہیں۔

پورے ملک سے پکڑاؤ اور احمد صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ آپ جس خوبصورت انداز میں ناول لکھتے ہیں وہ واقعی آپ کا ہی کام ہے۔ آپ کے ناولوں سے مستار ہو کر میں نے بھی ایک ناول لکھنا شروع کیا۔ اس وقت میرا خیال تھا کہ میں آسانی سے ناول لکھ لوں گا لیکن جب میں نے ناول شروع کیا تب مجھے حقیقتاً اندازہ ہوا کہ ناول لکھنا اتنا آسان بھی نہیں جتنا ہم قارئین اسے پڑھتے

وقت کچھ لیجے ہیں۔ خود ناول لکھتے وقت مجھے آپ کی تحریر کی خوبصورتی
 دلکشی اور اثر انگیزی کا صحیح معنوں میں اور اک ہوا۔ پھر آپ کا دنیا کے ہر
 موضوع پر وسیع معلومات کا بھی اندازہ ہوا۔ یہ سب کچھ واقعی آپ کا ہی
 صہ ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عمر طویل عطا کرے تاکہ آپ
 ان ناولوں کے ذریعے ہم نوجوانوں کی مثبت تربیت کا فریضہ ادا کرتے
 رہیں۔

محترم شیخ رضوان احمد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا
 بے حد شکر ہے۔ جہاں تک آپ کے ناول لکھتے ہوئے یہ احساس ہوا کہ
 ناول لکھنا آسان نہیں ہے۔ یہ وہی ایک حقیقت ہے کہ کسی تحریر کو
 پڑھتے وقت یہ احساس نہیں ہوتا کہ اسے تحریر کرنے والے نے اس پر
 کس قدر محنت کی ہے۔ قبولِ سلام و اقبال۔ تخلیق کی نمود خونِ جگر سے
 ہی ممکن ہوتی ہے۔ یہ واقعی جتنی کامیابی کا کام ہے لیکن اس کے ساتھ
 ساتھ اللہ تعالیٰ کی بخشی ہوئی توفیق اور خود ادا و صلاحیتوں اور خلوص اور
 جذبہ کے بغیر کوئی تخلیق ممکن نہیں ہو سکتی اور نہ قبولیت عام
 کا شرف حاصل کر سکتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ آئندہ بھی خط لکھتے
 رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

منظہر کلیم

پاک سوسائٹی

مران صبح کی نند اور نکلات ہے فارغ ہو کر مسجد سے نکلا اور پھر
فلیت پر پہنچ کر اس نے اپنا پیٹہ پہنا۔ ایک سوٹ پہنا۔ یہ ٹریک سوٹ
اس نے ابھی حال ہی میں طریقہ تھا اس پر اجتماعی شوخ سرخ لورڈز
رنگ کی جوڑی دھاریاں بنی ہوئی تھیں ٹریک سوٹ پہننے کہ بعد اس
نے انہی رنگوں پر مشتمل جو گر بہن۔ یہ فلیم سے اتر کر وہ نو گنگ
کے انداز میں وہ گنگو فلیم سے گنگو وہ واقعہ ایک طرف ہوتا تھا
اس وقت صبح صادق کا وقت تھا اس نے سڑکیں تنک بائسنان تھیں۔
اکا دکا کاریں اور دوسری سواریاں استہ گزر رہی تھیں۔ ابھی وہ ایک
موز مڑا ہی تھا کہ اس نے اپنے سے آگے ایک خاتون کو تیز تیز قدموں
سے چلتے ہوئے دیکھا۔ یہ عورت جسمات کے لحاظ سے خاصی پھیلی
ہوئی تھیں اور قد خاصا چھوٹا ہونے کی وجہ سے ان کی جسمات اور بھی
زیادہ پھیلی ہوئی دکھائی دیتی تھی لیکن تھیں وہ نو ہو لیں۔ اپنے لباس اور

سہریاں چڑھتے ہوئے بھی آپ نے میری پشت پی دیکھی ہو گی۔
 عمران نے کہا تو خاتون ایک بار پھر کھٹکلا کر بس پڑی۔

”میرا نام خاکرہ ہے اور میں ریسرچ سکلر ہوں۔“ خاتون نے
 ہنسنے ہوئے اپنا تعارف کرایا۔

”آپ کے بھائی صاحب کسی میرچ بورڈ کے مالک تو نہیں
 ہیں۔“ عمران نے کہا۔

”میرچ بورڈ کے مالک۔ کیا مطلب۔“ خاکرہ نے چونک کر
 پوچھا۔

”اس نے کہ مجھے یا تو وہ لوگ پہچانتے ہیں جنہوں نے مجھے دیا ہوا
 قرض وصول کرنا ہوتا ہے یا پھر میرچ بورڈ والے۔“ انہاں میں اکثر
 رشتے کی تلاش میں ہاتا رہتا ہوں۔“ عمران نے جواب دیا تو خاکرہ
 ایک بار پھر کھٹکلا کر بس پڑی۔

”میرے بھائی کا نام نادر ہے اور وہ سنٹرل انٹیلی جنس میں سب
 انسپکٹر ہے۔“ خاکرہ نے جواب دیا۔

”پھر تو اسے تیشہ سرکاری رہائش گاہ بھی ملی ہو گی۔“ پھر آپ یہاں
 فلیٹ پر اکیلی کیوں رہتی ہیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا
 اس دوران خاکرہ اسی طرح تیر تیر جلتی رہی جب کہ عمران جو گنگ کے
 انداز میں چل رہا تھا۔

”میں اکیلی نہیں رہتی۔ اپنی والدہ کے ساتھ رہتی ہوں۔“ نادر اپنے
 بھائی نکس کے ساتھ سرکاری رہائش گاہ پر رہتا ہے۔ ہم جیل اس کے

بالوں کے ہیئر سٹائل سے وہ اعلیٰ سوسائٹی سے تعلق رکھنے والی خاتون
 ہی نظر آ رہی تھیں۔ ان کے جسم پر فری وئی رنگ کا جیسٹ لباس تھا۔
 جی دن میں جو گر تھے اور وہ تیر تیر قدم اٹھاتی اسی طرف کو جی ملی جا
 رہی تھیں جس طرف عمران کا رخ تھا۔ عمران روزانہ میری اس وقت
 ورزش کے لئے پارک جایا کرتا تھا لیکن میرے محترمہ اسے پہلے بھی نظر نہ
 آئی تھیں۔ ان کے پہنے کا انداز بہت ہاتھ کا تھا کہ ان کی خواہش تو بھاگنے کی
 ہے لیکن شاید ایک تو خاتون ہونے کی وجہ سے اور دوسرا حساسیت کے
 پھیلاؤ کی وجہ سے وہ بھاگنے سے گریز کر رہی ہیں۔ عمران جا گنگ
 کرتے ہوئے جیسے ہی اس کے قریب سے گزر کر آئے جہاں۔

”آپ علی عمران صاحب ہیں۔“ اپنا تک اس خاتون کی نوازا
 عمران کے کانوں میں پڑی تو عمران جا گنگ کرتا ہوا سزا۔

”کیا میری پشت پر میرے نام کا کارڈ چسپاں ہے۔“ عمران نے
 خاتون سے مخاطب ہو کر کہا تو خاتون بے اختیار کھٹکلا کر بس پڑی۔

”یہ بات نہیں۔ ایک ہفتہ ہوا۔ ہم نے اس رنگ میں فلیٹ
 خریدا اب جس میں آپ کا فلیٹ ہے۔ میں اپنے بھائی کے ساتھ آپ کے
 فلیٹ کے سامنے سے گزر رہی تھی۔ اس وقت آپ سہریاں چڑھتے
 ہوئے اور ہمارے تھے تو میرے بھائی نے بتایا تھا کہ آپ کا نام علی
 عمران ہے اور آپ سنٹرل انٹیلی جنس بورڈ کے ڈائریکٹر جنرل کے
 صاحبزادے ہیں۔“ محترمہ نے تیر تیر انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

”اور اسی لئے آپ نے مجھے پشت سے پہچان لیا۔ کیونکہ ظاہر ہے

میں کھا تھا کہ آپ کے ساتھ ساتھ بیٹنے کی وجہ سے آپ ہمسایہ کہہ رہی ہیں اور آپ کے فرزند لاہ ساڑ کا سایہ اور مجھ جیسے ناتواں کا سایہ ایک کیسے ہو سکتا ہے..... عمران نے جواب دیا تو شاکرہ بچائے عمران کی بات کا برا مٹانے کے کہ اس نے اس کے موٹاپے پر طنز کی تھی یہ اختیار کھٹکلا کر ہنس پڑی۔

”آپ نے شاید اس نے گھما ہوا کر میری جسامت کے بارے میں بات کی ہے کہ میں برا مٹا جاؤں گی لیکن ایسی کوئی بات نہیں۔ یہ جسامت مجھے ذاتی طور پر پسند ہے۔ مجھے دھلے پٹے۔ ہڈیوں کے ڈھانچے پسند نہیں ہیں۔“ شاکرہ نے کہا۔ تو اس بار عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”آپ کے اور ہماری زبان کے قدیم شاعروں کے خیالات بہت ملتے ہیں۔ آپ کا تصنع کہیں کسی قدیم دور سے تو نہیں..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”قدیم شاعروں کے خیالات کیا مطلب..... شاکرہ نے عمران ہو کر پوچھا۔

”ہماری زبان کے قدیم شاعر جب اپنے شعروں میں حسن کا نقشہ کھینچتے ہیں تو وہ چال کو ہنسی کی چال سے تشبیہ دیتے ہیں۔“ عمران نے جواب دیا تو شاکرہ ایک بار پھر کھٹکلا کر ہنس پڑی۔

”آپ پھر گھما ہوا کر بات کر رہے ہیں۔ کیا ضرورت ہے اس کی جب میں نے کہہ دیا کہ مجھے اپنی جسامت پسند ہے۔ چاہے آپ مجھے

ساتھ رہتے تھے لیکن ہر دائرہ نے علیحدہ رہنے کے لئے کہا تو ہم نے یہ فطرت طریہ لیا..... شاکرہ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”لیکن ڈیڈی تو سٹارش کے قائل ہی نہیں ہیں..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو شاکرہ ایک بار پھر ہونک پڑی۔

”سٹارش کیسی سٹارش۔ یہ آپ بھلی بولی سی باتیں کیوں کرتے ہیں..... شاکرہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تو آپ مجھ سے یہ نہیں کہیں گی کہ میں اپنے ڈیڈی سے آپ کے بھائی نادر کی سٹارش کر کے اسے ترقی دلا دوں..... عمران نے کہا تو شاکرہ نے بے اختیار منہ بنایا۔

”مجھے نادر نے بتا دیا ہے کہ آپ کے ڈیڈی آپ کو اجنبی نکھا اور تاملت بلکہ انکارہ سمجھتے ہیں وہ آپ کو اپنے دفتر میں ہی داخل نہیں ہونے دیتے اس لئے آپ سے سٹارش کر اگر میں نے نادر کا کہہ کر تو ختم نہیں کرانا۔ میں نے تو اس لئے آپ سے تعارف حاصل کیا ہے کہ آپ ہمسائے ہیں..... شاکرہ نے برا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔

”ہمسایہ۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہے..... عمران نے ہونک کر کہا۔

”کیا مطلب کیا ممکن نہیں ہے۔ آپ بھی اسی بڑنگ میں رہتے ہیں جس بڑنگ میں میں رہتی ہوں۔ اس لئے آپ ہمسائے تو ہوتے..... شاکرہ نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”اوہ اچھا اس لگاتا ہے تو شاید تھک ہو۔ کیونکہ میرا خیال ہے کہ اس بڑنگ کے تمام فٹیس ایک ہی ذہن اور سائز کے ہوں گے۔

”ہاں وہ مرد بھی گھر میں داخل ہوتے ہی بد مزاج بن جاتے ہیں جو گھر سے باہر اجنبی خوش مزاج نظر آتے ہیں۔“ شاکرہ نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران اس کے خوبصورت نظیر سے اختیار نہیں چڑا۔

”لیکن صبح کے خیال کے مطابق تو سو فیصد حساب دوسری طرف ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وہ کیسے؟“ شاکرہ نے چونک کر پوچھا۔

”جو یاں بد مزاج سے بد مزاج شہر کو سیہ حاکرے کا فن جانتی ہیں میں نے تو سہی دیکھا ہے کہ بد مزاج سے بد مزاج اکھڑا اور خود دوسرے دگر میں داخل ہوتے ہی پھر سے بھی زیادہ تاجدار اور فرمانبردار بن جاتے ہیں۔“ عمران نے جواب دیا۔

”یہ مردوں کا نقطہ نظر ہے۔“ عورتوں کا نہیں۔“ شاکرہ نے جواب دیا۔

”تو آپ عورتوں کے نقطہ نظر سے ریسرچ کر رہی ہیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”کاہر ہے۔ اب کوئی شہر تو خود اپنے آپ کو بد مزاج کہنے سے رہا اور میر جھ جیسی خوبصورت اور طرہ دار لڑکی جب ان سے پوچھ رہی ہو۔“ شاکرہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران واقعی کھٹکھٹا کر ہنس پڑا۔

”آپ کی بات درست ہے۔ آپ سے باتیں کرتے ہوئے بد مزاج سے بد مزاج آدمی کو بھی مجھ کو خوش مزاج بننا پڑتا ہے اوکے میر باتیں

بھنی کہیں یا بھینس میں برا نہیں ملاؤں گی۔“ شاکرہ نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے خیال کے مطابق شاکرہ پہلی خاتون تھی جو اپنے بارے میں ایسے خیالات رکھتی تھی اور یہ واقعی ایک انوکھی بات تھی اب وہ پارک میں داخل ہو چکے تھے جہاں کئی خواتین۔ مرد اور بچے مختلف درزوں میں مصروف تھے۔

”آپ کے خیالات بھی آپ کی حساسیت کی طرح فرائض لائن ہیں۔ لیکن آپ نے یہ نہیں بتایا کہ آپ کس موضوع پر ریسرچ کرتی ہیں۔“ عمران نے پارک میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔

”میں مختلف ایک بین الاقوامی ادارے سے ہے اور یہ ادارہ پوری دنیا میں مختلف موضوعات پر ریسرچ کرتا رہتا ہے۔ آج کل میں اس موضوع پر ریسرچ کر رہی ہوں کہ پاکستانیہ میں بد مزاج شہروں کا حساب کیا ہے۔“ شاکرہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”گنا خاص دلچسپ ریسرچ ہے۔“ یقیناً آپ اس ریسرچ کے لئے بالکل فٹ ہیں وہ عام خواتین بد مزاج مردوں کا مطالعہ اتنی آسانی سے نہیں کر سکتیں۔ ایسے اب تک آپ کی ریسرچ کے مطابق حساب کیا ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”فی الحال تو یہ حساب تقریباً سو فیصد ہے۔“ شاکرہ نے جواب دیا تو عمران ایک بار پھر کھٹکھٹا کر ہنس پڑا۔

”یعنی آپ کا مطلب ہے کہ سارے شہر بد مزاج ہوتے ہیں۔“ عمران نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

ہوں گی۔ میں ذرا اپنی مخصوص ورزش کر لوں۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اچھل کر قلعہ بازی کھائی اور دوسرے کچے اس کا سر نیچے اور ٹانگیں اوپر ہوجی تھیں جب کہ شاکرہ اسی طرح تیز چڑھتی ہوئی آگے چلا گئی۔ عمران کی عادت تھی کہ دو گریسوں میں پادک میں آکر کافی دور تک اس طرح اٹا کھڑا رہتا تھا تھوڑی دیر بعد ایک بچہ دوڑتا ہوا عمران کے سامنے پہنچ کر رک گیا۔ اس کی عمر آٹھ دس سال کے قریب تھی۔ اس کے جسم پر بھی ٹریک سوٹ تھا۔ اس کے ہرے پرالٹے معصومیت تھی لیکن اس کی آنکھوں میں ذہانت کی بے پناہ چمک موج د تھی۔ وہ عمران کے سامنے کھڑا ہو کر جسے غور سے عمران کو دیکھنے لگا۔

”اٹکل آپ زیرِ اہیں یا انسان۔“ اچانک بچے نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”تو کیا زیرِے بھی آپ کے اٹکل ہوتے ہیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہمارے ذہنی تو یہی کہتے ہیں کہ اپنے سے جسے کو اٹکل کہا جاتا ہے۔ اب چاہے وہ زیرِ اہو یا انسان۔“ لڑکے نے جواب دیا تو عمران اس کی معصومیت پر بے اختیار ہنس پڑا۔

”اچھا اب بتائیں کہ آپ مجھے کیا بھیج رہے ہیں۔“ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ آپ اٹکل زیرِے ہیں۔“ لڑکے نے اسی طرح

معصومیت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ نے کیسے سمجھ لیا کہ میں زیرِ اہوں۔ کیا میری دم ہے۔“ عمران نے نصف ہنستے ہوئے کہا۔

”اٹکل ہو سکتا ہے کہ آپ پنجہ دم کے زیرِے ہوں۔ اگر گدھے کے سر سے سینک ٹائپ ہو سکتے ہیں تو آپ کی دم بھی ٹائپ ہو سکتی ہے۔“ بچے نے اسی طرح معصوم لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”تم نے تو مجھے بھی لانا اب کر دیا ہے ماسٹر۔ واقعی بات تو جہادی ٹھیک ہے۔ اب تو مجھے بھی شک ہوئے لگ گیا ہے کہ کہیں میں واقعی پنجہ دم کے زیرِ اہو نہیں ہوں۔“ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

”اٹکل اگر آپ انسان ہیں تو پر آپ اٹنے کیوں کھڑے ہیں۔“ اس لڑکے نے بعد کے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

”آپ بتائیں کہ میں اٹا کیوں کھڑا ہوں۔“ عمران اب بچے کی ذہانت سے بوری طرح حیران اور ذرا بے ہوش تھا۔

”میرا خیال ہے اٹکل کہ آپ اپنا خیالی داغ بھردے ہیں اس لئے اٹنے کھڑے ہیں۔“ بچے نے اسی معصومیت سے جواب دیا تو عمران بے اختیار جھنجھکا مار کر ہنس پڑا۔

”ماشا اللہ تم نے تو واقعی مجھے لانا اب کر دیا ہے۔ میں تو کھٹا تھا کہ میں ہی لوگوں کو لانا اب کر سکتا ہوں لیکن آج پتہ چلا کہ تم تو مجھ سے بھی دو گتے کیا دس گتے آگے ہو۔“ عمران نے ہنستے ہوئے

کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دور سے کسی نے بچے کو آواز دی۔

”اچھا انگل زہر اندہ حافظہ“..... لڑکے نے جھری سے کہا اور دوڑا۔
ہو عمران کے عقب میں چلا گیا اور عمران کافی دور تک اس بچے کی ڈھانست بھری باتوں پر خود ہی ہنستا رہا۔

”آپ سیدھے ہو جائیں آسمان نہیں گرگا میری ذمہ داری۔“
ایٹانک شاکرہ کی ہنستی ہوئی نواز ستانی دی تو عمران نکلا بازی کھا کر سیدھا ہو گیا۔

”ارے آپ بچے! آسکتی تھیں میں تو واقعی یہی سمجھ کر اٹا کھڑا تھا کہ میں نے دونوں بیویوں پر آسمان کو انھار کھا ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو شاکرہ بے اختیار کھٹکھٹا کر ہنس پڑی۔

”آپ شاید کام کاج سے فارغ ہیں لیکن میں نے تو ڈیوٹی پر جانا ہے۔“..... شاکرہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

”ڈیوٹی۔ یعنی بد مزاج شوہروں کو تلاش کرنے والی ڈیوٹی۔“
عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

”شوہروں کو نہیں ان کی مظلوم بیویوں کو تلاش کرنے کی ڈیوٹی کہیں۔“..... شاکرہ نے ہنستے ہوئے کہا وہ دونوں اب واپس فلیٹ کی طرف جا رہے تھے۔

”آپ کا کام تو بے حد دلچسپ ہو گا۔ قسم قسم کی بیویوں سے ملاقات۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں جہاں دلچسپ بھی ہے وہاں بعض اوقات انتہائی سخت واقعات بھی پیش آ جاتے ہیں۔“ شاکرہ نے براہ راست بتاتے ہوئے کہا۔
”سچ واقعات کیا مطلب۔“ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”ابھی کل کا ہی واقعہ ہے میں جہاز ٹائون میں سروے کے مسئلے میں ایک کوٹھی میں داخل ہوئی۔ خاتون خانہ ایک غیر ملکی خاتون تھیں۔ یورپ کے کسی ملک کی تھیں۔ میں نے جب ان سے انٹرویو کی بات کی تو وہ نہ سنا سنا ہو گئیں۔ انہوں نے مجھے ڈرائنگ روم میں بٹھایا ابھی بات ہیست جاری تھی کہ ایٹانک قریبی کمرے سے کسی کے کراہنے کی آواز آئی تو وہ خاتون حوی سے انھیں اور دوڑتی ہوئیں ڈرائنگ روم سے باہر چلی گئیں۔ تھوڑی دیر بعد ان کا ملازم واپس آیا اور اس نے مجھے کہا کہ میں فوراً وہاں سے چلی جاؤں۔ میرے حیرت ظاہر کرنے پر اس نے مجھے دیکھ دیکھ کر شروع کر دیئے۔ مجھے اس بے حوثی پر رشو یہ غصہ آیا۔

میں نے مزید احتجاج کیا تو اس ملازم نے ریو اور تھل کر مجھ پر تان لیا۔ جس پر مجھے مجبوراً کوٹھی سے باہر آنا پڑا۔ لیکن میں حیران تھی کہ ٹوفر ہوا کیا ہے۔ خاتون بے حد باعلاق تھیں پھر ایٹانک یہ سب کچھ کیسے ہو گیا کوٹھی سے کچھ دور ایک ریستوران تھا۔ وہ سیدھا موڈ صحت آف ہو چکا تھا۔ اس لئے میں اس ریستوران میں چلی گئی۔ میں وہاں پہنچی ابھی چائے پی رہی تھی کہ میں نے اس ملازم کو جس نے مجھے اس طرح گھر سے نکالا تھا۔ اندر داخل ہوتے اور کاؤنٹر کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔

نہج گئی تھی۔ یمن نہ نکرو اپنے مقابلے پر خود ہی نازاں تھی اس سے
عمران سے فتنے کہ بھی تھا اور شاکرہ بھی پاسے مارا اس ہونے
کے سبب اس فتنوں سے حلف اٹھادیا۔ پوری تھی۔

بارن ناد اس طب۔ کو فنی نہ ایک سو بار۔ کو فنی کے
باہر نیم بیسٹ پر روفیہ طس لکھا ہوا تھا۔ شاکرہ نے جواب دیا۔
اس ملازم کا طے کیا تھا۔ عمران نے پوچھا تو شاکرہ سے اس
ملازم کا تفصیل سے طے بھی بنا دیا۔

نہجیک بہ واقعی اس جیل کے ملازم کے بی بی سے جاتے ہیں
کہ کسی کو فوراً بھگانے کے کام آسکیں۔ عمران سے کبھی اپنا شاکرہ
بہن پڑی۔

فپ نے اب تک تجھے اپنے فلیٹ پر آنے کی دعوت نہیں دی۔ مگر
کڑی میں زیادہ کھانا نہیں کھاتی۔ شاکرہ نے بڑبگ سے
قریب پہنچتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا۔

زیادہ یا کم کا مسد نہیں ہے کس شاکرہ۔ میرے ملازم نہ پاس
اور اصل رونا اور نہیں۔ اس سے پہلے تجھے اس کے رونا اور غریب نا
پڑا گاچہ ہی اس کو دعوت دی جا سکتی ہے۔ عمران نے کہا تو
شاکرہ ایک بار پر ٹھٹھکا کر بہن دی۔

اوسے جب رونا اور غریب یا پاسے تو تجھے دعوت دے دے۔ میرا
فلیٹ نمبر ۲۰۲ پارہ ہے۔ خود حافظ۔ شاکرہ نے ہنستے ہوئے کہا اور
تیزی سے ایک سائین پر مڑ گئی۔ عمران مسکراتا ہوا اگلے بڑھا اور پھر

سیدیاں چڑھتا ہوا اپنے فلیٹ میں پہنچ گیا۔ سیدیاں یاد رہی خانے میں
مصرف تھا۔ عمران صبح خانے میں داخل ہوا۔ پھر صبح کر کے اور
پاس جبیل کر کے وہ سنگ روم میں گیا۔ اس سے فون کا ریسر
اٹھا یا اور بند کر دیا۔

ناٹیکر اس دن ۱۰۔۰۰۔ رابطہ قائم ہوتے ہی نہ سیر نہ ہوا
ملائی دی۔

عمران اس دنوں ایک پتہ ٹوٹ کر۔ عمران نے سنجیدہ
لکھے ہیں کہا۔

میں پاس۔ ناٹیکر کا چہرہ شگفتہ ہوا چاہے ہو گیا۔

بارن نادوں اسے بلاک کو فنی شہر ایک سو بار۔ کو فنی کے باہر
نیم بیسٹ پر روفیہ جلال کا نام درج ہے۔ نوٹ لیا۔ عمران سے
اسی طرف سنجیدہ دے میں کہا۔

میں پاس۔ بارن نادوں اسے بلاک کو فنی شہر ایک سو بار۔
پروفیہ جلال۔ دوسری طرف سے ناٹیکر سے ہے اور نام دوسرے
ہو کے کہا۔

اباں ایک ملازم ہے۔ اس کا طے میں بتا دیتا ہوں اسے اخذ۔
کے رانا پاس سنجیدہ۔ عمران سے کہا۔ اس سے رابطہ نہ
لے کر رونا کا بتا یا اور اسے تفصیل سے بتا دیا۔

میں پاس۔ ناٹیکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

تم اسے رانا پاس جھوڑ کر پٹا مارا۔ اسے نہ زلف کو کبھروں کا وہ

گچے فون کرے اور ہاں اس ملازم کو اس انداز میں انواہو بنا جائے کہ
 نہ ہی وہ ملازم کہیں دیکھ سکے اور نہ کسی اور کو فوری طور پر اس کی
 عدم موجودگی کا حسان ہو سکے۔ عمران نے کہا۔
 - ٹھیک۔ باس میں خیال رکھوں گا۔ کیا نگر نے جواب دیا
 اور عمران نے اس پر سوچ رکھ دیا۔

سلیمان۔ بھابھا سلیمان پاشا صاحب یہ ناشتہ کیا رات تک
 تیار سو جائے گا۔ عمران نے اس پر سوچ رکھ کر اپنی فوٹو میں سلیمان کو
 فوٹو دیکھتے ہوئے کہا۔

گجرات تک کسی نے ناشتے کا سامان امداد دے دیا تو ضرور تیار
 ہو جائے گا۔ بارہوی ٹانے سے سلیمان کی دازستانی دلی۔

تو پیر تم بارہوی ٹانے میں کیا کر رہے ہو۔ جب سامان ہی نہیں
 ہے۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

میں اپنا ناشتہ حیدر کر رہا ہوں۔ سلیمان نے جواب دیا تو
 عمران کے جبرے پر بے اختیار مسکراہٹ تیر گئی۔
 - کیا مصب۔ کیا میرے اور جہاد کے ناشتے کا سامان علیحدہ علیحدہ
 آتا ہے۔ عمران نے حیرت کمرے لگے میں کہا۔

جی ہاں آپ کے ناشتے کا سامان بیکری سے آتا ہے اور پورے
 دارالحکومت کی بیکریوں نے انہیں اس کے ہاتھ دے قرار دیا ہوا ہے
 کہ آپ کے ناشتے کے لئے امداد سامان نہ دیا جائے بلکہ اب تو ان
 بیکری والوں نے آپ کے نام کے ہاتھ دے سن بورڈ لگا دیئے ہیں اپنی

اپنی دکانوں پر جس پر اس طرح سرٹ رنگ کا کر اس لگا ہوا ہے مجھے
 سب سے خوشی کے طوفان اشتیاق پر شہریت کے اوپر لگا ہوا ہوتا
 ہے۔ سلیمان نے ہاتھ تھکھیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اور جہاد کے ناشتے کا سامان کہاں سے آتا ہے کیا کسی اسمبلی سے
 لے آتے ہو۔ عمران نے اسامہ بناتے ہوئے کہا۔

جی نہیں پشپاری کی دکان سے آتا ہے۔ سلیمان کی دازستانی
 دی۔

پشپاری کی دکان سے کیا مصب۔ اب پشپاریوں نے ناشتے کا
 سامان فروخت کرنا شروع کر دیا ہے۔ عمران نے حیرت کمرے
 لگے میں کہا۔

بارہام۔ پست کھوہا، ستر، فروٹ، خطافش، مصری اور نیچے تمام
 آئینہ پشپاری کی دکان سے ہی ملتے ہیں باقی رہا دودھ تو وہیں ۱۱۱
 والا دے ہی جاتا ہے۔ سلیمان نے جواب دیا۔

لیکن اس آئینہ کے ناشتے سے کیا تحقق۔ عمران نے بیان
 بوجھ کر کہا۔

حیرے، حلوے، یہ سب انہی چیزوں سے بنتے ہیں بھابھا۔
 سلیمان کا جواب سنائی دیا۔

اتھار ملے دودھ تو آتا ہے وہی دے دے ہوا۔ عمران نے منہ بناتے
 ہوئے کہا۔

بھابھا دودھ آتا ہے اس میں سے پانی نکال دو تو باقی صرف اس ہی

بچتا ہے جتنا سرے ناشتے میں کام آجاتا ہے آپ اگر حکم دیں تو کل سے وہ پانی پھینکنے کی بجائے آپ کو پیش کر دیا کروں گا۔" سہیلان کی آواز سنائی دی تو عمران نے بے اختیار سر ہچکایا۔

مطلب ہے اب پانی پی لی کر جسے کو سنا جائے گا۔ عمران نے رو دینے والے لگے میں کہا۔

اگر دودھ میں ملا پانی پینے کے بعد آپ کو سنے کے قابل وہ عافیت تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن یہ سوچنے لیس کہ ڈاکٹر اوصار نہیں کیا کرتے۔" سہیلان نے تری پر تری جواب دیا۔

"اچھا بھائی جہادی مرضی۔ بڑھک چکی ہیں کیا کیا بھگتا ہی پڑتا ہے۔ بارہی رکھ لو تو "سہا تو ہونا ہی ہوتا ہے۔" عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یابوسی گناہ ہے۔" سہیلان کا اس بارہ ہمداری سے جواب آیا اور چند لمحوں بعد دوسری دھیلیا ہو کر سرے میں داخل ہوا۔

یہ بچے ناشتے میں سے سوا کچھیں آپ یابوسی کی بنا پر خود کھلی نہ کر لیں اس طرف آپ کا تو کچھ نہ جائے گا۔ میری بڑی بھاری رقم ہادی جائے گی۔ سہیلان نے مسکراتے ہوئے کہا اور ناشتے میں پرگنا شروع کر دیا۔

تو حصار خیلان نے کہ میرے ناشتے کر پینے کے بعد جس میں یہ رقم مل جائے گی منہ دوسرے عمران سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چھوٹ دھونے کی تو ابازت ہے اس کی رقم دینے والی ہوتی ہے

دیکھا جائے گا۔" سہیلان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب کیا اب منہ دھونے پر بھی رقم خرچ ہوتی ہے۔" عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں پانی سرکاری ٹینکی سے آتا ہے جس کا باقاعدہ بل ادا کرنا پڑتا ہے صابن بازار سے ملتا ہے پھر منہ دھونے کے بعد ہجرے کو ترو تازہ رکھنے کے لئے پاؤڈر کریمیں وغیرہ بھی لگانی پڑتی ہیں آپ کا کیا خیال ہے کہ یہ سب کچھ مفت میں مل جاتا ہے۔" سہیلان نے کہا۔

"اگر صرف منہ دھونے پر اتنا خرچ آتا ہے تو میری طرف سے ابازت ہے بے ٹک تم منہ دھوؤ۔" عمران نے ناشتہ شروع کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

باقیوں کے بارے میں بھی بتا دیں۔ سہیلان نے دایس مڑتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"کیا۔" کیا مطلب کیا تو باقہ دھوئے نظیر ناشتہ اور دوسرے کھانے چار کرتے ہو۔ عمران نے ہنک کر کہا۔

"سب پر بھی خرچ ہمارے تین بڑے حال منہ سے کہ اب آپ کی مرضی ہے جسے حکم کریں۔" سہیلان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

چلو باقہ دھونے کا خرچہ میں برداشت کر یا کروں گا مجھ سے دو تین روپے روز میری دے یہ کرنا۔" عمران نے بڑے فیاضانہ لہجے میں کہا۔

لیکن دو تین روپے انہیں گے کہاں سے کیا آسان سے نہیں گے یا

فرش سے نہیں گئے۔۔۔۔۔ سلیمان نے کہا۔

کیا مطلب کیا جہاڑیاں سے کہ اب میں جسیں دو تیں روپے بھی نہیں اسے سستا ٹھیک بن جاؤں گے یہی الہامی کے سب سے نچلے خانے میں ایک بیلے رنگ کا غلاف رکھا، اب وہ لے لو جہاڑے ایک سال کا ہاتھ دھونے کا فریضہ پورا ہو جائے گا سال بعد پھر دیکھ میں گئے۔ عمران سے کہا۔

”آپ ہی نیلے خانے کی بات کر رہے ہیں جس میں لوہے کے کافہ بھرے ہوئے ہیں صرف درمیان میں دس ہزار روپے رکھے ہوئے تھے اگر وہی غلاف ہے تو وہ تو پچھلے بھتے کے ہاتھ دھونے پر خرچ ہو چکا ہے۔“ سلیمان نے کہا۔

”کیا۔ کیا مطلب کیا ہے تم میری خاص اماری میں رکھی ہوئی چیزوں کی بھی تلاشی لینے رہتے ہو۔“ عمران نے انتہائی فحش لہجے میں کہا۔

”مجھے کیا ضرورت ہے تلاش لینے کی اب بھلا جیل کے گھر نیلے کی تلاشی کوئی احمق ہی لے سکتا ہے کہ وہاں سے گوشت مل جائے گا میں تو اپنے گھر مل لینے کے لئے غلاف تلاش کر رہا تھا، غلاف مجھے نظر آیا تو میں نے اس میں موجود فصولی کافہ تو دیں رکھ دیئے البتہ وہ دس ہزار روپے جو ان کافہوں میں چھپا کر رکھے تھے وہ ہاتھ دھونے پر خرچ ہو گئے۔“ سلیمان نے متانت سے بولے جو اب دیا اور تیزی سے مرکز کر کے سے باہر نکل گیا۔

”تو ہے اس قومی کی آنکھوں میں تو کرسی نوٹوں کو تلاش کرنے والے کوئی طاقتور بینہ لگے ہوئے ہیں لاکھ چھپا کر رکھو اس کی نظریں وہیں پہنچتی ہیں۔“ عمران کے ایک حویل سانس لیتے ہوئے کہا اور بات کرنے میں مصروف ہو گیا، ناشتہ سے فارغ ہو کر اس نے پیر سوختہ اخباروں کا بڑا انجماء اور اخبارات پڑھنے شروع کر دیئے ایک اخبار کے اندرونی صفحہ پر سوختہ دیکھ سرفی پر اس کی نظریں جیسے ہی پڑیں وہ بے اختیار ہلکے انجماء پر اس کے تیری سے اس خبر کو نقصان سے بچنے شروع کر دیا۔ خبر کے مطابق انگریزوں کی ریاست خوار۔

تکڑا چار سو لکری میل کے فاصلے پر ایک ویران اور بے آبادی۔ کاڈا اور انگریزوں کی عورتوں نے قبضہ کر کے اس کا نام لینے والی ڈیڑھ دن دیا ہے یہ عورتیں وہاں مستقل طور پر آباد ہو گئی ہیں اور وہیں کہا۔ انہیں نے حکومت انگریزوں سے اس جہاز سے کو خریدا بھی چکا۔

مطابق انگریزوں سے ہے شمار عورتیں وہاں چھ گئی ہیں ایک بھاری سی وہاں باقاعدہ حکومت قائم کر لی ہے جس کی سربراہ انگریز خاتون بادام روڑی کو منتخب کیا گیا ہے وہاں انتہائی شان، عمران کلب ہوئی سرگاہیں اور تفریح گاہیں بھی تیار کی گئی ہیں اور ساتھ ساتھ وہاں پولیس اور فوج بھی تعینات کی گئی ہے اور اس پر بھی انگریزوں کی فوج پولیس اور کاڈا اور فورسز میں شامل خواتین و نام ہے کیا گیا ہے اور انہیں انتہائی بھاری اور معقول معاوضے دے کر۔ گیا ہے۔ اس جہاز سے میں چونکہ انتہائی قیمتی مصنوعات دریافت ہوئے

ہیں اس نے ان مصدنیات کو نکل کر صاف کرنے اور فروخت کرنے کا
 باقاعدہ کاروبار بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ ہونٹ آئی لینڈ کو ایکریا نے
 ایک عظیمہ مصلحت کے طور پر بھی تسلیم کر لیا ہے اور اب اسے اقوام
 متحدہ کا باقاعدہ ممبر بننے کی کوششیں جاری ہیں۔ اس میں اس کے
 قانون کے مطابق وہاں کسی بھی صورت کوئی ٹرڈ وائل نہیں ہو سکتا۔
 اگر کوئی ایسا کرنے کی کوشش کرے تو اسے فوراً گوئی مار دی جاتی ہے
 ساری تفصیل عاصی دلپت تھی لیکن عمران جس بات پر چڑھا تھا
 بھرے ہونے کی بجائے کسی ہونی ایک سحر کی دھڑ سے تھا جس میں درج کیا
 اگر وہی بہت عام طور پر مشہور، وہی ہے کہ حکومت ایکریا لینڈ
 ہے۔ یہ کوئی خفیہ سازشی پراجیکٹ نہیں کر رہی ہے اور جسے
 کیا۔ کہہ سکتے ہیں سب پرہیز کیا گیا ہے۔ خبر کی تفصیل میں ہے
 چیدوں کی بھی کے ایک باخبر ذریعے کے حوالے سے بھی گئی تھی۔ اس
 میں کہا۔ ماضی کیا گیا تھا کہ یہ پراجیکٹ دراصل یہودیوں کا خفیہ
 - نیچے کیا دار اس کی دلیل ہے۔ دی گئی تھی کہ اس جیسے پر سوچو
 نکاشی کوئی ائمہ شریعت یہودی مذہب کی ہے جب کہ انتہائی کم تعداد میں
 تو پسینے گر گئے ہیں لیکن ان دونوں کے علاوہ اور کسی مذہب کی
 نے اس بہانہ وائل نہیں ہونے دیا جاتا۔ عمران نے اظہار رکھا اور
 روپے جو ساتھ ہی اٹھ کر وہ ایک چھوٹے سے کمرے کی طرف چلا گیا
 گئے۔ اس نے ریڈی ریڈیو کے طور پر ایک چھوٹی سی لائبریری بنا
 کرن تھی۔ اس لائبریری میں دیا جیسے سے شرف ہونے والے رسالے

بھی موجود تھے۔ چنانچہ یہ خط ایک بین الاقوامی شہرت کے حامل
 رسالے کے حوالے سے شرف کی گئی تھی اس لیے عمران نے لائبریری
 سے ۵۰ رسالے نکالے اور اسے لے کر ۵۰۰۰ بارہ سنگ روڈ میں آگیا۔ اس
 سے رسالے کو عمران کو پہلے تو اس کے مصلحت پسند بلٹ کر دیکھے پھر
 اس میں درج اس کے ایکریا میں دار الحکومت میں واقع انٹرس کافون سب
 چیک کیا اور اس کے بعد اس نے ریسور انچیا اور پہلے ایکریا کے رابطہ
 سے اس کے پھر ایکریا کے دار الحکومت کے رابطہ سب ذیل کرنے
 کے بعد اس نے رسالے کے انٹرس سب ذیل کر دیئے۔

یہ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سوداگاری فوڈ سٹال دی۔
 میں پاکیشیا سے ملنے عمران بولی رہا ہوں۔ اسسٹنٹ اینڈیز ڈان
 جانسن سے بات کر دیں عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
 - میں سر ہونڈن کریں دوسری طرف سے کہا گیا۔
 - ایسے ڈان جانسن بولی رہا ہوں بعد انھوں بعد ایک بھاری سی
 مردانہ آواز سنائی دی۔

- بھی ٹک ڈان جانسن جی ہویا ڈان جانسن بن گئے ہو عمران
 نے مسکراتے ہوئے کہا۔

- کون بول رہا ہے دوسری طرف سے چوٹک کر پوچھا گیا۔
 - جس میں لیلی لوں پیرنر نے صراحت میں بتایا جڑا انسان سا نام ہے
 علی عمران عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

۱۱-۱۱-۱۱- تم۔ یہ تم اتنے طویل عرصے بعد کہاں سے ٹک چلے

میں تو سمجھا تھا کہ تم اب تک کتابیں پڑھ کر ادب لوگوں سے باتیں کر کر کے مر رہے ہو۔ دوسری طرف سے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا گیا۔

”جو آدمی تم جیسے وصیت صفائی کا کلاس فیلے رہا ہو وہ کسے نئی آسانی سے مر سکتا ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ڈان جانسن بے اختیار کھٹکھٹا کر ہنس پڑا۔

”صفائی تو میں زبردستی بنا ہوں وہ تم نے تو مجھے آرمین لوہن جیسا جاسوس بنانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ بہر حال اب بولو۔“ کسے اتنے مرے ہو مجھے فون کیا ہے ضرور کوئی خاص ہی مصعب ہو گا۔ بہر حال بولو۔ اب یہ سیری بد قسمتی ہے کہ میں جہاد اگلاس فیلے بھی کہا ہوں اس لئے مجھے تم سے بچنا پڑا تو نہیں مانتا۔ ڈان جانسن جب بولنے پر آیا تو روٹا ہی چلا گیا۔

”میں نے سنا ہے کہ تم نے نیو یارک سینٹر کے بارے میں اپنے رسالے میں کوئی مضمون شائع کیا ہے حالانکہ جہاد ۱۰ سال باقاعدگی سے میرے پاس آتا ہے اور اس میں مجھے مجبوراً جہاد سے لکھنے ہونے لگتا ہے قسم کے تحقیقاتی مضمون بھی پڑے پڑے ہیں لیکن بہر حال دھتکا ہوں کیونکہ تم میرے کلاس فیلے رہے ہو۔ لیکن میرے پاس جو رسالہ موجود ہے اس میں وہ مضمون سرے سے ہی موجود نہیں ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ابھی نہیں سکتا کیونکہ یہ مضمون صفائی ایڈیشن میں شائع ہوا

تھا۔ میں چرکیا حکومت حرکت میں آگئی۔ صفائی ایڈیشن کو فوری طور پر ضبط کر لیا گیا۔ تمام کتابیں تختی کہ ہماری فاکس کتابیں بھی حاصل کر لی گئیں۔ یہ ایکٹ سے بھی تمام کتابیں انٹلی گئیں۔ حتیٰ کہ لائبریری سے بھی کتابیں زبردستی حاصل کر لی گئیں اور ہمیں حکم دیا گیا کہ اس مضمون کے بغیر فوری طور پر صفائی ایڈیشن شائع کیا جائے۔ پتا نہ چلے کہ نے دو سراڈیشن شائع کر لیا۔ جہاد سے پاس انٹرنیشنل ایڈیشن آتا ہو گا۔ ظاہر ہے جب صفائی ایڈیشن میں اسے شائع نہیں ہونے دیا گیا تو انٹرنیشنل ایڈیشن میں یہ کب شائع ہو سکتا تھا۔ لیکن ہمیں کہاں سے اس کے بارے میں علم ہو گیا۔ ڈان جانسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ہمارے صفائی ادب اور جہاد سے۔ ہمارے کے حوالے سے اسے خبر کے طور پر شائع کیا گیا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”اچھا حجت ہے مگر جہاد اخبار والوں کو یہ ایڈیشن کہاں سے پتا چلے گا۔“ ڈان جانسن نے حیران مودتے ہوئے کہا۔

”یہ سناؤ کہ اس مضمون میں ایسی کیا بات تھی جس پر اس قدر سخت کارروائی کی گئی۔“ عمران نے کہا۔

”معلوم نہیں صرف اسناد پر خطاب کہ حکومت اکیڑیہ اس آئی سینٹر کے بارے میں کسی کو لکھا نہیں کرتا پتا نہ تھا۔ اس کا خیال ہے کہ اس طرح وہیں رہنے والی عورتیں عدم تحفظ کا شکار ہو سکتی ہیں۔“ ڈان جانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

یہ مضمون کس نے لکھا تھا؟ عمران نے پوچھا۔

جمادی ایک تحقیقاتی رپورٹ تھی جس ڈوری نے اب وہ اخبار کی نوکری چھوڑ کر حکومت کے شعبہ اطلاعات میں جہی اختر لگ گئی ہے۔

ڈان جانسن نے جواب دیا۔

اس س ڈوری سے کسی طرف رابطہ نہ سنا ہے۔ عمران نے کہا۔

نہیں یہ ضروری تو نہیں کہ وہ اب ملک میں ہی ہو۔ دوسری طرف سے ڈان جانسن نے شبیہ دئے کہا۔

اب تک کا کیا مطلب جمادی ادارے میں موجودگی کے بعد تو اس کا لالہ صرف دیکھی رو جاتا ہے۔ عمران نے جواب دیا تو ڈان جانسن نے اختیار کھٹکھٹا کر فیس پڑا۔

ایک تو جہاد ہے پاس نجانے خبری کے کون سے ذرائع ہیں کہ تم سے کوئی بات چھپائی بھی نہیں جاسکتی جس کیسے معلوم ہو گیا کہ ڈوری اب سری نیوی ہے۔ ڈان جانسن نے حیرت سے بچے میں کہا تو عمران نے اختیار جو تک پڑا۔

جمادی نیوی۔ کیا مطلب کیا واقعی عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

پاس بین جہیں کیسے معلوم ہو؟ ڈان جانسن نے کہا۔

اداسے میں نے تو جہادی فطرت کے پیش نظر دیکھے ہی ایک فقرہ کہہ دیا تھا اب مجھے یہ معلوم تھا کہ تم جس کے بارے میں اس لاطعلقی

www.paksoficial.com

سے بات کر رہے ہو واقعی جمادی نیوی بھی ہو سکتی ہے۔ عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

پاس وہ سری نیوی ہے اور اب حکومت کے حکم احکامات میں فرسٹ سیکرٹری ہے بین اب اس کا فون نمبر نہ پوچھ لینا وہ جس پر گز نہیں بتایا جاسکتا کیونکہ اب مجھ میں کسی نے تجربے کی قطعی ہمت نہیں ہے۔ ڈان جانسن نے شبیہ دئے کہا۔

تم فکر نہ کرو جہاد اسے اس جیلے تجربے سے ہی مجھے مقتل آگئی ہے۔ عمران نے جواب دیا اور ڈان جانسن ایک بار پھر کھٹکھٹا کر فیس پڑا اور ساتھ ہی اس نے ڈوری کا فون نمبر بھی بتا دیا۔

یہ تو تم نے اس کے فیس کا فون نمبر بتا دیا ہو گا اپنے گھر کا فون نمبر بھی بتا دو۔۔۔ عمران نے کہا۔

مطلب ہے کہ تم واقعی مجھے دوسرے تجربے پر آمادہ کرنا چاہتے ہو کچھ تو پرائی و سکی کا خیال کرو مجھے معلوم ہے کہ تم نے اس سے ایس باتیں کرنی ہیں کہ اس کے بعد مجھے لاکھ ایک بار پھر ہرجے جہاد پڑ جائے گا۔۔۔ ڈان جانسن نے کہا۔

جلو وعدہ کہ جہاد ماضی اسے نہیں بتاؤں گا ویسے بھی کچھ ایسا فائدہ ماضی نہیں ہے جہاد اس پر نا اور تصویریں بنا سے میں

رکھنے کو تو شاہد ماضی نہیں کہا جاسکتا۔ عمران نے جواب دیا۔

شکر ہے فکر یہ اس میں کافی ہے اس کے بعد کے واقعات ڈوری کو نہیں معلوم ہونے چاہیں۔ ڈان جانسن نے شبیہ دئے کہا۔ اور

ہمارے رسالے میں شائع نہیں ہوا۔ عمران نے کہا۔
 "یہ کیسے ممکن ہے جناب یہ مضمون آپ کے رسالے سے لے کر
 شائع کیا گیا اور کچھ سال ہمارے پاس موجود ہے۔ دوسری طرف
 سے کہا گیا۔

"یہ رسالہ آپ کو کہاں سے ملا ہے؟" عمران نے پوچھا۔
 "روٹی سے ملا ہے۔" دوسری طرف سے ریحہ لچے میں کہا گیا اور
 اس کے ساتھ ہی داہلہ فہم ہو گیا۔

"واقعی روٹی سے ہی ملا ہو گا۔" عمران نے ایک طویل سانس
 لیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جیسے ہی دسیور کھ فون کی گھنٹی بجی
 عمران نے دسیور اٹھایا۔

"علی عمران ایم ایس ایڈی ایس سی (کسٹم) سپینگ۔" عمران
 نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جوڈ بول رہا ہوں پاس ٹائیگر ایسی ایک بے ہوش مقامی آدمی
 کو رانا ہاؤس پہنچا گیا ہے اس نے کہا ہے کہ آپ کو فون کر کے اطلاع
 دے دوں۔" دوسری طرف سے جوڈ کی آواز سنائی دی۔

"اچھا میں آ رہا ہوں۔" عمران نے کہا اور دسیور رک کر وہ اٹھ
 کھڑا ہوا۔

"جناب ان صاحب سے شاکرہ کو اس طرح کو فنی سے نکلنے کی وجہ
 معلوم کروں پھر اس ڈان جانسن کی نیگ سے بھی بات ہو جائے گی۔"
 عمران نے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے چڑھا کر کہا۔

اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے گھر کا فون نہر بھی بنا دیا۔
 "بے حد شکریہ جیلے ڈار سی سے دوپہر باتیں ہو جانیں پھر تم نے
 بات ہو گی گندہانی۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے
 ساتھ ہی اس نے دسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہاں ضرور کوئی خاص کام ہو رہا ہے۔"
 عمران نے کہا اور پھر اس نے وہی اخبار اٹھایا اور اس پر شائع کردہ فوس
 کے فون نہر دیکھ کر اس نے ایک بار پھر دسیور اٹھایا اور نہر ڈاک
 کرنے شروع کر دیئے۔

پس راجہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز
 سنائی دی۔

"چیف ایڈیٹر صاحب سے بات کر اس میں انکریٹیا سے بول رہا
 ہوں۔" عمران نے انکریٹیا لچے میں کہا۔

"پس سر ہواؤن کر رہی۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔
 "ہیلو چیف ایڈیٹر ٹیلی بول رہا ہوں۔" اسی جیسے لہجے میں ایک
 بھاری آواز سنائی دی۔

"میں ڈان جانسن بول رہا ہوں ایڈیٹر تارک غرٹ۔" عمران
 نے ڈان جانسن کے لچے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
 "فریٹ۔" ایڈیٹر نے کہا۔

"آپ کے اخبار میں لینڈ پر آئی لینڈ کے بارے میں خبر ہمارے
 رسالے کے حوالے سے شائع ہوئی ہے حالانکہ ایسا کوئی مضمون

پاکیشیا کے ایک مقامی اخبار میں لیڈ برائی لینڈ کے بارے میں خبر شائع ہوئی ہے جس پر عمران نے میرے شوہر ڈان جانسن کو فون کیا۔ ڈان جانسن نے اسے بتایا کہ ایسا کوئی مضمون نہ رک گراف میں کبھی شائع نہیں ہوا تو اس حمرن نے اسے بتایا کہ پاکیشیا کے مقامی اخبار میں تارک گراف کے حوالے سے تفصیلی خبر شائع ہوئی ہے اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ یہ مضمون میں نے تحریر کیا تھا۔ اس نے میرے شوہر سے معاذ کیا پر اس نے مجھے فون کیا۔ میں نے بھی جب وہی بات کی جو ڈان جانسن نے کی تھی تو اس نے بتایا کہ اس نے خود 11 سال پہلے لکھا ہے جو اس کے ملک کے مقامی اخبار کے ایڈیٹر کو رومی سے ملا تھا۔ دو دھڑ سے پوچھتا جا رہا تھا کہ وہاں اور کس کیا ہو رہا ہے۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ وہاں اسرائیل اور ایکری میاٹل کر کسی ایسے پروجیکٹ پر کام کر رہے ہیں جسے غفیر رکھنا رہا ہے۔ کو میں نے اس بات سے انکار کر دیا لیکن مجھے محسوس ہوا کہ وہ اس میں اہتمامی وجہی لے رہا ہے۔ یہاں سے شوہر کا اکثر ذرا میں طس قلم رہا ہے اس لئے میں نے اپنے شوہر سے بات کی تو اس نے بتایا کہ عمران پاکیشیا کا اہتمامی مشہور سیکرٹ لکھتے ہیں۔ یہ تحریر یاد آگیا کہ آپ نے بھی ایک بار اس کے بارے میں بتایا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے آپ کو فون کرنا ضروری سمجھا۔ ڈورسی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اور اس کا مطلب ہے کہ کوئی رسالہ کسی ایگری شہری کے پاس رہ گیا تھا اور رومی میں بکتا ہوا پاکیشیا لکھی گیا اور وہاں اسے اخبار میں

میلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میرے گچھے اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھنے ہوئے ادھیر حمر دی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

اس نے ڈان جانسن سے بات کر کے روتے روتے کہا۔

ڈورسی بول رہی ہوں پاس۔ دوسری طرف سے ایک نسواں

اور اس مقامی دلی۔

میں کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے۔ ادھیر حمر کے گچھے حیرت تھی۔

پاس لیڈ برائی لینڈ میں پاکیشیا کا مشہور لکھتے علی عمران وچ لے رہا ہے۔ ڈورسی نے کہا تو ادھیر حمر پاس سے اٹھ کر چل پڑا۔

عمران وچپی نے کہا ہے کیا مطلب اس تک لیڈ برائی لینڈ کی کسی پتہ گئی اور جس میں کسی اطلاع ملی۔ پاس نے اہتمامی حیر۔

میرے گچھے میں کہا۔

گیا۔

"ایک اہم بات آپ کو بتانی ہے۔" جیمز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈوری کی کمر اور اس کی ستانی ہوئی، ساری باتیں وہ ہر اور سے۔

"اوہ ڈوری، بیٹا اس کا مطلب ہے کہ لینڈ آئی لینڈ کا پراجیکٹ خطرے میں آگیا۔" سیشن سیکرٹری کے لیے میں احتجاجی تفریقیں ابھرائی تھیں۔

"نہیں جناب لینڈ آئی لینڈ میں کوئی مرد تو داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ پھر اس عمران سے کیا فطروہ ہو سکتا ہے۔" جیمز نے کہا۔

اس نے تو یہ دیکھا، نیٹو اپنا یا گیا تھا تاکہ عمران تو کیا کسی بھی ملک کا مینٹ کسی بھی طرح جرے سے میں داخل نہ ہو سکے لیکن اس عمران کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ انتہائی خطرہ پسند کا آدمی ہے۔ پھر حال مجھے مادام روزی کو مطلع کرنا پڑے گا کہ وہ پوری طرح ہوشیار رہے۔" سیشن سیکرٹری نے کہا۔

"نصیحت ہے ایسا کرنا ضروری ہے۔" جیمز نے کہا۔

"جیمز تم خود مادام روزی سے بات کر لو۔ اسے تم زیادہ تفصیل سے سب کچھ بتا سکتے ہو۔ اسی لیے بھی وہ جہاز کے سیشن سے واپس رہی ہے۔" سیشن سیکرٹری نے کہا۔

"ہاں میں سیشن میں وہ میری ساتھی رہی ہے لیکن جب سے وہ لینڈ آئی لینڈ گئی ہے اس سے رابطہ ہی نہیں ہو سکا اور نہ ہی میرے

شخص کر دیا گیا۔ ڈوری بیٹا... ہاں نے ہو چکا جاتے ہوئے کہا۔
"لیکن ہاں کیا یہ عمران اس قافلے ہے کہ انکیریمیا اور اسرائیل سے نکلوا سکے۔" ڈوری نے کہا۔

"نہیں وہ اس قافلے تو بہر حال نہیں ہے لیکن پھر بھی حکومت اس پراجیکٹ کو ہر صورت میں خفیہ رکھنا چاہتی ہے اس لیے تو ہمیں اخبار کی بجائے جہاز ملت میں لے لیا گیا۔ بہر حال نصیحت ہے میں علی حکام کو اس کی اطلاع دے دیتا ہوں وہ خود ہی اس کا کوئی بندوبست کر لیں گے۔" ہاں نے کہا اور ریسورڈ کہ اس نے ساتھ ہی پڑے ہوئے انٹرکام کا ریسورڈ اٹھا لیا اور اس کا نمبر ریس کر دیا۔

"میں ہاں۔" ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
"سیشن سیکرٹری صاحب جہاں کہیں بھی ہوں میری ان سے فوری بات کرنا۔" ہاں نے کہا اور دوسری طرف سے میں سر کے الفاظ سن کر اس نے ریسورڈ رک دیا۔ اس کے بعد سے پرنسپل پریشانی کے تاثرات ابھرنے لگے۔ جہازوں کے بعد فون کی کھینچناج اسی تو ہاں نے باقیہ چارکر ریسورڈ اٹھا لیا۔

"سیشن سیکرٹری صاحب قانون پر ہیں ہاں۔" دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ایلی جیمز چیف آف ریسورڈ پرنسپلنگ۔" ہاں نے کہا۔
"میں سیشن سیکرٹری مارجر ایڈنگ کیا بات ہے جیمز کیوں ایسی ایرجنس کال کی ہے۔" دوسری طرف سے انتہائی باوقار لہجے میں کہا

پاس اس کا نہ ہے۔" جیمز نے کہا۔

"نہ میں بتا دیتا ہوں اور میں اسے کال کر کے یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ وہ جہادی بات لودھیوں سے سنے۔ تم اس منٹ بعد اسے فون کر لینا۔ سیکرٹس سیکرٹری نے کہا کہ اس کے ساتھ ہی اس نے جہیز کے کاغذیے کو لاخبر اور داہم روئی کا فون نہ بنا کر راجد شہم کر دیا۔ جیمز نے رسیور دیکھا اور سہلنے دیوار پر اچھوڑا ہلکے پر ایک نظر ڈال کر اس نے سامنے دیکھی ہوئی قابل پر نظر دیا۔ لیکن پھر اس نے فاکس بند کی اور اسے صبر کی دعا دیں، دیکھ کر اس نے دروازہ حقیقت کی اور ایک بار چرٹاک کی طرف دیکھا، عین صاف تھی بعد ہی اس منٹ نہ گزر سکتے تھے۔ اس کے دھڑے پر نصرت اب کی لہریں نمایاں تھیں۔ اچانک وہ ایک فیمل کے تحت پڑ گیا اور اس نے فون کا رسیور نکال کر نصرت ڈال کر گھٹنے شروما کر دیئے۔

"میں رابرٹ ہاں رہا ہوں۔ راجد قائم سوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔" ۱۹۹۷
"جیمز بول رہا ہوں رابرٹ۔ پاکستانی میں جہاد بہت جلد تو کام کر رہے ہوں گے۔ جیمز نے کہا۔

ہاں کیوں۔ یہ اچانک تھیں پاکستانی کسی یاد آتی تھیں نہ۔ دوسری طرف سے رابرٹ سے سنتے ہوئے پوچھا۔

حکومت بکریا کے ایسے خفیہ پرائیویٹ میں مرس کی دلچسپی لینے ن اطلاع ملی تے۔ مجھے اپنا ایک حساس فیمل بگیا کہ تم وہاں اپنے

بھنٹوں کے ذریعے اس عمران کی گھرائی کر سکتے ہو۔ جیمز نے کہا۔
"جیکو وہ پرائیویٹ بکریا میں ہی مکمل ہو رہا ہے۔" رابرٹ نے کہا۔

"نہیں جیمز، انی سینڈ میں اسرائیل اور دیگر بکریا کا مشترکہ پرائیویٹ ہے۔ جہیز تو مسلم ہی ہے اس لئے جہیز بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔" جیمز نے کہا۔

اجداد، امروزی والا جہیز۔ لیکن وہاں کے لئے تم کیوں فکر مند ہو۔ عمران تو وہاں داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ رابرٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

وہ سکتا ہے وہ بیڑا جہیز وہاں بھیج دے۔ جیمز نے کہا۔
"ہاں بھیج تو سکتا ہے لیکن اصل آدمی تو عمران ہے۔ باقی بھنٹوں کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے اس لئے جہیز فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔" رابرٹ نے کہا۔

لیکن کیا تم اس کی گھرائی نہیں کر سکتے تاکہ اگر وہ اس سلسلے میں کوئی اقدام کرے تو حکومت بکریا کو اس کی بروقت اطلاع مل جائے اور ساتھ ہی تفصیل بھی۔" جیمز نے کہا۔

سلسل گھرائی تو ممکن ہے البتہ ایک کام ہو سکتا ہے کہ ایئر پورٹ پر تعینات میں اپنے بھنٹوں کو امرت کر دوں کہ اگر عمران خود وہاں سے روانہ ہوا کسی دوسرے کسی نام کرنے ایئر پورٹ آئے تو اس بارے میں اطلاع مل سکتی ہے۔ رابرٹ نے کہا۔

”نصیب ہے تم یہ کام شروع کر دو اور جیسے ہی کوئی اطلاع ملے تم نے فوراً مجھے اطلاع دینی ہے“ جیمز نے کہا۔
”تقریری رٹورڈ ہیجواؤ“ رابرٹ نے کہا۔

”جی ہیجواؤ تباہوں“ جیمز نے کہا اور دوسری طرف سے اوکے کے اہلکار اس کے فون کا ریسورس کیا اور پھر انٹرکام کا ریسورس کیا کہ اس نے ایک پٹن پریس کر دیا۔

”میں پاس“ اس کی سیکرٹری کی واؤنٹنی دی۔
”گریسی کو فوراً اسے پاس بھیج دو“ جیمز نے کہا اور ریسورس رکھ دیا جسے کچھ بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوٹوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔

”آؤ بیٹو گریسی ایک ریز رابرٹ کو بھیجتا ہے“ جیمز نے کہا۔
”میں پاس“ گریسی نے کہا اور مین کی سائین پر رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ کر اس نے ہاتھ میں بکڑی ہوئی کاپی کھول کر میز پر رکھی۔ جیمز نے اسے ڈکٹیشن دینا شروع کر دی۔

”اے فوراً ہیجواؤنا“ جیمز نے ڈکٹیشن مکمل کر دے ہوئے کہا اور گریسی سرعائی ہوئی اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بھاگ گئی۔ گریسی کے کمرے سے باہر چلے جانے کے بعد جیمز نے سراٹھا کر ایک بار پھر سانسے زور لے گئے ہوئے ٹھک کی طرف دیکھا اور پھر فون کا ریسورس اٹھا یا اور تیزی سے فون کی طرف شروع کر دیتے۔
”میں“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک صوتی آواز سنائی دی۔

www.paksoficial.com

”جیف ٹفہ داخل گروپ جیمز بول رہا ہوں ماہم روزی سے بات کر انہیں“ جیمز نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔
”میں سر بوٹان کریں“ دوسری طرف سے منو دیا۔ لہجے میں جو لب و لہجہ تھا۔

”ایلیہ خیر روزی بول رہی ہوں“ چند لمحوں بعد ایک دلکش اور سریلی آواز سنائی دی۔ لہجے سے ہی معلوم ہو رہا تھا کہ بولنے والی نوجوان عورت ہے۔

”کیا ہوا روزی تم تو میز پر آئی لینڈ جا کر بھول ہی گئی ہو جب کہ ہم تو اب بھی جہاز سے ہی خواب دیکھتے ہیں“ جیمز نے بھی بڑے بے تکلف لہجے میں کہا تو روزی نے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

”جوت مت ہو جو جیمز مجھے معلوم ہے کہ تم صرف بھنڈے ہو۔“
”جہیں اس سے کوئی تعلق نہیں کہ تم نے کس بھول پر یہ فرمایا ہے۔“
”جہاز سے ملے ہس استا ہی کافی ہے کہ بھول ہو دو ہو۔“ دوسری طرف سے روزی نے ہنسنے ہوئے کہا۔

”اے نہیں روزی بھولوں میں جہاز فرق ہوتا ہے“ جیمز نے قدرے شرمندہ لہجے میں کہا۔
”اوکے پھر کبھی آجائوں گی۔“ وعدہ رہا۔ روزی نے ہنسنے ہوئے کہا۔

”سپیشل سیکرٹری صاحب نے جہیں کال کی ہو گی“ جیمز نے کہا۔

ہاں لیکن مسئلہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ تم مجھے کوئی اہم خط دو گے۔ کیا جہ ہے۔ روزی نے منجیہ دے دی میں کہتا تو چیز نے اسے دوسری کی سانی ہوئی تفصیل سادی۔

میں اس عمران کو اچھی طرح جانتی ہوں۔ جب میں انکے مین ہینسی میں تھی تو دو گیسو میں اس سے نکر رہی ہو چکا ہے۔ اس کے ساتھ ایک سولس لڑکی جس کا نام شاید جو یا ہے کلاہ کرتی ہے لیکن تم فکر مت کرو میں پانی لینے میں انتظامات اس قسم کے ہیں کہ عمران کا تو خیر یہاں داخل ہونے کا سہل ہی پیدا نہیں ہوتا اگر جو یا کوئی اور عورت یہاں داخل ہوتی تو پہلے ہی قہر مار مار کر لی جائے گی اور پھر اس کا خاتمہ یقینی ہے۔ روزی نے جیسے مہمیں لکھے ہیں کہا۔

جیسے قہر پر کئیے مار کر لی جائے گی میں سمجھا نہیں۔ چیز نے حجت بھرے لکھے ہیں کہا۔

”یہاں انی لینڈ میں موجود دو تیس مخصوص ہیں۔ ان سب کا مکمل ریکارڈ کمپیوٹر میں موجود ہے اس ریکارڈ میں ایسے نظامات بھی فینڈ ہیں کہ اگر کوئی یہاں کی کسی عورت کے میک اپ میں آنے میں بھی وہ فوری پتہ چک ہو جائے گی۔ روزی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”حجت ہے اس قدر متعدد ہیں عورتوں و بچہ کرنے کا نظام تو شاید دنیا میں کہیں بھی موجود نہیں ہے۔ چیز نے انتہائی حجت بھرے لکھے ہیں کہا۔

ہاں واقعی ایسا نظام کہیں موجود بھی نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے

لیکن جو کہ یہاں ہو رہا ہے اس کے پیش نظر ایسا انتظام انتہائی ضروری بھی ہے۔ روزی نے کہا۔

”جہاں ہو رہا ہے کیا کوئی خاص جہ بتایا جا رہا ہے۔۔۔ چیز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

یہاں لیے پرائیویٹ پر کام ہو رہا ہے جس کا تم تو کیا دنیا کا کوئی شخص بھی تصور نہیں کر سکتا۔ روزی نے جیسے لکھے ہیں کہا۔

”اچھا وہ کیا پرائیویٹ ہے مجھے تو بتاؤ۔ چیز نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”یہ پرائیویٹ ٹاپ سیکرٹ ہے لیکن ظاہر ہے تم حکومت کے ایک اہم سیکشن کے اہلکار ہو۔ اس نے کہیں بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے اور پھر میں جہادی طبیعت اور فطرت کو بھی اچھی طرح سمجھتی ہوں کہ تم اس وزارت کی حفاظت مجھ سے بھی بہتر انداز میں کرو گے۔ یہ پرائیویٹ سائنسی ہے اور بعد میں انی لینڈ پر ایک زر زمین لیبارٹری میں اس پر تجربے سے کام ہو رہا ہے۔ اس پرائیویٹ میں ایسی مشینری تیار ہو رہی ہے جس سے دنیا کے مختلف خطوں پر مختلف اوقات میں موجود ہوا کے دباؤ میں یکجہتی کی یہ زیادتی کی جا سکتی ہے۔ روزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر اس سے کیا ہوگا۔ چیز نے حجت بھرے لکھے ہیں کہا تو دوسری طرف سے روزی نے اشارہ کھینک کر ہنس پڑی۔

”اس کا مطلب ہے کہ کہیں سائنس وافرہ سے کوئی دھچکی نہیں

ہے۔ روزی نے ہنستے ہوئے کہا۔

”دُجی تو ہے۔ لیکن ظاہر ہے تفصیل کا تو علم نہیں ہے۔“ جیز نے جواب دیا۔

”میں جیسے مختصر طور پر بتا دیتی ہوں۔ ہوا کے دباؤ کے کم یا زیادہ ہونے سے ہی زمین پر موسم بدلتے ہیں۔ یار، ٹھیں ہوتی ہیں۔ ہوائیں چلتی ہیں۔ آندھیاں آتی ہیں دفعہ دفعہ۔ سب کچھ فطری طور پر اور مسلسل ہوتا رہتا ہے لیکن اگر کوئی ایسی مشین یا آلہ ایجاد ہو جاتا ہے جس سے ہر جیڑھی مرضی سے کسی بھی وسیع علاقے میں ہوا کے دباؤ کو کم یا زیادہ کر سکیں تو اس کا مطلب ہے کہ ہم نے دنیا پر کنٹرول کر لیا۔ اس پر اجماع کا بھی یہی مقصد ہے۔“ روزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”سچی کچھ میں تو اب بھی کچھ نہیں آیا۔ ہوا کے کم یا زیادہ دباؤ سے کیا مطلب ہے۔ ہوا تو ہر جگہ ہوتی ہے۔“ جیز نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کچھ تفصیل سے بات کرنی پڑے گی۔ جسے معلوم ہے کہ جو چیز وزن رکھتی ہے اور جگہ گھرتی ہے اس کا دباؤ بھی ہوتا ہے۔ سونک ہو اچھی وزن رکھتی ہے اور جگہ گھرتی ہے۔ اس لئے اس کا بھی دباؤ ہے۔ ہوا میں دیگر خصوصیات بھی ہیں۔ یہ کہ دبانے سے وہب جاتی ہے اور گرمی سے پھیلتی اور سردی سے سکڑتی ہے۔ سونک زمین پر حرارت کی تقسیم ایک جیسی نہیں۔ اس لئے ہوا کا دباؤ بھی ہر جگہ مختلف ہوتا ہے۔ ہوائی کرہ زمین کے ارد گرد تقریباً دو سو میل کی

بلندی تک پھیلے ہوا ہے۔ زمین کے قریب ہوا بھاری ہوتی ہے لیکن جیسے جیسے اوپر جائیں ہوا ہلکی ہوتی چلی جاتی ہے۔ ہوا گرم ہو کر جب پھیلتی ہے تو ہلکی ہو جاتی ہے جس سے اس کا دباؤ کم ہو جاتا ہے۔ گرم علاقوں میں ہوا کے کم دباؤ کی یہی وجہ ہے۔ سردیوں میں ہوا کا دباؤ زیادہ ہوتا ہے۔ سردی اور گرمی کے علاوہ بلندی اور بخارات بھی ہوا کے دباؤ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس دباؤ سے موسمی کیفیات بدلتی رہتی ہیں۔ ہوا کبھی ساکن نہیں ہوتی۔ اگر ایک جگہ گرمی سے ہوا ہلکی ہو کر اوپر اٹھتی ہے تو اس کی جگہ لینے کے لئے دوسری ہوا اڑ جاتی ہے۔ دنیا پر چلنے والی ہواؤں کی مختلف رونیں ہوتی ہیں جنہیں بری، بحری اور تھماتی ہوائیں کہا جاتا ہے اسی طرح آندھیاں بھی ہوائی ہی ایک صورت ہے جب اچانک ہوا ہلکی ہو کر اوپر کو اٹھتی ہے اور اس کا دباؤ غلٹ کم ہو جاتا ہے تو ارد گرد کی ہوائیں اس جگہ کو پر کرنے کے لئے انتہائی تیزی سے حرکت کرتی ہیں اور اسے ہم آندھی کہتے ہیں۔“ روزی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”حیرت انگیز۔“ تو انتہائی دلچسپ موضوع ہے میں نے تو کبھی اس پر غور ہی نہیں کیا۔ اسے جیسے اس قدر تفصیل کا کیسے علم ہو گیا۔ جیز نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو روزی ایک بار پھر ہنس پڑی۔

”مجھے جب اس پراجیکٹ کا علم ہوا۔ میں نے خاص طور پر اس خصوصی سبیکٹ کو چننا۔“ روزی نے جواب دیا۔

ہوئے کہا۔

”تو اچھی انتہائی خوفناک پرائیکٹ ہے۔“ کچھ تم نے بتایا ہے اگر واقعی ایسا ہے تو پھر تو یہ مضمین ایک لحاظ سے پوری دنیا کی کنٹرول ہوئی جیس ایک بات ہے کہ جہاں یہ طوفان لائے مقصود ہوں گے مضمین کو داس لے جا کر نصب کرنا پڑے گا۔ اس طرح تو وہاں کی حکومت اور فلسفہ ادارے اسے تباہ بھی کر سکتے ہیں جیڑنے کہا۔ یہی تو اس پرائیکٹ کی خوبی ہے کہ اسے اسرائیل میں نصب کیا جائے گا اور وہیں سے یہ پوری دنیا کو کنٹرول کر سکے گا۔ جہاں حکومت اسرائیل چاہے گی طوفان پیہہ کر کے اس جگہ کو تباہ کر دیا جائے گا اس طرح پوری دنیا پر یہودیوں کا کنٹرول ہو جائے گا اور پھر پوری دنیا پر یہودی حکومت کریں گے صرف یہودی۔“ روزی نے جسے طنزی لگے مٹی کہا۔

”لیکن حکومت انکریہا جب اس پر کام کر رہی ہے تو وہ کچھ برداشت کرے گی کہ یہ صرف اسرائیل میں نصب ہو۔ اس طرح تو اسرائیل انکریہا پر بھی قبضہ کر لے گا۔“ جیڑنے کہا۔

”کھربیا کے صرف یہودی حکام کو اصل پرائیکٹ کا علم ہے جب کہ حکومت انکریہا کو کسی بتایا گیا ہے کہ جہاں ایک نئی قسم کا سپاہی حیا کیا جا رہا ہے۔“ روزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اے کے گو جہاد اہم قول پر وہاں گائیلن پھر بھی ہوشیار رہنا۔“ دیکھ میں نے ایسا انتظام کر دیا ہے کہ اگر عمران یا اس کے ساتھیوں

”اود تو اس نے جہیں اس قدر تفصیل کا علم ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ اس پرائیکٹ میں جو آلہ تیار ہو رہا ہے وہ آندھیاں پیدا کرے گا۔“ جیڑ نے کہا۔

”اندھی تو معمولی چیز ہے اس اے سے ہری کہیں اور ٹائی فون پیدا کئے جائیں گے۔“ روزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہری کہیں اور ٹائی فون۔“ مطلب ہے ہوا کے زبردست طوفان، لیکن تم نے ہری کہیں اور ٹائی فون کے درمیان اور کاغذ استعمال کیا ہے۔ کیا ان دونوں کا مطلب یکساں ہوتا ہے۔ میں تو انہیں ایک ہی چیز سمجھتا ہوں۔“ جیڑ نے کہا۔

”مطلب تو ایک ہی ہوتا ہے۔ یعنی ہوا کا خوفناک طوفان لیکن مختلف علاقوں کی وجہ سے نام مختلف ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کے پکڑوں کا رخ بھی مختلف ہوتا ہے۔ یہ طوفان دنیا کے شمالی منطقوں میں گھڑی کے رخ سے لے کر جنوبی منطقوں میں گھڑی کے رخ سے لے کر جنوبی منطقوں میں چلتے ہیں انہیں ہری کہیں اور جو جزائر شرق اہند میں چلتے ہیں انہیں ٹائی فون کہا جاتا ہے اور یہ طوفان اس قدر شدید ہوتے ہیں کہ ان علاقوں میں موجود ہر چیز کو ایک لمحے میں فنا کر دیتے ہیں جب کہ اس پرائیکٹ سے جو طوفان پیدا کئے جائیں گے وہ ان طوفانوں سے ہزاروں گنا زیادہ طاقتور اور خوفناک ہوں گے۔ ان طوفانوں سے پورے ملک کو ایک لمحے میں مکمل طور پر تباہ و برباد کیا جاسکتا ہے۔“ روزی نے جواب دیتے

نے جہادے جڑ سے کاٹ دیا تھا تو مجھے اطلاع مل جائے گی اور میں
 جہیں پہنچی اطلاع بھی دے دوں گا۔" جیز نے کہا۔
 بے حد شکر یہ گنڈ بانی "دوسری طرف سے روٹی نے کہا اور
 جیز نے بھی گنڈ بانی کہتے ہوئے وسیرہ رکھ دیا۔

www.paksociety.com

عمران نے کاروانا پادس کے گیٹ پر روکی اور پھر تین بار خصوصاً
 انداز میں بارن بجایا تو چند لمحوں بعد جڑا پھٹک مٹا لگی انداز میں کھلتا
 چلا گیا۔ عمران کار اندر پورے کی طرف لے گیا۔ برآمدے میں جوانا کھڑا
 تھا۔ جیسے ہی عمران کی کار کی جوت برآمدے کی سیڑھیاں اترتا ہوا
 پورے کی طرف بڑھ آیا۔

"سلام حسن۔ اب تو اب رانا پادس کا راستہ ہی بھول گئے
 ہیں جو انانے قریب آکر عمران کو سلام کرتے ہوئے سسکا کر
 کہا۔

"کیا کروں رانا پادس کے روبرو سے اب ڈر کھنے لگ گیا ہے۔"
 عمران نے کہا اور جو بے اختیار ہنس پڑا۔ اسی لمحے جو زلف بھی پورے
 میں چٹک گیا۔

"باس یہ جوانا اب بے حد شگ کرنے لگ گیا ہے۔" جو زلف

سب سے بڑی مصروفیت تو شادی کے بعد ہی سامنے آتی ہے۔ اسی لئے تو میں جو زلف کو کہہ رہا تھا کہ اب جو انا کے لئے جو انی تلاش کرنی پڑے گی۔ ہرج من تم مگر نہ کرو میں نے تم دونوں کی مصروفیت کے لئے ایک تجربہ سوچی ہے، ذرا اس کے بعد وہ حال واضح ہو جائیں پھر بتاؤں گا وہ ادنیٰ کہاں ہے جیسے ناٹھر چھوڑ گیا تھا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وہ عینک روم میں ہے۔۔۔ جو زلف نے جواب دیا تو عمران سر ہلکا ہوا بلیک روم کی طرف بڑھ گیا۔ بلیک روم میں ایک قوی بیگل آدمی لوہے کی کرسی پر، انداز میں جکڑا ہوا بیٹھا تھا اس کی گردن ڈھکی ہوئی تھی سر پر اچھا ہوا گونڈا سفید دھکی دے رہا تھا جس کا مطلب تھا کہ ناٹھر نے اس کے سر پر ضرب لگا کر اسے بے ہوش کیا ہے۔ اس کا علیہ بالکل دیسا ہی تھا جیسا شاہ کرے بتایا تھا۔ باس سے وہ غلام ہی لگتا تھا۔ عمران نے اس کی کرسی کے سامنے پڑی ہوئی کرسی کھٹائی اور پھر اس پر بیٹھ گیا۔

”اس کا ناک اور منہ بند کر کے اسے ہوش میں لے لو“ عمران نے جو زلف سے کہا اور جو زلف نے آجے جگہ کر اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے اثرات نمودار ہونے لگے تو جو زلف چیخے بھلا اور پھر وہ ناسکے ساتھ ہی عمران کی کرسی کے عقب میں اکر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اس ادنیٰ کی آنکھیں ایک جھنجھکے کھیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے کراہنک گئی

نے آتے ہی جوان کی شکایت کرتے ہوئے کہا۔
اچھا پھر تو اس کے لئے جوانی کا بندہ دست کر رہی پڑے گا۔
عمران نے کہا۔

”بت نہیں پاس جو آپ کچھ رہے ہیں۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ بیکار اور وہ کر تھک آگیا ہے۔۔۔۔۔ جو زلف نے مسکراتے ہوئے کہا۔
تو پھر اسے کوئی پابانہ لا کر دے دو۔ ادھیہ ادھیہ کر سیتا رہے گا۔“ عمران نے کہا۔

ماسٹر کیا آپ نے کبھی عروس کیا ہے کہ اگر آپ کو جہاں رانا پادس میں یا آپ کے خیت میں پاند کر کے بھی دیا۔ اسے تو آپ کی کیا حالت ہو گی۔ جو انا نے سنجیدگی میں کہا۔

”مجھے تو سلف اے گا۔ مجھے تو اطمینان سے کہہ میں پڑھنے کا وقت مل جائے گا۔“ عمران نے کہا اور جو انا نے ہستیار ہنس پڑا۔

”آپ کو تو کوئی مسئلہ بھی نہیں دی جاسکتی۔ دیکھ ماسٹر اصل بات یہی ہے کہ میں اب واقعی بیکاری اور فراغت سے تنگ آچکا ہوں۔“ جو انا نے کہا۔

”تو پھر جا کر ایک ریویا میں ماسٹر ٹرژ کو دو مارو زندہ کرو۔“ خوب لوگوں کی گردنیں توڑو۔ عمران نے بھی سنجیدگی میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اب یہی کام تو مجھ سے سیدھا سلتا۔“ مین کیا آپ کوئی ایسا بندہ دست نہیں کر سکتے کہ مصروفیت رہے۔“ جو انا نے کہا۔

یعنی اس کی اذیت ہوئی گردن سیدھی ہو گئی تھی اور وہ اب احتیاتی حرمت سے سلسلے پیٹھے ہونے عمران اور اس کے عقب میں دیوؤں کی طرف کھڑے ہوئے جو زلف اور جانا کو دیکھ رہا تھا۔

یہ۔۔۔ میں کہاں ہوں۔ تم۔ تم کون ہو۔ اس سے بے اختیار ہنسنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن قہر ہے راز کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

”جہار نام کیا ہے۔“ عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

”م۔ سہ نام رشتہ ہے۔ مگر۔۔۔ یہ سب کیا ہے۔ رشتہ کے لہجے میں بے پناہ برکھلاؤ تھی۔

دیکھو رشتہ تم پر دھیر جلد کی کوٹھی میں ملا۔ ہاں میں کل تم نے وہیں ایک شریف خاتون کے ساتھ۔ تہنیتی کی۔ اسے دیکھو وہ کر کوٹھی سے نکال دیا اس پر دیو، اتار یا۔ نہ پڑھتے ہیں کہ تم ہمیں تفصیل بتا دو کہ تم نے ایسا کیوں کیا اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم نے ہنگامہ نہ کیا تو ملامت کیا۔ جوتہ دہلنے کی کوشش کی تو میری کرسی کے عقب میں کھڑے ہوئے دونوں دیو ایک لمبے میں جہار سے جسم کی تمام بنیاں توڑ دیں گے۔ یہ اسے کاہوں کے ماس میں عمران نے سراہنے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”م۔ تم اگر آپ کون ہیں۔ م۔ م۔ میں تو ملازم ہوں۔ حکم کا ظلم ہوں۔ مجھے تو نو حکم دیا گیا میں نے دیکھ ہی کیا۔ رشتہ نے اور زیادہ برکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر نفرت شدید

جھجھکات کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

”اس حکم کی وجہ۔ پوری تفصیل بتاؤ اور یہ بھی سن لو کہ ہمیں معلوم ہے کہ تم نے کوٹھی سے قریبی ریسٹورن میں جا کر کافین سے فون کیا اور کس کو بتایا کہ وہ خاتون جا بگلی ہیں اس نے اب لاش کو منتقل کیا جا سکتا ہے اس نے جھٹ ہونے کی صورت نہیں ہے۔ عمران نے کہا تو رشتہ بے اختیار نہک چڑا۔

”آپ۔ آپ کون ہیں کیا آپ کا تعلق پولیس سے ہے۔“ رشتہ نے اور زیادہ پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”نہیں ہمارا پولیس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہمارا ایک پراسیڈنٹ ادا رہا ہے اور اس خاتون نے ہمیں اس کا میرا مہر کیا ہے کہ ہم اسے تفصیل سے آگاہ کریں۔“ عمران نے جواب دیا۔

”لیکن میں نے تو ابھی فون کیا اور نہ کسی دانش کی بات کی ہے۔“ رشتہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جوانا۔“ عمران نے جھانکنا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میں ماسٹر۔“ جوانا نے خود بخود لہجے میں کہا۔

”رشتہ کا ایک بازو توڑ دو۔“ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”ابھی لو ماسٹر۔“ جوانا نے بڑے سرد جواب دے لہجے میں کہا اور تیزی

سے رشتہ کی طرف بڑھنے لگا۔

”رک۔ رکا۔ رکا۔“ میں بتاتا ہوں رکا۔“ جوانا نے دھمکی سے

گات اولی کو اپنی طرف جارحانہ انداز میں بڑھتے دیکھ کر رشتہ خوف کی

شدت سے ہڈیاں اٹھائیں یہ اختیار چننا۔

’رک ہوا جو اناس رشیہ کو غری جانس دینا چاہتا ہوں۔ اب اگر اس نے جھوٹ بولا یا نیکیا نہت کا مظاہرہ کیا تو پھر اس کی دونوں نگوں اور بازوؤں کی ہڈیاں توڑ دے۔‘ دونوں آنکھیں بھی نکال دینا اور زبان بھی کھٹ ڈالنا کہ یہ فٹ پاٹھوں پر چڑھا سکتا رہے اور اس پر لکھیاں بھینسنا رہیں۔ پھر میں آنکھوں کا کہ یہ جس کا طوم ہے وہ اس کے لئے کیا کرتا ہے۔‘ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

’نہیں ماسٹر!‘ انانے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

’نہیں نہیں خدا کے لئے ایسا مت کرنا۔‘ وہ یہ انتہائی بھیداک اور روت فریاد بات ہے۔ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں سب کچھ۔ اب میں ایک لفظ بھی جھوٹ نہیں بولوں گا۔‘ رشیہ نے اور زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

’تو پھر سب کچھ بتا دو۔‘ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

’میں برو فیئر ہلال کا ملازم ہوں۔ برو فیئر ہلال کئی سال پہلے وفات پا چکے ہیں۔ ان کی بیگم کا بھی انتقال ہو چکا ہے۔ ان کا ایک لڑکا ہے جس کا نام نازش ہے۔ نازش ابکریا میں رہتا تھا۔ اس نے وہاں ابکری عورت سے شادی کی تھی۔ نازش سائنس دان تھا۔ جب برو فیئر ہلال فوت ہوئے تو نازش ابکریا چھوڑ کر ایک ہی مستقل طور پر آگیا۔ اس کے ساتھ اس کی بیوی جس کا نام نہیں ہے اور اس کا ابکری بھی بھائی جس کا نام رابرٹ ہے جہاں آگئے۔ اب یہ اس خانہ کی

ہر قسمی ہے کہ نازش بھی ایک روز بیمار ہو کر فوت ہو گیا۔ اس طرح کوٹھی اور یہاں کی جائیداد کوٹھی کے قبضے میں آگئی اور کیلی اور رابرٹ دونوں انکے یہاں رہنے لگے۔ رابرٹ اور کیلی دونوں اکٹرا بکریا بناتے جاتے رہتے ہیں۔ ان کے ٹھکانے ملکی بھی آتے رہتے ہیں۔ ایک روز ایک مقامی آدمی جس کا نام منصور تھا۔ کوٹھی میں لایا گیا اور بتول کیلی کے کوٹھی میں سنا دیا تھا۔ کیلی اور رابرٹ پہلے تو اسے قائل کرتے رہے کہ وہ کسی جبر سے پر جاسے اور وہاں کام کرے لیکن منصور مان نہیں دیا تھا۔ کیلی اور رابرٹ دونوں نے اسے بے حد لالچ بھی دینے۔ دھمکیاں بھی دیں لیکن منصور کسی طرح بھی نہ مان دیا تھا۔ اسی نے واپس جانے کی کوشش کی تو رابرٹ نے اسے کمرے میں بند کر دیا۔ وہ کئی روز تک وہاں بند رہا۔ پھر ایک روز جب اس کا کمرہ کھولا گیا تو وہ اذھی حالت میں پڑا ہوا ملا۔ اس نے کسی تیز دھار چیز سے اپنا گلا کاٹنے کی کوشش کی تھی لیکن گلا پر ہی طرح سے لگا تھا لیکن اس کا خون کافی نفع ہو گیا تھا۔ رابرٹ اور کیلی نے خود ہی اس کی مرہم پی اور اس کا علاج کرنے کی کوشش کی لیکن کسی داکٹر کو نہ بلایا اس طرح اس کا زخم بگڑا ہوا ملا اور وہ اب ہوش ہو گیا۔ کل ایک صوفی سی عورت کیلی سے ملنے آگئی تو کیلی صبر نہ کی۔ اس نے کھا کہ اس سائنس دان کے بارے میں غلطی کرنے آتی ہے لیکن جب اس عورت نے اس سے بات نہایت کی تو کیلی مطمئن ہو گئی کہ وہ عورت کوئی سروے کر رہی تھی اور اس کا تعلق کسی بین الاقوامی ورے سے تھا کیلی ابھی اس سے باتیں کر

وہی قہقہہ منصور کو اچانک ہوش آگیا کیلی اس کے کرپٹنے کی آواز سن کر اس کمرے میں گئی۔ رابرٹ جس کا کہہ سنا تھا ہی تھا وہ بھی اس کی آواز سن کر وہاں پہنچ گیا۔ لیکن منصور ہوش میں آنے کے بعد اچانک مر گیا۔ اس پر کیلی اور رابرٹ دونوں بری طرح گھبرا گئے۔ میں چونکہ ان کا رُخ دار تھا اس لئے انہوں نے مجھے بجایا اور مشورہ کیا۔ میں نے انہیں رانے دی کہ لاش کو جہاں سے نکال کر کسی وران گھر پر پھینک دیا جائے۔ اگر لاش جہاں سے براہ ہو گئی تو پھر انہیں پراسی کے پھندے سے کوئی نہ بچ سکے گا۔ انہوں نے میری بات مان لی۔ لیکن مسند پر تھا کہ وہ خاتون ڈرائیونگ روم میں موجود تھی اور کیلی اب کسی طرف بھی اس کے سلسلے نہ جانا پڑتی تھی چنانچہ یہ فرض بھی مجھے ہوا کہ نا پڑاؤ نہ کہ حالات بے حد ہنگامی نوعیت کے تھے اور کسی بھی سخت پریشانی تھا اس لئے میں نے ہا کر پہلے تو اس خاتون کو کمرہ سے جانے کئے کہا لیکن وہ جرح پراثر نہیں تو مجبوراً مجھے انہیں دھکیل دے کر باہر بھیجا پڑا۔ نیس کیلی اور رابرٹ دونوں کو خطرہ تھا کہ جس انداز میں اس خاتون کو نکالا گیا ہے کہیں وہ باہر نکلانی نہ کر دی ہو اس لئے وہوں نے مجھے چینلنگ سے لئے بھیجا۔ میں نے باہر آکر دیکھا تو وہ خاتون جاگتی تھیں۔ میں ریسٹوران میں گیا وہاں بھی وہ مجھے نکلنے آئیں تو میں نے وہیں سے فون کر کے رابرٹ کو اطلاع کر دی تاکہ وہ لاش کو فوراً مریٹر گازی کی ڈگی میں منتقل کر دیں۔ پر میں وہاں گیا اور میں نے وہ گاڑی نکالی اور نیشنل پارک کے ایک وران کو لے کر میں لاش کو

www.paksoociety.com

پھینک کر واپس آگیا۔ اس جی بات ہے۔ رشید نے پوری تفصیل بتا کر کہنے ہوئے کہا۔
کیلی اور رابرٹ اب بھی کو فنی میں موجود ہیں۔ عمران نے پوچھا۔

جی نہیں وہ کل رات کو ہی ایک چارٹرڈ طیارے سے اٹکر بریٹین گئے ہیں۔ آج میں کو فنی میں آگیا تھا کہ ایک نو جوان آیا۔ اس نے بجلی کا میز چیک کرنا تھا۔ میں اسے میز چیک کرا رہا تھا کہ اچانک میرے سر پر ضرب لگی اور میں بے ہوش ہو گیا۔ اب ہوش آیا ہے تو جہاں موجود ہوں۔ رشید نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران کچھ گیا کہ یہ نو جوان کا نیگرو ہوگا۔

دیکر بریٹین ان کا پتہ کیا ہے۔ عمران نے پوچھا۔
مجھے نہیں معلوم جنوں سے کبھی نہیں بتایا۔ رشید نے جواب دیا اور عمران اس کے مجھے سے ہی کچھ گیا کہ وہ کچل رہا ہے۔
لو کے میں تصدیق کر لوں کہ تم نے کچل کچا ہے یا جھوٹ اس کے بعد کوئی فیصلہ ہوگا۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر ایک روم سے باہر آکر وہ اس کمرے کی طرف بڑھ گیا میں فون منسلک تھا اس نے رسیور اٹھا یا اور منسلک کر کے شروع کر دیئے۔
میں انکو انری پلین۔ ہندو لہو بد ایک نسلانی آواز نکالی دی۔
نیشنل پارک کے ساتھ کوئی پوسٹ اسٹیشن ہوگا اس کا فون نمبر پتہ ہے۔ عمران نے کہا۔

مے فوٹو شائع ہوں گے پھر شاید اس کی شافت ہو سکے۔ ایس ایچ او نے جواب دیا۔

”لاش کے فوٹو آپ کے پاس تو ہوں گے۔“ عمران نے پوچھا۔
 ”میں سر ایک کاپی سونہ دے۔“ ایس ایچ او نے جواب دیا۔
 ”اوسے ہمارا کتا تھو آپ کے پاس بھیج رہا ہے تم فوٹو یا اس کی کاپی اسے دے دینا۔“ عمران نے کہا اور کریڈل دیا کہ اس نے ایک بار پھر شہر ہاکی کرنے شروع کر دیئے۔

”چہاں بول رہا ہوں۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی چہاں کی آواز سنائی دی۔

”عمران بول رہا ہوں چہاں۔“ جہادی رہائشی بڈگ سے نیشل پارک قریب ہے وہاں سے پولیس کو ایک لاش ملی ہے جو شافت نہیں ہو رہی۔ میں نے ابھی نیشل پارک تھانے کے ایس ایچ او کو سنزل ایشلی جنس کا اسسٹنٹ ڈائریکٹر بن کر بات کی ہے۔ تم ایشلی جنس کا تھو بن کر اس کے پاس جاؤ۔ در لاش کا فوٹو یا اس کی کاپی لے کر رانا پلاس جوزف کو پہنچا دو۔“ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چہاں کی کوئی بات سننے بجز رسیور دکھ دیا لیکن جلد کے تلاش جینے کے بعد وہ اٹھا اور پھر کمرے سے باہر آ گیا۔

”اس دشیہ کا خیال رکھنا اور اگر چہاں یہاں آئے تو اس سے فوٹو لے لینا میں اس کو نمی کی تلاشی لینے جا رہا ہوں جہاں دشیہ رہتا رہے۔“ عمران نے باہر سو جاؤ زلف اور جوانا سے کہا اور پورج کی

نیشل پارک میں ہی ایک پولیس اسٹیشن قائم ہے وہاں کا تھو دے دوں محتاب۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوہ میں تحریک ہو۔“ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے خبر بتا دیا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر اس کا شکر یہ ادا کیا اور پھر کریڈل گرا کر اس نے وہی نمبر دوبارہ ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”پولیس اسٹیشن نیشل پارک۔“ ایک کمرقت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

”اٹھارے سے بات کرو میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر سنزل ایشلی جنس بول رہا ہوں۔“ عمران نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

”اوہ میں سہولت آن کریں۔“ دوسری طرف سے ہونے والے کی کرکھی غلغلہ متو بہاں بن گیا چل گئی۔

”میں شافت حسین ایس ایچ او پولیس اسٹیشن نیشل پارک بول رہا ہوں۔“ چند لمحوں بعد ایک اور متو بہاں آواز سنائی دی۔

”ایشلی جنس آفس کو اطلاع ملی ہے کہ کل نیشل پارک سے کوئی لاش ملی ہے۔ کیا واقعی ایسا ہے۔“ عمران نے اسی طرح بات کر لیکن تھوڑے سروے میں پوچھا۔

”میں سر ایک وجہ مردانہ کی لاش پارک کے ایک ویران کونے سے ملی ہے لیکن اس لاش سے کوئی ایسی چیز نہیں مل سکی جس سے اس کی شافت ہو سکتی ہے مرنے لاش کو ہسپتال کے مردو خانے میں رکھ دیا ہے اور ہینڈ کو انر وھار کر دی ہے۔“ کل اخبارات میں اس

طرف بڑھ گیا۔

ماسٹر کیا میں آپ کے ساتھ جا سکتا ہوں جو انا نے کہا تو
عمران مسکرایا۔

واقعی ہے کہ اگلا لمحہ ہو تم۔ بہر حال ٹھیک ہے آؤ۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا اور جو انا بھی مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران
کی کار اس کالونی کی طرف پڑھی چلی جا رہی تھی جہاں وہ کوٹھی تھی۔
کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ کر عمران نے کار روک دی۔

گیٹ تھوڑا سا کھلا ہوا ہے اسے نیچے اتر کر پورا کھول دو۔ عمران
نے سائینل سیٹ پر بیٹھے ہوئے جو انا سے کہا اور جو انا سر ہٹاتا ہوا نیچے اتر
اور گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے تھوڑے سے کھلے ہوئے گیٹ کو
دھکیل کر پوری طرح کھول دیا اور عمران کار اندر لے گیا۔ پورچ میں
جا کر اس نے کار روک دی۔ جو انا پچانگ بند کر کے پورچ میں آگیا۔

تم گیٹ پر رک کر خیال رکھو میں اس دور میں کٹاوشی
ہوں۔ عمران نے جو انا سے کہا اور تھوڑے لمحے بعد اگلا کوٹھی کی
اندرونی سمت بڑھ گیا جبکہ وہ اس نے پوری کوٹھی کا تفصیلی راز لگایا
اسے کسی جہہ خانے کی تلاش تھی کیونکہ اس کے ذہن کے مطابق ایسی
کوٹھیوں میں جہہ خانے لازماً بنائے جاتے ہیں اور یہ بھی انسانی
فطرت ہے کہ اجتماعی اہم اور فطری چیزیں ہمیشہ انہی جہہ خانوں میں
ہی رکھی جاتی ہیں اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک جہہ خانہ تلاش کر لینے میں
کامیاب ہو گیا جہہ خانہ خاصا بڑا اور صاف ستھرا تھا وہاں باقاعدہ ایک

کوٹھی میں دفتر بنایا گیا تھا عمران نے جہہ خانے میں موجود الماریوں
میں اس کی دو سری چیزوں کی مکمل تلاشی لی لیکن کسی قسم کی
کوئی مشین یا چیز اس کے سامنے نہ آئی تو اس نے دیواروں کو تھپک
کر کسی فیسے سیف یا صندوق کی تلاش شروع کر دی اور پھر ایک گھوڑ
کے عقب میں اسے سیف کا مخصوص جگہ نظر آگیا جہہ خانوں بعد سیف
ظاہر ہو چکا تھا سیف نہروں والا تھا اور ظاہر ہے عمران کو اس کے
نہروں کا تو علم نہ تھا لیکن عمران ایسے سینوں کے نہر دیکھنے کی تکنیک
سے اچھی طرح واقف تھا اس لئے اس نے اس تکنیک کے مطابق
مختلف نہروں کو آزمایا شروع کر دیا اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد
وہ سیف کھلنے میں کامیاب ہو گیا سیف تین گہرے خانوں پر مشتمل
تھا۔ دو خانوں میں اسرائیلی اور ایک می کرمنس بھری ہوئی تھی جبکہ نچلے
خانے میں ایک سریع رنگ کی فائل موجود تھی عمران نے وہ فائل
اٹھائی اور اسے کھول کر پڑھنا شروع کر دیا فائل میں دس بارہ نامیہ
شروع کا کلمات تھے جیسے جیسے عمران کی نظر اس فائل میں موجود
کاغذوں پر درج تحریر پر پڑتی جا رہی تھیں اس کے ہرے پر حیرت کے
ساتھ ساتھ پریشانی کے تاثرات جیسے پہلے جا رہے تھے اس نے سرسری
طور پر سب کاغذوں کو پڑھا پھر فائل کو بند کر کے جہہ کیا اور کوٹھ کی
اندرونی جیب میں ڈال کر اس نے سیف بند کیا اسے واپس دیوار میں
غائب کر کے اس نے تصویر کو واپس اس کی پہلی جگہ پر ایڈجسٹ کیا
اور پھر درجہ تیزی سے جہہ خانے سے نکل کر اوپر والی عمارت میں آیا اور

بہت لمبے بعد وہ پورے ہی پہنچ چکا تھا جو اتنا پوری ہی میں موجود تھا۔

”کچھ ٹھیک ہے“۔ جو اتنا نے ہلکے کر پوچھا۔

”ہاں جہاں آنا ہے کار ٹاٹا ہے نہیں“۔ عمران نے سر ہلاتے

ہوئے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جب کہ

جو اتنا نے آگے بڑھ کر پچانگ کھول دیا۔ عمران نے کار بیک کی اور پھر

اسے سوا کر وہ پچانگ سے باہر لے آیا۔ جو اتنا نے پچانگ کو دوبارہ بند

کیا اور گاڑی کی طرف بڑھا۔

”تم کار چلاؤ میں ڈرائنگ کو اپنی طرف بڑھ لوں“ عمران نے

کھسک کر سائیڈ سیٹ پر ہوتے ہوئے کہا تو جو اتنا ڈرائیونگ سیٹ پر

بیٹھ گیا۔

”راتا ہاؤس جانا ہے یا کہیں اور“۔ جو اتنا نے پوچھا۔

”راتا ہاؤس“۔ عمران نے جیب سے فائل نکال کر اسے کھولتے

ہوئے کہا اور جو اتنا نے ایک منٹ کے بعد آگے بڑھا۔ راتا ہاؤس

پہنچنے تک عمران فائل ہی چمتا رہا۔ جب جو اتنا نے کار پورے میں دوڑی

تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کی اور پھر اسے

ہاتھ میں پکڑے وہ کار سے نیچے اترا۔ جو اتنا پچانگ بند کر کے واپس

آگیا تھا۔

”یہاں صاحب آئے تھے وہ فوٹو دے گئے ہیں“۔ جو اتنا نے

قریب آکر کہا اور جیب سے وہ فوٹو نکال کر عمران کی طرف بڑھا دینے۔

ان میں سے ایک تو در سے کھینچا گیا تھا جس میں پوری لاش نظر آ رہی

تھی جب کہ وہ سراجہ کے کانگڑا پ تھا۔ عمران خود سے اس بجرے کو

دیکھتا رہا پھر اس نے دونوں فوٹو جیب میں رکھنے۔

”جوزف“۔ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

”نہیں ہاں“۔ جوزف نے ہلکے کر منہ پھینکے۔

بلکہ روم میں موجود اس آدمی کو بے ہوش کر کے کسی دروازے

پر جھڑکا۔ یہ خواہی واپس کو قحطی پہنچ جانے کا اور جو اتنا تم میرے

ساتھ تھا“۔ عمران نے جوزف سے بات کرتے ہوئے ساتھ کھڑے

ہوئے جو اتنا سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھ گیا جو اتنا

اس کے پیچھے چل پڑا۔

”یہ بتاؤ کہ انٹر میڈیٹے کسی مار کو نہیں کو جانتے ہو کسی گینگ

کا سربراہ ہو یا کسی مجرم تنظیم کا کوئی بڑا شہسوار“۔ عمران نے

ایک کمرے میں بیٹھا کر کرسی پر بیٹھنے ہوئے اور جو اتنا کو سامنے رکھی

کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”مار کو نہیں“۔ وہ اس آدمی کو توجہ دتا ہوں اسے زبردستی

دینا میں سارا جتن مار کو نہیں کہا جاتا ہے وہ سارا جتن نامی مجرم تنظیم کا

سرفر تھا اور ہر قسم کا کام کر لیتا تھا۔ جو اتنا نے جتن کے خاصوش

رہنے کے بعد کہا۔

”اس سے بات ہو سکتی ہے فون پر“۔ عمران نے کہا۔

”جب میں وہاں تھا تو اس کا اڈہ رجسٹر ہوئی میں تھا اب کا معلوم

نہیں بہر حال اگر وہ زندہ ہے تو اسے تلاش کیا جا سکتا ہے لیکن فون اس

کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں؟" جو اٹھ اٹھا۔

"جو فائل اس کو بھی سے ملی ہے اس میں ایک خط مار کو نہیں کی طرف سے بھی لکھا گیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ مال اس تک اگر پہنچا دیا جائے تو وہ اسے سزا معذور پر بھیج دے گا اور میرا خیال ہے کہ مال سے مطلب یہ دلی ہے جو ہنگامہ ہو گیا جس میں اس ملازم کے دو بیوی جس کا نام منصور تھا کوئی ساتیس دان ہے اور وہ لوگ اسے کسی جرم سے پرہیز کرنا چاہتے تھے مگر مار کو میں مل جائے تو اس سے مزید معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔" مرزا نے کہا۔

"اس کے سوا تو کچھ کیا پتا چلے گا؟" مرزا نے پوچھا۔

"تم جتنے اپنے والے مار کو میں کو تو تلاش کرو اس کے بعد دیکھیں گے۔" مرزا نے کہا اور جو اٹھ اٹھا اسے اثبات میں سرکاتے ہوئے ملنے رکھے ہوئے فون کا رسپانڈ کیا اور ضرور اس کے لئے شروع کر دیتے۔

"میں انکو ادھی پلے۔" مرزا نے قائم ہوتے ہی ایک عورت کی آواز سنائی دی زبان انگریزی تھی اس نے مرزا کو سنا دیا کہ انگریزی کی انکو ادھی سے بات کر رہا ہے۔

"ریجنٹ ہوٹل کا نہ۔" جو اٹھ اٹھا لے کر فٹ لے میں کہا تو دوسری طرف سے نہ بتا دیا گیا جو اٹھ اٹھا نے کریڈٹ دیا اور ایک بار پھر ضرور اس کے لئے شروع کر دیتے۔

"ریجنٹ ہوٹل۔" مرزا نے قائم ہوتے ہی ایک مردانہ لہجہ کر فٹ

آواز سنائی دی۔

"مرزا سے بات کرو اس میں سب کچھ لکھا ہوا ہے۔" مرزا نے کہا۔

"اوہ ہاں! اس تو چار سال ہونے لوت ہو چکے ہیں اب تو ان کا لڑکا چار برس ہو چکا ہے۔" دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"سار جنت مار کو نہیں جہاں بیٹھا ہے کیا وہ جہاں موجود ہے۔" جو اٹھ اٹھا۔

"نہیں جہاں سار جنت مار کو نہیں تو اب بہت بڑے آدمی بن چکے ہیں انہوں نے ہوئی زمین پر خرید لیا ہے۔" وہ وہیں ہوتے ہیں جہاں۔" دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اس ہوٹل کا ضرور ہے۔" جو اٹھ اٹھا کہتا تو دوسری طرف سے خبر بتا دیا گیا اور جو اٹھ اٹھا نے کریڈٹ دیا۔

"سب کچھ اس مار کو میں سے کیا بات کرنی ہے۔" جو اٹھ اٹھا نے کریڈٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"اس سے کہو کہ کیلی فور رابرٹ اس کے پاس پہنچ چکے ہیں یا نہیں۔" کوئی بھی بات نہ کرنا۔ مگر وہ ان دونوں سے کوئی شناسائی ظاہر کر دے تو پھر یہ ہمارا مطلب مار کو میں ہو گا۔" مرزا نے کہا تو جو اٹھ اٹھا نے اثبات میں سرکاتے ہوئے کریڈٹ سے ہاتھ لٹھایا اور ضرور اس کے لئے شروع کر دیتے۔

کانوں پر ٹھک پڑنے لگ گیا ہے۔ کہاں سے بول رہے ہو۔ کیا پاکیشیا سے یہاں انگریز بٹیا ہے۔ مار کوئی ہے کیا۔

پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ یہ تم نے سنا، حسد مار کو میں کی تو کرن کرنی ہے۔ او تو جہادے ہمارا کا آدمی تھا جو لٹانے کہا۔

ہاں جہادے دہشتے میں تھا۔ لیکن اب وہ انگریز بٹیا کا دست دڑا گینگسٹر ہو چکا ہے۔ اب اس کے تعلقات ابتدائی دہشتی مسلح برہمن۔ اب وہ دہشت بڑا آدمی ہے۔ بہر حال بتاؤ کب فون کیا کوئی سہم کرو۔

مار کوئی نے اسی طرح شدت جن بات سے مجھ سے ہوئے تھے میں کیا۔

مار کو نہیں سے ہی بات کرنی تھی۔ یہاں پاکیشیا سے ایک عورت کبلی اور اس کا بھائی رامت انگریز بٹیا گئے ہیں۔ ان سے مجھے کام تھا۔ انہوں نے بتایا تھا کہ ان کا پتا مار کو نہیں سے مل جائے گا۔ جو نا

نے کیا۔

مجھے تو ان کے بارے میں علم نہیں ہے۔ اوتپ مار کو نہیں تو خود مل سچ پاکیشیا گیا ہے۔ وہاں اب تک پہنچا بھی چکا۔ وہ کا تم ادیں اس سے مل لو۔ مار کوئی نے کہا۔

جہاں وہ کس جگہ ملے گا۔ جو نا سہ ہو کہ کہہ چکا۔

مجھے مانتے ہو اب اس نے کہا تھا کہ وہ کسی فیل سے محسوس کے مسئلے میں جہاد ہے اگر کوئی کام ہو تو یہ سارا فون کروں وہ وہیں ضرور ملے گا۔ اس کے کہنے کے مطابق، بغیر سارا فون اس کے کسی

دوست کا بول رہا ہے۔ مار کوئی نے کہا۔

رہیں ہو بولیں، رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نوافی اور سانی دی سنڈا فون کا اوزار ن تم اس سے دوسری طرف سے آنے والی اواز عمران بھی سن رہا تھا۔

سارا حسد مار کو نہیں سے بات کرو۔ میں سانس کھرڑکا جو انا بولی رہا ہوں جو انا کا لہجہ پہلے کی طرح کھرڑا اور سخت تھا۔

چیف پاس تو انگریز بٹیا سے باہر گئے ہوئے ہیں آپ شیخ مار کوئی سے بات کر میں۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور جو انا مار کوئی کا مار

سن کر نمایاں طور پر چونک پڑا۔

ایک مار کوئی بولی رہا ہوں جسہ لہجوں بعد ایک اور حرکت مگر بھاری اواز سانی دی اور جو ان کے جہرے پر مسکراہٹ رہ گئی۔

جو انا بولی رہا ہوں سانس کھرڑکا جو انا۔۔۔ جو انا نے اس پار مسکراتے ہوئے کہا۔

انساز کھرڑکا جو انا۔ اور وہ کیا واقعی۔ کیا تم واقعی جو انا بولی رہے ہو۔ سرے دوست میرے بھائی۔ اور کیا واقعی۔ دوسری طرف

سے مار کوئی کی حیثیت کی شدت میں ڈوبی، بولی اواز سانی دی اور جو انا مسکرا دیا۔

انچے دوست اور بھائی ہو کہ اوزاری نہیں پہچان رہے۔ جب کہ میں سے جہادی اواز فوراً ہی پہچان لی تھی جو انا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور وہ دراصل اچھے طریقے سے بعد جہادی اواز سن کر پہنچے

چھاٹھیک بہ شکر یہ۔ میں اسے نکال کر لوں گا۔ میں جلد ہی
اٹیکر کیاؤں گا چر ملاکت ہوگی گڈ بائی جو انہوں نے کہا اور رسیور دکھ
دیا۔

مار کو میں کسی فائل کے پیکر میں آیا ہوں۔ اسے آدمی کسی خام سی
فائل کے سلسلے میں خود توجہ دہی دور نہیں آئے۔ اس کا مطلب ہے کوئی
خاص ہی فائل ہے۔ بہر حال اب اسے تلاش کرنا ہوگا۔ عمران نے
کہا۔

یہ دیکھ سٹار ہوٹل کس ہوگا۔ میں نے تو اس کا نام پہلی بار
سنایا تھا۔ جو اٹانے کہا۔

انکو انری سے معلوم کرنا پڑے گا۔ عمران نے کہا اور رسیور
اتھا کر اس نے سٹر ڈائل کئے۔

میں انکو انری پلینڈ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے
ایک آواز سنائی دی۔

اسسٹنٹ ڈائریکٹر انٹیلی جنس جیورڈ۔ عمران نے سٹیج کو
بجاری بناتے ہوئے کہا۔

میں سر۔ دوسری طرف سے سٹوڈیو لکے میں کہا گیا۔
دیکھ سٹار ہوٹل کا فون شہر بھی بتاؤ اور اس کا ایڈریس بھی۔

عمران نے کہا۔
دیکھ سٹار نام کا کوئی ہوٹل دار الحکومت میں تو نہیں ہے جناب۔

جہد لکوں کی خاموشی کے بعد پریمر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

کیا جیس یقین ہے۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔
میں سر۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور دکھ دیا۔
ٹرانسمیٹر نے آواز دیا۔ اب ٹائیگر سے بات کرنی پڑے گی۔
عمران نے رسیور دکھ کر جو انہوں نے کہا اور جو انہوں نے کہا اور کمرے
سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک
جہد سب سے کالنگ دیکھ کر اس نے کہا۔ عمران نے اس سے ٹرانسمیٹر
اور اس پر ٹائیگر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے جہن ان کر دیا۔
بیسو علی عمران کا ٹیگ اور عمران نے بار بار کال دیا شروع
کر دی۔

ٹائیگر انڈنگ باس اور۔ جہد لکوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی
دی۔

ٹائیگر کہاں دار الحکومت میں کوئی دیکھ سٹار نامی ہوٹل بھی ہے
اور۔ عمران نے پوچھا۔

میں باس اور۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔
میں تجھے فون انکو انری پریمر نے تو کہا ہے کہ دیکھ سٹار نام کا کوئی

ہوٹل دار الحکومت میں نہیں ہے اور۔ عمران نے حیرت بھرے
لکے میں کہا۔

اس کی بات بھی درست ہے باس۔ دیکھ سٹار تو زمین دیا کے
کے نام ہے۔ دیکھ اس کا نام اپنا ہوٹل ہے۔ اس کے چچے ایک

حقیقی بار اور جو اٹانے ہے۔ دراصل اس بار اور جو اٹانے کا نام دیکھ

ستارہ ہے اور ناٹیک نے جواب دیا۔

کہاں ہے یہ بونٹ اور عمران نے کہا۔

”اپنے رونا پر پاس اور ناٹیک نے جواب دیا۔

اس کا الٹک لون ت اور عمران سے پوچھا۔

جانی ہے پاس۔ نہ زمین دنیا کا نہ صحرا اب آدمی ہے۔ شراب کی

سنگٹ کرتا ہے میں پاس آپ سے سب کچھ کہوں جو چاہے ہیں۔ تجھے

بتائیں کہ کیا مسرت اور ناٹیک نے کہا۔

”جس کو فحش سے تم اس ملازم کو دھوکے لانے تھے۔ وہاں سے

ایک خال ملی ہے جس میں ایک بیباک کے ایک نیر زمین دھلیکے آدمی

مار کو میں کا نام سامنے لیا ہے۔ وہاں ایک بیباک سے تپ چلا ہے کہ

مار کو نہیں ان بجے ہی پاکیشیہ رانا جواب اور دہ رانا ستارہ بونٹ میں

نمبر ہے گا۔ بونٹ کا الٹک اس کا دوست ہے۔ میں سے اس مار کو نہیں

سے پوچھ گچھ کرتی ہے اور عمران نے کہا۔

آپ کہاں سے کال کر رہے ہیں اور ناٹیک نے پوچھا۔

رانا پاس سے اور عمران نے جواب دیا۔

پاس میں ابھی معلوم کر کے رانا پاس فون کرنا ہوں کہ کیا واقعی

کوئی مار کو نہیں جانی کے پاس پہنچا بھی ہے یا نہیں اور ناٹیک

نے جواب دیا۔

معلوم کر کے بہادر اور ایڈنیال عمران سے کہا اور نواسیمہ

تلف کر دیا۔

”اس مار کو میں کہیں رانا پاس میں نہ لایا جائے ماسٹر۔“ جو ناٹیک

نے کہا۔

”دیکھو بھٹے معلوم تو ہو کہ جہاد سے دوست مار کوئی نے درست

بھی بتایا ہے یا نہیں عمران نے کہا اور جو فون نے احبات میں سر ہلا

دیا۔ پھر تکرپا جس منہ بعد فون کی کھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ

بڑھا کر وسیع رٹھایا۔

”میں علی عمران بولی رہا ہوں عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا

کیونکہ اسے یقین تھا کہ فون ناٹیک نے کی ہو گا۔

ناٹیک بول رہا ہوں پاس ایک ایکری مار کو نہیں جاکی کے پاس

پہنچا ہے اور اس کے دفتر میں موجود ہے۔ ناٹیک نے کہا۔

اس مار کو میں سے تھوڑی سی پوچھ گچھ کرتی ہے۔ اب تم بتاؤ کہ

کہاں کی جائے وہیں بونٹ میں یا اسے جہاں رانا پاس لایا جائے۔

عمران نے کہا۔

جیسے آپ حکم کریں پاس ناٹیک نے کہا۔

”سیر مضبوطی تو کہ جاکی سے جہاد سے تعلقات کیسے ہیں۔ اگر تو

جہاد سے تعلقات اس سے دوست ہیں تو پھر اس مار کو نہیں کہ میں

جہاد سے علاوہ کسی سے رونا کر کہیں رانا پاس لے آؤں۔ اگر

نہیں تو پھر ہوتا ہے کہ اپنے کی ضرورت نہیں میں وہیں جاکی کے دفتر

میں بی اسی سے پوچھ گچھ کر لوں عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

جیسے آپ من سب سمجھیں پاس کریں۔ جاکی وہی دیکھ جانتے ضرور

ہیں لیکن میری اس سے دوستی وہی نہیں ہے۔" ٹائیگر نے کہا۔
 "اوکے پر تم وہیں اپنا ہی ہوش بچاؤ میں جو انا کے ساتھ آ رہا
 ہوں۔" عمران سے کہا، "سیر رکھ کر وہ اپنے کھڑا ہوا۔"

"اؤ انا وہیں اس سے دو باتیں کر لیں۔" عمران نے کہا اور
 جو انا سے ملتا ہوا، اٹھ کھڑا ہوا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار، رانا باہر سے
 نکل کر اپنا ہی ہوش کی طرف جمی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ
 پر عمران تھا جب کہ سائیڈ سیٹ پر جو انا بیٹھا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کار
 اپنا ہی ہوش کے کپڑے گیسٹ میں داخل ہو گئی۔ خاص پرانی عمارت
 تھی۔ عمران نے کار پارکنگ میں روکی اور پردہ دونوں نیچے اتارے۔
 اسی لمحے ایک سائیڈ سے ٹائیگر نکل کر ان کی طرف آیا۔

"ہاں کو نہیں ابھی تک جاکے دفتر میں ہے یاں میں نے معلوم کر
 لیا ہے۔" ٹائیگر نے قریب آکر کہا۔

"تو فوڈ کیس ہے وہ دفتر؟" عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اطمینان
 میں سر ہلایا اور پردہ دونوں ٹائیگر کی رہنمائی میں ہٹے ہوئے ایک
 سائیڈ پر سوجہ سببوں کے قریب چلے گئے تھے۔ وہ سارا آوی کھڑے
 ہوئے تھے۔ وہ دونوں ٹائیگر کو دیکھ کر چونک پڑے۔

"جانی اوپر دفتر میں ہے۔" ٹائیگر نے ان میں سے ایک سے
 مخاطب ہو کر کہا۔

"ہے تو ہی مگر باں کا مہماں آیا ہوا ہے اور باں کا حکم ہے کہ جب
 تک وہ اجازت نہ دے کسی کو اوپر نہ آنے دیا جائے۔" اس آدمی نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مجھے بھی تم اوپر نہ جانے دو گے۔" ٹائیگر کے لمحے میں تکی
 تھی۔

مجھوری ہے باں کا حکم ہے۔" اس آدمی نے کہا لیکن اس سے
 پہلے کہ اس کا قدم عمل ہو تا تو ٹائیگر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھبرا اور
 وہ آدمی چلتا ہوا اچھڑ کر دو قدم دور جا کر ا۔ دوسرے نے بجلی کی سی
 تیزی سے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن سیڑھی کرنی چاہی لیکن اسی
 لمحے وہ بھی چٹکن ہوا انفسا میں اٹھنا چاہتا تھا جو ٹائیگر نے ہاتھ بڑھا کر اسے
 گھروں سے پکڑ کر اوپر اٹھایا تھا۔ دوسرے لمحے وہ بھی اچھڑ کر اٹھنے
 لگا۔ اپنے ساتھی سے ٹکرایا۔

"اب اگر حرکت بھی کی تو ہڈیاں توڑ دوں گا۔" جو انا نے فرماتے
 ہوئے کہا۔ اس دوران ٹائیگر اور عمران سببیاں چڑھتے ہوئے اوپر کی
 طرف جا رہے تھے۔ جو انا نے ان دونوں کے ہاتھوں سے بجلی ہوئی مشین
 گنیں اٹھائیں اور انہیں ایک جگہ سے دور ہینک دیا اور پردہ دونوں
 سببیاں چھٹا گیا۔ عمران اور ٹائیگر کے پیچھے اوپر برآمدہ سے میں چلے گیا
 برآمدہ کے انشتام پر ایک بندہ دروازہ نظر آ رہا تھا جس کے باہر آفس کی
 ٹیم پیٹ بھی موجود تھی۔

تم باہر کو ٹائیگر میں اور جو انا بات کر لیں گے۔ عمران نے
 کہا۔

"مگر باں....." ٹائیگر نے کچھ کہنا چاہا۔

”میں اپنا راز دہا ہرانے کا عادی نہیں ہوں مجھے“ عمران نے
بلکٹ طراتے ہوئے لگے میں کہا۔

”نہیں پاس“ ٹائٹلر نے فوراً ہی مودبہ گے میں کہا اور ایک
طرف ہٹ گیا۔ عمران نے دروازے کی طرف بڑھ چلا گیا۔ جو انا بھی اس
کے پیچھے چل پڑا۔ عمران نے دروازے پر ہاتھ کا رباڑا لگا تو وہ کھٹ چلا گیا
عمران اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا اور اسے استثنائی شاندار
اور جدید فرنیچر سے سجایا گیا تھا انداز و فخر جیسا ہی تھا۔ ایک سائیڈ پر
صوفی پر دو خیر مٹی بیٹھے ہوئے تھے جن میں سے ایک اوصیٰ عمر جبکہ
دوسرا نوجوان تھا۔ عمران کے پیچھے جو انا بھی اندر آ گیا تھا۔

”کون ہو تم اور کیسے اندر آئے ہو“ اس نوجوان نے ایک
جھٹکے سے اٹھ کر کمرے ہوتے ہوئے کہا جب کہ دوسرا اوصیٰ عمر
صوت پر بیٹھا رہا لیکن پھر اس کی نظریں جیسے ہی عمران کے پیچھے اندر
داخل ہوتے ہوئے جاتا پر پڑیں وہ بھی بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا
اس کے چہرے پر بلکٹ اجتنائی حیرت کے تاثرات ابھرتے تھے۔
”جہاد انا نام چاکی ہے اور یہ مارکو تیس ہے۔“ انکریما سے ایہ
ہے۔“ عمران نے چاکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں مگر تم کون ہو اور تم اندر کیسے آئے کیا جہیں نیچے میرے
لوہیوں نے“ چاکی نے استثنائی غصیلے لگے میں کہنا شروع کیا۔ لیکن
اس سے پہلے کہ اس کا فکرو نکس ہوتا عمران کا ہاتھ گھوما اور دوسرے
لگے چاکی جھٹکا ہوا جھٹلا اور حرام سے فرش پر جا گر اس ایک لمبے کے

اس نے سمت کر اٹھنے کی کوشش کی مبین دوسرے لمبے اس کا جسم
ایک جھٹکے سے ہی ساکت ہو گیا۔ چاکی کی کپٹنی پر پڑنے والی عمران کی
ایک ہی جھڑپ اور پتی قلی ضرب نے اسے بے ہوش کر دیا تھا۔
”ہیہ“ کیا مصیب مار کو تیس نے حیرت میرے لگے میں
کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”مسٹر مارکو تیس آپ سے ہم نے چند باتیں کرنی ہیں۔“ فپ
تشریف رکھیں چاکی کا فکرنہ کریں یہ توڑی در بھر خود ہی ہوش میں آ
جائے گا۔“ عمران نے سسکراتے ہوئے مار کو تیس سے کہا۔
”جہادی انھیں ساری ہیں کہ تم مجھے پہچان گئے ہو مار کو تیس اور
یہ بھی بتا دوں کہ تم چاہے کتنے جڑے کیلکسٹریں لگے ہو لیکن میں ابھی
وی جاتا ہوں اور یہ میرے ماسٹر ہیں اس لئے میری طرف سے اسے
وارننگ کھٹ کہ اگر تم سے ماسٹر کے سوالات کے درست جواب نہ
دیتے تو پھر جہاد سے ساتھ جہاں کچھ بھی ہو سکتا ہے۔“ جو انا سے
لٹک لگے میں کہا۔

نہیں کیا باتیں۔“ سر آپ سے کیا تعلق ہے۔ میں تو ابھی انکریما
سے آیا ہوں قاتی جنس کے سلسلے میں۔“ مار کو تیس نے ہوسٹ
پھینکے ہوئے کہا۔

کیلی اور رابرٹ جہاد سے پاس بیٹھتے تھے وہ اب کہاں ہیں۔“
عمران نے اپنا ٹک کہا تو مار کو تیس بے اختیار اچھل پڑا۔
”کھٹ کھٹ کون رابرٹ کون کیلی اور میں تو انہیں نہیں

جانتا۔ مار کو نہیں نے پہنے تپ کو سمجھتے ہوئے کہا۔ میں
دوسرے لمحے وہ بھی ہائی کی طرح ٹھٹھکیا ہوا اچھل کر دو فٹ دور جا گرا۔
پیر وہ جیسے ہی اٹھ کر کھڑا ہوا، اس کا ہاتھ گھوما اور اس پر مار کو کس جتنے
سے بھی زیادہ زور دیا، انداز میں جھٹکتا ہوا۔ کئی فٹ دور جا گرا۔ اس کے
منہ اور ناک سے خون بے ٹھٹھا تھا۔ پیر اس سے جتنے کہ وہ اٹھتا جاتا نے
آگے جا کر اسے گردن سے پکڑا اور دوسرے لمحے اسے فضا میں اٹھایا
"یو، یو جواب دے رہے ہو یا۔" جو اتنا سے خراتے ہوئے کہا۔

"سب سب بتاؤں بتاؤں۔" مار کو نہیں نے انتہائی خوفزدہ
لمحے میں کہا تو جو اتنا نے اسے صوفے پر چڑھ دیا۔

"اب اگر تجھ کو توبہ دیاں تو زوروں کا۔" جو اتنا سے صوفے
کے عقب میں جا کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا جب کہ عمران سلنے
والے صوفے پر بیٹھ چکا تھا۔

"بھاری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے مار کو نہیں۔ اس نے جہاد
بہتری اسی میں ہے کہ سب کچھ بتا دو تم خاموشی سے واپس چلے جائیں
میں اور کسی کو معلوم بھی نہ ہو گا کہ تم نے ہمیں کچھ بتایا بھی ہے یا
نہیں۔" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں وہ دونوں انکار کیا میرے پاس پہنچے تھے۔" اس بار
مار کو نہیں نے منہ سے نکلے والا خون ایک طرف صوفے کے ہونے کہا۔

"اب وہ کہاں ہیں۔" عمران نے کہا۔
"وہاں وہ نظریں میں ان کی اپنی رہائش گاہ ہے۔ شہل پلازہ میں فلیٹ

شہر قمری قمری عکس وہیں ہوں گے۔" مار کو نہیں نے جواب دیا۔
"وہاں سے ایک ساتیس دان کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتے تھے
لیکن وہ ساتیس دان مر گیا اور جہاد سے پاس پہنچنے کا مطلب ہے کہ وہ
یقیناً کسی دھوڑ جہیں دھتے گئے ہوں گے۔ اب یو کہ تم اس
ساتیس دان کو کیوں اچھا کرنا چاہتے تھے۔" عمران نے کہا تو
مار کو نہیں ایک بار پھر ہونک چڑا۔

"جہیں۔ جہیں۔ سب کچھ معلوم ہوا ہے۔" مار کو نہیں نے
چونک کر کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے صق سے ٹھٹھکیا جاتی کر بناک
جین لگی اور وہ دونوں ہاتھ پیرے پر رکھے وہیں صوفے پر ہی لوٹ پوٹ
ہونے لگا۔ اس کے عقب میں کھڑے جو اتنا نے اس کی باتیں آنکھ میں
ٹھٹھکیا لگی کسی نیوے کی طرح مار دی تھی اور اب وہ اپنی انگلی پر لگے
ہونے خون و سواد کو مسنے کی پشت سے صاف کر رہا تھا۔

"یہ لاسٹ وارنگ ہے مار کو نہیں۔ تم نے جواب دینے کی جہانے
ہو ال کیا ہے جب کہ جہیں صرف جواب دینے کی اجازت ہے۔" جو اتنا
نے خراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ تم۔ تم۔ میری آنکھ۔" مار کو نہیں نے ہری طرح
پھٹتے ہوئے کہا۔

"میں مشرور سری آنکھ کا بھی ہو سکتا ہے اور تم جانتے ہو کہ اس کے
پچھ کیا ہو گا۔" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"م۔ م۔ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں ایسا مت کرو۔ میں بتا دیتا

ہوں۔ اس بارہ کو نہیں نے جذباتی انداز میں چھٹے ہوئے کہا۔
اس کے سچے میں شدید خوف کے تاثرات ابھرنے لگے۔
بنا پوری تفصیل بتاؤ۔ مہر اس سے سر نہ لگے میں کہا۔

حکومت اکیڑ بیڑا اور حکومت اس میں کر ایک جہز سے بیڑ
آئی لینڈ میں کوئی خفیہ پر ہیٹھ مکمل کر رہی ہیں میرے بیکریا کے
اعلیٰ مقام سے رابطے میں اور وہ کام جو دو اپنی سرکاری مجلسوں سے
کرنا مناسب ہیں سمجھتے ہیں سرانجام دیتا ہوں۔ اکیڑ بیڑا کے
بیشل سیکرٹری مارجر نے مجھے کام دیا کہ پاکیشیا میں ایک سائنس دان
ہے منصور۔ اسے افواہ کر کے اس طرف اکیڑ بیڑا لے تا ہے کہ پاکیشیا
میں کسی کو اس کے بارے میں علم نہ ہو سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ
منصور جس پر ہیٹھ پر کام کر رہا تھا اس کی فائل بھی لے آئی تھی کیلی
اور رابرٹ دونوں میری تنظیم کے سنے کام کرتے ہیں وہ پاکیشیا میں
میرے نمائندہ ہیں۔ میں نے یہ کام ان دونوں کے ذمہ لگا دیا۔
انہوں نے اس منصور کو تلاش کیا اور اسے جی کو بھیجی لے آئے۔
حکومت اکیڑ بیڑا کہتا تھا کہ اس منصور کو اس کی مرضی سے لے آیا
جائے۔ اس کے سنے انہوں نے فردی تھی کہ منصور جتنی رقم بھی
چاہے اسے دے دی جائے اور اسے بتا دیا مائے کہ ایک جہز سے پر
واقعہ اجتماعی بڑی بیادری میں اسے دو سال کام کرنا چاہے گا۔ وہ جو
تجواہ اور سہولیات طلب کرے اسے منظور کر لیا جائے اور اگر وہ کسی
صورت بھی رضامند نہ ہو تو پھر اسے جبراً لے آیا جائے سہ تاج کیلی نے

اس منصور سے تعلقات پر جانے اسے اپنی کو بھیجی میں بلایا اور ہر اس
سے بات کی تیل اس منصور نے انکار کر دیا کیلی اور رابرٹ اسے بڑی
جائی اور دیکھ رہے ہیں وہ کسی صورت نہ مانا تو کیلی نے مجھ سے بات
کی میں نے سے کہا کہ وہ اسے کو بھیجی میں رہ کر دے۔ جتہ روز بند
رہے گا تو اس کا نام نکالے ابا نے گا اور پھر وہ رضامند ہو جائے گا۔
کیونکہ میں چاہتا تھا کہ وہ اپنی رضامندی سے ہی اسے اس طرح ہم سے
شرانہوں سے بچ سکتے تھے۔ بیشل سیکرٹری نے مجھے اس کے سنے
چونکہ ایک ماہ کا وقت دیا تھا اس نے ہمیں جلدی بھی نہ تھی یکن پر
مجھے اطلاع ملی کہ اس منصور نے اپنا ٹکٹ کر خود کشی کرنے کی
کو شش کی ہے۔ میں نے کیلی کو کہہ دیا کہ وہ اس کا کو بھیجی میں ہی
علان کرے اور جب وہ ٹھیک ہو جائے تو پھر وہ مجھے اطلاع دے پر
میں اسے وہاں سے افواہ کر کے ان کا کیونکہ اس کا یہ اقدام بتا تھا
کہ وہ کسی طور پر بھی رضامند نہیں ہو سکتا یکن شدید زخمی ہونے کی
صورت میں اگر اسے افواہ کر دیا جاتا تو وہ سر بھی سنا تھا یکن پھر اپنا ٹک
کیلی اور رابرٹ میرے پاس پہنچ گئے۔ انہوں نے بتایا کہ اپنا ٹک
منصور ہلاک ہو گیا ہے۔ شاید اس کا زخم بگڑ گیا تھا یا کچھ اور ہو گیا تھا وہ
اس وجہ سے یہاں لگے ہیں کہ اس منصور کی لاش بننے کے بعد کہیں
انکواری میں وہ سائے نہ ابا نہیں۔ میں نے بیشل سیکرٹری سے بات
کی تو انہوں نے کہا کہ اگر منصور ہلاک ہو گیا ہے تو اس کی ریسرچ
فائل منگوا لی جائے چونکہ منصور کی موت کی وجہ سے میری سلاک کو

کسی سسٹم پر تشدد کر کے اس سے اصلی نازل حاصل کروں گا یا دوسری صورت میں بیمار ٹری میں جتنی بھی نائیلین ہو نہیں سب ساتھ لے جاؤں گا۔ مار کو تیس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

منصور کو آئی لینڈ تم نے خود پہنچا تھا۔ عمران نے پوچھا۔

میں نے سیشل سیکرٹری کو اطلاع دینی تھی۔ پھر ان کے آدمی اسے لے جاتے۔ مار کو تیس نے جواب دیا۔

جسیں مظلوم ہے کہ یہ آئی لینڈ کہاں ہے۔ عمران نے پوچھا۔

نور، یاد آئے کہ فاسطے پر ہے۔ کاٹھ اکام کاروان جزیرہ تھا جس پر اسے لینڈ نی لینڈ کہا جاتا ہے۔ اس ایسا منصور ہے۔ مار کو تیس نے جواب دیا۔

تم خود وہاں کبھی گئے ہو۔ عمران نے پوچھا۔

صرف ایک بار گیا ہوں لیکن مجھے جبر سے کے اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں دی گئی بلکہ ہمارا دل لالچ کو جبر سے بہت دور رکھ دیا گیا اور پھر جبر سے کی انچارج ماہر روزی خود اپنی ساتھی فریکس کے ساتھ وہاں آئی۔ ہم نے ایک خاص قسم کی مشین اسے پہنچائی تھی۔ اس ماہر روزی نے وہ مشین لی اور پھر وہاں چلی گئی۔ مار کو تیس نے جواب دیا۔

لیکن یہ مشین عموماً خود بھی تو بھیج سکتی تھی جبر اس کے لئے جہاز کی خدمات کیوں حاصل کی گئیں۔ عمران نے پوچھا۔

یہ مشین اسرائیل کی طرف سے آئی تھی اور اسے ایئر بیس کے

دھچکا لگا تھا کہ میں ناکام رہا ہوں اس سے میں نے سہیا کہ میں خود وہاں پاکیٹیا پہنچ کر وہ فاسطے حاصل کر کے لے گاؤں بتا چکے ہیں جہاں آگیا۔ جہاں یہ جاکر یہ واقعہ ہے۔ ابھی میں اسی سے باتیں کر رہی رہا تھا کہ تم جہاں پہنچ گئے۔ مار کو تیس نے پوری غصیل ساتھ سونے کہا۔

فاسطے تم نے کہاں سے حاصل کرتی تھی۔ عمران نے پوچھا۔

منصور کی ذاتی سیدارٹوں سے۔ مار کو تیس نے جواب دیا اس نے ایک ہاتھ اپنی دائیں آنکھ پر رکھا ہوا تھا جس کے ہجر سے پر تکلیف کے تاثرات موجود تھے یہاں شاید دوسری آنکھ نظر اور اندھا جانے کے خوف کی وجہ سے وہ سب کچھ برداشت کر رہا تھا۔

کہاں ہے اس کی بیمار ٹری۔ عمران نے پوچھا۔

اسٹ کا لوٹی کی کو تھی نہ سات سو سے ہٹا شک یہی پتہ مجھے کیلی نے بتایا تھا۔ مار کو تیس نے جواب دیا۔

کیا تم ساتس چڑھ ہوئے ہو۔ عمران نے پوچھا۔

میں۔ نہیں۔ یہ اساتس سے کیا تعلق۔ مار کو تیس نے پوچھا۔

تو پھر تم کبھی اپنی معلوم ذمہ داریاں سنبھالو۔ بیمار ٹری تو نہانے لگتی فاسطیں ہوں گی۔ عمران نے کہا۔

منصور کے ساتھ تین بار اس کے سسٹم بھی کام کرتے ہیں۔ سیشل سیکرٹری نے بتایا تھا کہ تم نے وہ فاسطے حاصل کرتی ہے جس کا تعلق اپنے پریشور میرٹھ سے ہے۔ میں نے بھی منصور بتایا تھا کہ اس کے

دیتے ہوئے کہا۔

اس کا مطلب ہے کہ سیشل سیکرٹری کو اس جہز سے کے بارے میں تمام تفصیلات کا علم ہو گا۔ عمران نے کہا۔

’قابہ پر وہی انچارج ہے‘ مار کوئیس نے جواب دیا۔

اد کے سبز مار کوئیس تم نے واقعی ہمارے ساتھ تعاون کیا اور اس تعاون کا انعام جسیں ضرور ملے گا اور وہ انعام ہے آسان موت۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کیا۔ کیا۔ کہہ رہے ہو۔ اودھو۔ مار کوئیس نے ابھس کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا اس کے عقب میں کھڑے ہونے جو اتنا کے دونوں ہاتھ بھی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور پھر فقرہ مکمل ہونے سے پہلے ہی مار کوئیس کی گردن ٹوٹ چکی تھی۔

آؤ۔ عمران نے جوتا سے کجا اور بیروانی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے چہرے پر گہری تپش کی آئینہ نمایاں تھی۔

سرکاری حکام کی نظروں سے بچا کر جہز سے پرہیز کیا تھا۔ مار کوئیس نے جواب دیا۔

’اس مادام روزی کا طے کیا ہے اس کے بارے میں تفصیل‘۔ عمران نے کہا تو مار کوئیس نے تفصیل سے اس کا طے بتا دیا۔

مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ مادام روزی یہودی عورت ہے اور اکیڑ بیس کے لحاظ سے وہاں میں کام کرتی رہی ہے اس سے زیادہ کچھ معلوم نہیں۔ مار کوئیس نے جواب دیا۔

تم نے جہز سے پرانی آمد کی اطلاع کیسے دی تھی عمران نے جھوٹے غم و غش اپنے آپ کے ہاتھ پر چھایا۔

’ہیں ایک ٹھنڈے ٹریکس دیا گیا تھا۔ ہم نے ٹرانسمیٹر کال کی تھی جس کا جواب مادام روزی نے دیا تھا۔ پھر خصوصی کوڈ نمبر کا تبادلہ ہوا اور اس کے بعد وہ لاٹھی پر بیٹھ کر اگئی‘۔ مار کوئیس نے جواب دیا۔

’فائل جو تمہیں سے حاصل کرتے آئے ہو یہ تم نے اکیڑ بیس میں کس کے حوالے کرتی تھی‘۔ عمران نے پوچھا۔

’سیشل سیکرٹری کے چیف اسسٹنٹ مارشل کے‘۔ مار کوئیس نے جواب دیا۔

’جہاز سے تعلقات بہت درست سیشل سیکرٹری سے ہیں یا اس کے لیے کسی آدمی سے‘۔۔۔ عمران نے کہا۔

’بہت درست سیشل سیکرٹری سے‘۔ مار کوئیس نے جواب

تھی۔ سر کے باں جمونے یکن اور کو اٹھے ہوئے تھے۔ اس کے چہرے سے سعادتی اور جتنی خصوصی طور پر نمایاں تھی۔

”جیسے باس نے دے تو جو ان نے دے، بھاری گھر بہانہ اواز میں کہا۔“

”بھٹو کا سزا“ اوصیہ عمر باس نے قابل بد کرتے ہوئے لفظ کے لیے میں کہا تو کاسٹرمیٹی دوسری طرف رہی ہوئی اور کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گیا۔ اس کے انداز میں لائقیت کا عنصر نمایاں تھا۔ باس نے قابل بد کر کے اسے میز کی دو اڑیں دکھانے پر جس دور کو بد کر کے اس نے اپنے کوئی جیب سے ایک پتلی بین چوڑی بوتل نکالی۔ اس کا صحن کھولا اور اس میں مونو و اجائی تیل شرب کے دو گھونٹ اس نے اپنے صحن میں اٹیلے پیرہن کا صحن بد کر کے اس کے بوتل واپس جیب میں رکھی۔ کاسٹرمیٹی نے پتلی بین ہوا تصدیق کے انداز میں یہ سب کچھ دیکھا۔

پتلی بین کے بارے میں تم کیا باتیں ہو کاسٹرمیٹی۔ پتلی بینوں بعد باس نے اٹنے کی طرف جھٹکنے ہوئے کہا تو کاسٹرمیٹی نے

پتلی بین کے بارے میں کیا مطلب۔ کاسٹرمیٹی نے جواب دیا کہ حرجت میرے لیے میں کہا۔

”جو کچھ جانتے ہو وہ بھلے بتاؤ۔“ باس نے کہا۔

اسی وقت ہوس باس کہ وہاں ایک زیر زمین بیاد تری میں ایک بیاد اور اسرائیل کے سائنس دان مل کر کسی خصوصی سائنسی آلے پر

دور دور سے پر دستک کی اواز سننے ہی چھاڑی سائز کی مٹکے میچے گھومتے والی کرسی پر بیٹھے ہوئے اوصیہ عمر آدمی نے سلسلے رکھی ہوئی قابل پر سے نکلنے اٹھا میں۔ اس کی آنکھوں پر سیاہ مٹکے فریم اور مونے شیشوں والی عینک موجود تھی۔ وہ چند لمبے اس طرح فور سے نہ اواز سے کہ دیکھتا رہا جیسے دور دورے پر موجود کسی سکرین پر وہ کوئی منظر دیکھ رہا ہو۔ پھر اس نے ایک طویل سانس دیا اور منہ کے کنارے پر لگا ہوا ایک ٹیٹن دبا دیا۔ دوسرے لمبے دور دورے کے اواز کے اواز ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ نوجوان کے جسم پر تھری بیس سوٹ تھا۔ اس کا قد سب جسم بھاری اور سڈول تھا لیکن اس کے چہرے کے خدو خدائیں ایسے تھے کہ جیسے وہ ایک زمین اور ایشیائی مخلوق نفس کا ہو۔ اس کی آنکھیں چھوٹی تھیں لیکن آنکھوں میں تہہ چمک تھی۔ پشیمانی تنگ تھی میں چہرے خامے بھاری سے تھے۔ تاک کی حادث سنگلوں جیسی

گناہ جہادی یہ عادت تھے پسند ہے کہ تم صرف کام سے کام رکھتے ہو۔
 مجھے اطلاع ملی ہے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی بھی وجہ
 سے بیڑج آئی لینڈ میں دلچسپی لے رہے ہیں وہاں بیڑج آئی لینڈ میں ایسے
 حفاظتی انتظامات موجود ہیں کہ اگر یہ لوگ وہاں جائیں بھی جی تو
 انہیں کچھ حاصل نہیں ہو سکتا لیکن جس انداز کے یہ شاطر زمین اور میدان
 لوگ ہیں میں یہ دسک بھی نہیں لین چاہتا۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا
 ہے کہ انہیں وہاں جانے سے پہلے ہی ختم کر دیا جائے اور اس کے لئے
 میں نے جہاد سے گروپ کا انتخاب کیا ہے کیونکہ تم ڈائریکٹ ایکشن
 کے قائل ہو اور ان لوگوں کے خلاف صرف وہی کامیاب ہو سکتا ہے جو
 ڈائریکٹ ایکشن کرے۔" پاس نے اس بار تفصیل بتاتے ہوئے
 کہا۔

"حکم کی تعمیل ہوگی پاس" کاسز نے اپنے مخصوص انداز میں
 کہا تو پاس نے سر ہلاتے ہوئے یہی دہرائی اور اس میں سے ایک
 جب عدو نقشہ نکال کر اسے کھلا اور پھر مزید پھیلایا۔
 "اچھی طرح سری باتیں ذہن نشین کر لو۔" پاس نے کہا تو
 کاسز نقشہ پر تھک گیا۔

"یہ بکرا قیافہ میں ہے اور یہ جڑا زہر قربانہ اور یہ ہے چوچ کی طرح
 نکلی ہوئی انگریز بیڈیا کی ریاست قلد ریڈ اور یہ ہے کاڈا۔ بیڑج آئی لینڈ۔
 جہاں عمران یا اس کے ساتھی پہنچنا چاہتے ہیں۔" قہر ہے یہ لوگ وہاں
 ایلی کاہز سے نہیں بچ سکتے نہ کسی جہاز کے ذریعے لامحالہ یہ تیز رفتار

ریسرچ کر رہے ہیں اور ایسی ریسرچ کو محض دہنے کی خاطر خصوصی
 انتظامات کے گئے ہیں وہیں اسرائیل اور انگریز بیڈیا کی تربیت یافتہ
 خواتین کو خصوصی طور پر آباد کیا گیا ہے۔ وہاں مرد کا واحد ہر صورت
 میں مرنے ہے۔" دام رڈی وہاں کی چارڈ ب کاسز نے بلوی
 بلوی بات کرتے ہوئے کہا۔

پاکیشیا کبھی گئے ہو۔" پاس نے ایک اور سوٹ پر بجا۔

نہیں۔" کاسز نے ختم سا جواب دیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس اور ان کے سے کام کرنے والے علی
 عمران کے بارے میں کیا جانتے ہو۔" پاس نے کہا۔

"صرف اتنا سا ہے کہ یہ لوگ خاصے تھے اور فعال ہیں۔ اس سے
 زیادہ کچھ نہیں۔" کاسز نے جواب دیا۔

"اگر جہاد پاکیشیا سیکرٹ سروس یا اس علی عمران سے ٹکراؤ ہو
 جائے تو کیا کر دے۔" پاس نے کہا۔

"ان کے متعلق جو حکم ہو گا اس کی تعمیل کر دوں گا۔" کاسز نے
 اسی طرح سپاٹ لگے میں جواب دیا۔

تم نے پوچھا نہیں کہ میں تم سے اس قسم کا نڈو کیوں کر رہا
 ہوں۔ اس بار پاس نے قد سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں ایسی باتوں پر غور نہیں کیا کرتا۔ کوئی وجہ ہوگی۔ اگر آپ
 ضرورت سمجھیں گے تو بتاؤں گے ضرورت سمجھیں گے نہیں بتائیں

گے۔" کاسز نے اسی طرح سپاٹ لگے میں جواب دیا۔

لٹوں یا سینوں کے ذریعے وہاں پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ ان کے وہاں پہنچنے کے چار راستے ہیں۔ پہلے راستے کے ساتھ ہی پہلے فلورڈیا آئیں اور وہاں سے کانڈا جاتیں نہیں مل سکتی تھیں۔ ان کے ابتدائی حتم ترین اور فوف پروف انتہا میں وہاں سے کوئی لاٹھی یا سنیر بننے ابتدائی حتم ترین پینٹنگ کے آگے نہیں جاسکتا۔ خاص طور پر پرائیمر لاٹھی یا سنیر تو کسی طور پر نہیں جاسکتا ہے۔ یہ لوگ اس راستے سے جانے کی کوشش کریں گے تو ان کا مار پیٹک بھی ہو جائیگا۔ اور بارے بھی جائیگا۔ اس سے اس راستے کے بارے میں کوئی پرائیمر نہیں ہے۔ اور راستہ وسطی ایکریٹیا یا سیکس سے جاتا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ ابتدائی طویل راستہ ہے اور راستے میں ایکریٹیا کی ابتدائی حتم پینٹنگ ہے اس سے یہ راستہ بھی اس کے لئے بد ہے۔ حتمہ راستہ یہ ہے کہ یہ لوگ برادر ست کیو یا نہیں اور وہاں سے کانڈا جاتیں لیکن وہاں بھی ہر طرف ایکریٹیا کی بھر ہے گاؤں ہے۔ صرف یہ چار تھار راستہ ایسا ہے جہاں سے یہ لوگ کانڈا پہنچ سکتے ہیں اور یہ راستہ ہے جہاں سے سارا ہے۔ یہ جہاں ہیں الا تو فی کنڈا میں ہے اس سے جہاں کسی بھی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جہاں ہر قسم و قیامت کے افراد بھی رہتے ہیں جس میں اکثریت جرائم پیشہ افراد کی ہے جن کا تعلق سنگٹک سے ہے وہاں سے کانڈا اے۔ حتمہ قریب بھی جاتا ہے۔ پھر سارا سے کانڈا کے دو میان کوئی بھری پینٹنگ بھی نہیں ہے اور۔ اور میں میں الا تو فی ہوئی انڈ بھی ہے اور پہلی کانڈ

مردوں میں۔ اس لئے یہ لوگ پہلے سرانہ نہیں گئے پھر وہاں سے کانڈا اور میں جہاں اور جہاں سے گروپ کو سرانہ بھیجا جاتا ہوں تاکہ مجھے ہی یہ لوگ وہاں نہیں تم ان کا حتمہ کرو۔ سارا جہاں سے گیا نہیں ہے۔ تم بے شمار بار وہاں کام بھی کر چکے ہو اور وہاں کے ہر نم پینٹنگ گروپوں سے بھی جہاں واقفیت ہے اس سے تم وہاں ان لوگوں کو نہیں بھی آسانی سے کر لو گے۔ باس نے کہا۔

نہیں باس۔ کاسز نے فخر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔
لوگے۔ باس نے کہا اور سیر کی در تھیں کہ اس میں سے سرانہ رنگ کی ایک فائل نکال کر اس نے کاسز کی طرف پڑھا دی۔

اس میں حرام اور پاکیشیا سیکرٹ مردوں کے بارے میں تمام حتمہ۔ معلومات موجود ہیں۔ باس نے فائل کاسز کی طرف پڑھاتے ہوئے کہا۔

باس حتمہ سوالات ذہن میں آ رہے ہیں۔ کاسز نے کہا۔
"اس پر جو یہ ابتدائی اہم مشن ہے اور میں پارتا ہوں کہ تم اس مشن میں کامیاب ہو۔" باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔
نیزرانی لینڈ میں وہی مرد داخل نہیں ہو سکتا جو یہ لوگ نہیں حتمہ سے وہاں داخل ہوں گے۔ کاسز نے کہا۔

پاکیشیا سیکرٹ مردوں میں حتمہ توں کا شطب بھی ہو سکتا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ حرام جہاں سے بری راک جانے اور عورتوں کو وہاں بھیجا جائے۔ وہ کوئی بھی ترکیب استعمال کر سکتے ہیں۔ ہر حال یہ بات

اپنی طرف کھدائی اور جیب سے رقم نکال کر اس نے فاضل کو مل کر اس کے ایک کافٹر بستر لکھنے شروع کر دیئے۔

= دوام دوری کا فوجی نسخہ ہے۔ اس پر تم اسے کل کر سکتے ہو۔ میں اسے جہاد سے متعلق تفصیل بتا دوں گا۔ لیکن وہاں جانے سے پہلے تم نے اس فاضل کا ایک ایک عقلا ضرور پڑھنا ہے تاکہ جہیں معلوم ہو سکے کہ جہاد مقابلہ کس قسم کے لوگوں سے ہے۔" پاس نے فاضل خد کے اسے کاسٹری طرف چارہاتے ہوئے کہا۔

"میں پاس کاسٹرنے کہا وہ فاضل اٹھا کر کھڑا ہو گیا۔

"وہاں پہنچ کر تم نے مجھ سے رابطہ کرنا ہے۔ ایک اور سیکشن بھی اس سلسلے میں کام کر رہا ہے وہ پاکستانی میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی کر رہے ہیں۔ اگر عمران یا اس کے ساتھی پاکستانی سے ٹکریں گے تو وہ بدھ کا بھی رخ کریں گے اس سیکشن کو اطلاع مل جائے گی اور وہ مجھے اطلاع دے دیں گے کیونکہ حکومت نے اب اس سارے مشن کا انچارج جہاد سیکشن جیک سٹار کو بنا دیا ہے۔" پاس نے کہا۔

"نصیحت ہے پاس کاسٹرنے اسی طرح مختصر گفتگوں میں ہم اب دیا اور پھر فاضل کو جہاد کے جیب میں ڈالتا ہوا وہ حرا اور جزیہ قلم اٹھاتا وہ دائرے کی طرف حرا اور دائرہ کھول کر باہر چلا گیا تو پاس نے ایک طویل سانس لیا اور پھر سیر رکھے ہوئے فوج کا مسیور اٹھایا اور شہر داخل کرتے شروع کر دیئے۔

ملے ہے کہ چاہے عورتوں کا گروپ ہو یا مردوں کا یا مخلوط۔ عمران ہی ان کا لیڈر ہو گا۔" پاس نے جواب دیا۔

"اگر یہ لوگ کسی بھی طرح کا نڈا میں داخل ہو جاتے ہیں۔ فرض کیا کہ وہ جہاد سے سراسر پار نہیں آتے کسی اجڑے کے ذریعے براہ راست وہاں پہنچ جاتے ہیں پھر۔" کاسٹرنے کہا۔

"اس کی فکر مت کرو۔ جہاد کے گرد جالیسی عری میں تک ایسے اشتباہات ہیں کہ کوئی ٹانچ، سنیر، بندوق داخل ہی نہیں ہو سکتی اگر داخل ہو بھی جائے تو خود بخود بنیر کسی وارننگ کے جہاد ہو جانے لگی۔" پاس نے کہا۔

"جہاد کے اوپر سے گزرتے ہوئے یہ بی اسٹنس کے واسطے صحیح اثر سکتے ہیں۔" کاسٹرنے کہا۔

"نہیں جہاد کے اوپر سے کوئی فوجی یا غیر فوجی جہاد نہیں گزرا سکتا۔ اسے بنیر کسی وارننگ کے لڑا دیا جاتا ہے۔" پاس نے کہا۔

"میں یہ چاہتا ہوں کہ روزی سے میرا رابطہ ہو تاکہ اگر کوئی بھی بات ہو تو وہ مجھ سے رابطہ کر سکے یا میں اس سے۔" باقی میں منتہاں ہوں گا۔۔۔۔۔ کاسٹرنے کہا۔

"اس کا نظام ہو جائے گا میں تم پر جہاد کوئی ادنیٰ بھی اس جہاد سے پرہیز جائے گا اور نہ ہی جہاد سے کوئی عورت جہاد سے پاس آ سکے گی۔ اس بات کا خیال رکھنا۔" پاس نے کہا۔

"نصیحت ہے کاسٹرنے کہا اور پاس نے میز پر ہڈی ہونی فاضل

انہوں نے اس سے آپ کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہو گئیں انہیں۔ معلوم ہو گیا ہو گا کہ آپ بی بی اس جیڑے کے انکار ہیں جس نے اگر انہوں نے آپ پر ہاتھ ڈال دیا اور آپ کی جگہ لے لی تو پھر میں کاسٹریا مادام روڈی کیا کر سکیں گے۔ رائٹر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مجھ پر ہاتھ ڈالنے سے انہیں کیا ملے گا۔ میں تو خود وہاں نہیں جا سکتا۔ سپیشل سیکرٹری نے کہا۔
”اوپ وہاں موجود کسی بھی سٹائس دان کو ہلب بھی کر سکتے ہیں اور وہاں انجرا بھی کتے ہیں اور یہ سٹائس دان مرد ہوتے ہیں۔ رائٹر نے کہا۔

”جب تک عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ نہیں ہو جاتا میں ایسا نہیں کروں گا۔“ سپیشل سیکرٹری نے کہا۔
”میں نے صرف آپ کو ہوشیار رہنے کے لئے یہ سب کچھ کہا ہے۔“ رائٹر نے کہا۔

”نھیک ہے میں بچ گیا ہوں۔ تم فکر مت کرو۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ رائٹر نے بے سیر دکھاؤ پر انا کا کام سیر اٹھایا اور ایک بن پر مس کر دیا۔
”نیں پاس۔“ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
”اچھی صبری سپیشل سیکرٹری سے فون پر بات ہوتی ہے۔ فون میٹھن کو کہو کہ اس بات جیت کی پیپ اور فون سے مشغول ہوئے

”نیں۔“ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
”پلیک سٹار چیف ہوں رہا ہوں۔ سپیشل سیکرٹری صاحب سے بات کرو۔“ پاس نے انتہائی باوقارے سے کہا۔
”نیں سر وہاں نہیں کریں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
”بس سپیشل سیکرٹری ما، جی بول ہاؤس۔“ دوسری طرف سے بھی ایک باوقارہ آواز سنائی دی۔

”رائٹر بول رہا ہوں صاحب۔ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو روکنے کے لئے کاسٹریا اس کے گرد آپ کو جیسے سرانا بجا دیا ہے۔“
”مجھے یقین ہے کہ کاسٹریا عمران اور اس کے ساتھیوں کو نہ صرف نہیں کر لے گا بلکہ ان کا خاتمہ بھی کر دے گا۔“ رائٹر نے کہا۔
”نھیک ہے۔ کاسٹریا رعنا دی سے کام کرتا ہے وہ سبھال سے گا۔“ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”اوپ ایک بات ہے اگر عمران نے براہ راست آپ پر ہاتھ ڈال دیا تو پھر کیا ہو گا۔“ رائٹر نے کہا۔
”کیا۔ کیا مطلب میں کچھ نہیں سمجھ رہا وہ کیسے ہاتھ ڈال سکتا ہے۔“ سپیشل سیکرٹری نے تہن میں ہوتے ہوئے کہا۔

”آپ کے خود ہی سار جٹ مار کو نہیں کے متعلق بتایا ہے کہ وہ آپ کا حامی آدمی تھا اور آپ نے اسے پاکیشیا ایک ضروری فاکس حاصل کرنے کے لئے بھیجا تھا میں پھر اطلاع ملی کہ اسے ہلاک کر دیا گیا ہے اور ظاہر ہے پاکیشیا میں وہ عمران یا اس کے ساتھیوں کے ہاتھ لگا ہو گا۔“

والا ٹیپ دیکھاؤ میرے پاس بھیج دیں اچھی۔" رائگر نے کہا اور
 دسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی تو رائگر نے صبح
 کے کنارے پرنگا ہونے دیا یا اس کے ساتھ ہی کوروازہ خود بخود کھلا
 اور ایک نوجوان بندہ داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک جھوٹا سا
 مائیکرو ٹیپ دیکھاؤ اور مائیکرو ٹیپ موجود تھی جو اس نے جڑے
 مودبانہ انداز میں میز پر رکھیں اور پھر خاموشی سے واپس چلا گیا۔ جب
 دروازہ بند ہو گیا تو رائگر نے ٹیپ اٹھا کر اسے ٹیپ دیکھاؤ میں فٹ
 کیا اور اس کا بین دیا سچہ کہ ٹیپ چلنے ہی رہا تھا کہ کبھی گئی
 تھی۔ اس نے بین آن ہوتے ہی "بس" کا لفظ سنائی دیا۔ آواز نسوانی
 تھی۔ یہ سیشن سیکرٹری کی پرسنل سیکرٹری کی آواز تھی۔ اس کے بعد
 رائگر کی آواز سنائی دی۔ پھر سیشن سیکرٹری کی اور اس کے بعد ان
 دونوں کے درمیان گفتگو شروع ہو گئی۔ رائگر خاموش بیٹھا یہ ساری
 گفتگو سن رہا۔ جب آواز آئی بند ہو گئی تو اس نے ہاتھ جھکا کر ٹیپ خف
 کی اور اس کے رہاؤ کرنے والا بین آن کر دیا۔ جب ٹیپ رہاؤ ہو
 گئی تو اس نے اس کا ٹک میز پر رکھے ہاتھ فون کے ساتھ کیا اور
 دسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے شہر داخل کرنے شروع کر دیے۔
 "مارکس کا پورٹیشن" راہدہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
 سنائی دی۔

"زیر زمرہ دون سے بات کرو اس میں رائگر بول رہا ہوں۔" رائگر
 نے سروٹکے میں کہا۔

"شہر نوٹ کریں۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ
 ہی ایک فون فیم دوہرایا گیا۔
 "اور کوئی بات؟" رائگر نے پوچھا۔

"کوئی ٹیک پیٹر اور مکی داس۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور
 اس کے ساتھ ہی راہدہ ختم ہو گیا۔ رائگر نے کریڈل دیا اور اس ٹرکی
 کے بتائے ہوئے شہر داخل کرنے شروع کر دیے۔

"میں" راہدہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔
 "زیر زمرہ دون سے بات کرو؟" رائگر نے کہا۔

"کوئی؟" دوسری ف سے پوچھا گیا۔
 "ٹیک پیٹر" ... رائگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 "سینکڑ کو؟" ... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مکی داس" رائگر نے کہا۔
 دس کے کون بول رہا ہے اس بار راہدے مودبانہ ہے میں

پوچھا گیا۔
 "رائگر" رائگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہو لاؤن کریں" دوسری طرف سے کہا گیا اور رائگر سر ہلا کر
 خاموش ہو گیا۔

"ایک زیر زمرہ دون بول رہا ہوں" چند لمحوں بعد ایک چٹائی
 ہوئی کرکٹ سی آواز سنائی دی۔

"رائگر بول رہا ہوں جناب" رائگر کا پیج مودبانہ تھا۔

”میں کیا بات ہے کیوں کال کی ہے۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔
 ”یہ یزانی لینڈ پر مکمل ہونے والا پراجیکٹ خطرے میں ہے۔“
 راہگر نے سٹاٹ لگے ہیں کہ۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔“ دوسری طرف سے ہونے والے کے
 لہجے میں ہلکتے پے پناہ حیرت انگیز تھی۔
 ”میں درست کہہ رہا ہوں۔“ راہگر نے اسی طرح سٹاٹ لگے

میں کیا۔
 ”تفصیل بتاؤ۔“ ابتدائی دھماکہ حیرت ہے۔“ دوسری طرف سے کہا
 گیا۔

”مجھے جو تفصیل سپیشل سیکرٹری نے بتائی ہے۔ اس کے مطابق
 سب سے پہلے دوسری نے اپنے سیشن انچارج کو اطلاع دی کہ لینڈ پر نئی
 لینڈ کے بارے میں اس کا لکھا ہوا مسٹون پاکستان کے کسی مقامی افسار
 میں شائع ہوا ہے اور پاکستان کے علی عمران کے اس کے شوہر سے
 پرانے تعلقات تھے اس نے عمران نے یہ مضمون پڑھ کر دوسری کے
 شوہر کو فون کیا اس سے اسے دوسری کے بارے میں معلوم ہوا تو اس
 نے دوسری کو ٹوٹے کی کو شش کی لیکن ظاہر ہے دوسری اسے کیا بتا
 سکتی تھی۔ البتہ اس نے سیشن چیف کو اطلاع کر دی۔ سیشن چیف
 نے ایک اور سیشن کے ڈسٹرکٹ عمران اور اس کے ساتھیوں کی پاکستان
 میں نگرانی کا کام لگا دیا۔ اور لینڈ پر نئی لینڈ کی مادام روڈی کو ساری
 تفصیل بتادی۔ مادام روڈی بھی اس عمران کو جانتا ہے۔ اس نے یہ

تفصیل سپیشل سیکرٹری کو بتادی۔ اور سپیشل سیکرٹری صاحب نے
 ایک مقامی ٹیکسٹ مار کو تیس کے ڈسٹرکٹ پاکستان سے ایک سائنس دان
 کو انوکھ کر کے اسے لینڈ پر نئی لینڈ پہنچانے کا کام لگایا ہوا تھا۔ مار کو تیس
 کے گروپ کے افراد پاکستان میں کام کرتے تھے۔ انہوں نے اس
 سائنس دان جس کا نام منصور بتایا گیا ہے۔ خواہ کر لیا اور جسے
 کو شش کی کہ وہ دفعتاً مدنی سے جبر سے پر جانے لیکن جب وہ راضی نہ
 ہوا تو اسے جبراً لے آئے کا پروگرام بنایا گیا۔ لیکن سائنس دان نے خود
 کشی کر لی۔ اس پر وہ دونوں فرار ہو کر جہاں مار کو تیس کے پاس پہنچ
 گئے۔ مار کو تیس نے سپیشل سیکرٹری کو تفصیل بتائی تو سپیشل
 سیکرٹری نے اسے کہا کہ وہ وہاں سے فاصلہ حاصل کرے۔ چنانچہ
 مار کو تیس اس فاصلے کے حصول کے لئے خود پاکستان گیا لیکن پھر
 سپیشل سیکرٹری کو اطلاع ملی کہ مار کو تیس کو وہاں کسی بوخس میں
 غردن توڑ کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس پر سپیشل سیکرٹری غصہ اٹھ گیا۔
 اس نے مجھے کال کر کے ساری تفصیل بتائی اور عمران اور اس کے
 ساتھیوں کو لینڈ پر نئی لینڈ تک پہنچنے سے روکے کا مشن سونپ دیا۔ میں
 نے کاسٹرو گروپ کو سراہا مجھ دیا ہے۔ کیونکہ میرا خیال ہے کہ عمران
 اور اس کے ساتھی سرائے کے ذریعے ہی لینڈ پر نئی لینڈ پہنچنے کی کو شش
 کریں گے اس کے بعد میں نے سپیشل سیکرٹری سے بات کی اور اسے
 بتایا کہ اس نے مار کو تیس جیسے عام فائدے کو اس ابتدائی اہم مشن
 میں کام سونپ کر سخت غلطی کی ہے۔ پاکستان میں یقیناً مار کو تیس سے

وہ عمران نکرایا ہو گا اور اسے معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہسپتال سیکرٹری اس سارے مشن کا انچارج ہے اور اگر عمران اور اس کے ساتھیوں نے براہ راست ہسپتال سیکرٹری پر ہاتھ ڈال دیا تو پھر وہ اس کے ذریعے سائنس دانوں کے روپ میں حیرے بلکہ لیبارٹری میں داخل ہو جائیں گے اور اس کے ساتھ جی بی بیوں کا یہ اجنبی انیمبر ایڈیکٹ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فتم ہو جائے گا اور ہسپتال سیکرٹری نے میری بات کو تسلیم کیا ہے اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے کہ اب آپ فیصلہ کریں کہ کیا ہونا چاہئے۔" رائٹر نے کہا۔

"تم نے ہسپتال سیکرٹری سے کیا بات کی ہے۔" مارکس نے پوچھا۔

"اس بات حیرت کی فیصیح ہے اس سوچو وہ۔ میں اُن کے آگے دیتا ہوں۔ آپ خود سن لیں۔" رائٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹیپ ریکارڈ کا پلٹن آن کر دیا۔ ٹیپ سے نکلنے والی آواز اس کے کانوں تک بھی پہنچ رہی تھی اور دوسری طرف زبردست زور بھی تھا۔ جب بات حیرت فتم ہو گئی تو رائٹر نے ہاتھ جڑھا کر ٹیپ ریکارڈ آف کر دیا۔

"آپ نے سن لی تمام بات۔"..... رائٹر نے کہا۔

"ہاں اور جہاڑی بات درست ہے کہ ہسپتال سیکرٹری کے ذریعے یہ لوگ سب کچھ فتم کر سکتے ہیں۔ اس آڈیو نے اس اہم ترین پرائیویٹ کے سلسلے میں درجہ حماقت اور لالچ وابی کا مظاہرہ کیا ہے لیکن اب

کیا کیا جائے۔" زبردست زور سے کہتا۔

"اس ہسپتال سیکرٹری کا خاتمہ ضروری ہے۔ وہ۔ ہم سب دیکھتے رہ جائیں گے اور وہ لوگ کام کر گزریں گے۔ عمران عد درجہ ظالم اور دشمن آؤی ہے۔" رائٹر نے کہا۔

"میں ہسپتال سیکرٹری کے ہلاک ہونے سے اس کا جہد اور دفتر تو ختم نہیں ہو جائے گا۔ اس پرائیویٹ کا مکمل چارج ہسپتال سیکرٹری کو دیا گیا ہے اس لئے دوسرا ہسپتال سیکرٹری بنے گا۔ اس کے پاس بھی تو ریکارڈ دسوا دوں گا۔" زبردست زور سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بات تو ہے بہر حال میں نے آپ کو کال اس لئے کیا ہے تاکہ آپ کو اس خطرے کی پہچان ہو جس سے آگاہ کر سکوں دسے تو لیڈر آئی لیڈر ہر گاہ سے محفوظ ہے اور کاسٹرو کو سرائیائی لینڈ پر بھیج کر میں پوری طرح مطمئن ہو گیا ہوں کیس جی ایک راست ایسا تھا جس پر چل کر عمران ہمارے تمام انتظامات کو درہم برہم کر سکتا ہے۔ اس لئے میں بے مناسب سمجھا کہ آپ کو بتا دوں۔" رائٹر نے کہا۔

"تم نے اچھا کیا ہے۔ واقعی۔" اجنبی اہم طعنے ہے۔ اس کا سر سے نزدیک ایک بی مل ہے اور وہ یہ کہ ہسپتال سیکرٹری سے اس جہرے کے بارے میں تمام ریکارڈ اور اختیارات واپس۔ بے جائیں اور اس کے بعد ہسپتال سیکرٹری اور اس کے ساتھ ہی اس سے متعلق تمام افراد کا خاتمہ کر دیا جائے۔" مارکس نے کہا۔

"یہ مناسب رہے گا جناب لیکن سرکاری طور پر چارٹ تو کسی نے

جواب دیا۔

• عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ضرورت سے زیادہ اہمیت نہیں دی جا رہی سسر رائٹر۔ کیا وہ لوگ اتنی اہمیت کے قابل بھی ہیں؟ اس بار روزی کی طنزی آواز سنائی دی۔

• حکومت بیکر یا اور حکومت اسرائیل دونوں اسی ایک پوائنٹ پر متعلق ہیں کہ اصل خطرہ ہی عمران اور اس پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اس لئے اسے خفیہ رکھنے کا انتظام کیا گیا نہیں ڈورسی کے اس مضمون کی پاکیشیا کے مقامی اخبار میں اشاعت نے سارا کھیل ہنگامہ دیا ہے اور شاید اپ سیشنل سیکرٹری صاحب سے بھی اس کا چارج لے لیا جائے کیونکہ سیشنل سیکرٹری صاحب کا ایک خاص آدمی پاکیشیا میں عمران کے ہاتھ لگ چکا ہے اور عمران نے اس سے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ بہر حال میں نے اپنے گروپ کے سب سے تیز اور فعال سیشن کاسٹر گروپ کو جہاد امداد پر تعینات کر دیا ہے۔ کاسٹر چنے گروپ کے ساتھ سرائیو۔ پر رہے گا۔ اسے جہاد افون سروے دیا گیا ہے وہ جسے کال کرے گا اور تم خود اس سے گواہ ڈالنے کر رہا۔ رائٹر نے کہا۔

• لیکن کیا آپ نے کاسٹر کو اچھی طرح سمجھا دیا ہے کہ اسے اینڈ آئی لینڈ میں داخل ہونے کی کسی صورت بھی اجازت نہیں ملے گی۔ روزی نے کہا۔

• ہاں اسے بتا دیا گیا ہے۔ دراصل میرا خیال ہے کہ عمران یا اس

کسی کو نشانہ بن چکے گا۔۔۔۔۔ رائٹر نے کہا۔

• ریڈو سیکرٹری اجتائی سمجھا آدمی ہے اور اسرائیل کا خاص انجٹ ہے اسے چارج دے دیا جائے گا۔ دوسری طرف سے زرو زرو دون نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ رائٹر نے ہاتھ کریٹس پر رکھا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے ہاتھ اٹھایا اور جوی سے سبر ڈاکس کرنے شروع کر دیے۔

• میں۔۔۔ ایک نموانی آواز سنائی دی۔

• رائٹر بول رہا ہوں بلک سٹار چیف۔ ادام روزی سے بات کر رہا ہوں۔ رائٹر نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

• میں سرہونڈ آن کیجئے۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

• ایسے روزی بول رہی ہوں۔ چند لمحوں بعد روزی کی سترنم آواز سنائی دی۔

• رائٹر بول رہا ہوں ادام روزی جسے سیشنل سیکرٹری کی طرف سے اطلاع ملی تھی ہو گی کہ لینڈ آئی لینڈ کے بارے میں تمام انجسٹسوں سے اختیارات واپس لے کر صرف بلک سٹار کے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔ رائٹر نے اجتائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

• ہاں مجھے اطلاع مل گئی ہے۔ لیکن کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے۔۔۔ روزی نے حیرت پھر سے لہجے میں پوچھا۔

• وجہ وہی ہے۔ جہاد سے جوڑے پر موجود فیڈ بک کی پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر اس عمران سے اس کا تحفظ۔ رائٹر نے

کے ساتھی مرزا مرزا سے ہی جہاد سے میرے میں داخل ہونے کی
کوشش کریں گے۔ کیونکہ اس کے علاوہ دیگر تمام راستے انکار کیا گیا ہے
کے کھل کنزول میں ہیں اور انہیں اجتنابی سخت چیلنگ کے بارے
میں آگاہ کر دیا گیا ہے۔ در کاسٹرس میں کارکردگی کے لحاظ سے سب سے
مناسب آدمی ہے۔ اگر عمران در اس کے ساتھی مرزا کے ساتھ تو کاسٹرس
انہیں نہیں پس بھی کر لے گا۔ در امن کا حاتمہ بھی کر دے گا۔ راہ فکر نے کہا۔
”ٹھیک ہے ایسی صورت میں مجھے کوئی حزام نہیں ہے۔“
دوسری طرف سے روزی نے کہا اور راہ فکر نے گڈ بائی کہہ کر رسیور دیا
اور ایک شہر اطمینان میرا سانس لے کر اس نے سڑکی دراز کھولی اور
اس میں سے فاصلہ نکال کر سانس دہکی اور پھر جسے مطمئن انداز میں
اس کے مطالبے میں مصروف ہو گیا۔

www.paksociety.com

دانش منزل کے آپریشن روم میں عمران ایک ڈائری سامنے رکھے
اس کی دوٹی گردانی میں مصروف تھا جب کہ بلیک زبردگی میں گیا ہوا
تھا عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ڈائری بند کی اور پھر باؤ
بڑھا کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے فہرہ داخل کرنے شروع
اگر لپٹے۔

راقیل کارپوریشن۔ رابطہ ہوتے ہی ایک فوٹو آواز سنائی
آئی۔

”مسٹر راقیل سے بات کر انہیں میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں علی
عمران۔“ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”یہیں سر ہو لائن کریں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
”ہیلو راقیل بول رہا ہوں۔“ بعد لگوں بعد ایک مردانہ آواز
سنائی دی۔

عمران بول رہا ہوں پاکیشیہ سے بلیک انگل جہاں کہیں بھی ہو
سری اس سے بات کرو، اس میں دس منٹ بعد دوپہر، وہ فون کروں گا۔
عمران سے کہا اور اس کے ساتھ جی اس نے ریسپور رکھ دیا اسی لمحے
بلیک نر واپریشن روم میں داخل ہوا اس کے دونوں ہاتھوں میں پائے
کے گم تھے اس نے ایک گم عمران کے سینے دکھ دیا اور دو۔
اٹھائے وہ اپنی کرسی کی طرف چلا گیا۔

آپ کے خیال کے مطابق اس میڈیٹائی میڈ میں کیا ہو رہا ہو گا۔
بلیک زرو نے کرسی پر بیٹھتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
"ہو کیا ہے فیشن پرینے ہو رہی ہو گی مقابلہ جات حسن منعقد کیے
جا رہے ہوں گے بینا بارہ شاہی کے میلے لگ رہے ہوں گے۔" عمران
نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے مسکرا کر کہا تو بلیک زرو بے اختیار
ہنس پڑا۔

"ہو تو واقعی یہی چاہتے ہیں اگر واقعی ایسی ہی بات ہے تو آپ
کیوں لہتے پریشان ہیں؟" بلیک زرو نے کہا۔
"سری پریٹ فی صرف اتنی ہے کہ مقابلہ حسن کے لئے وہاں بچ گئے
مقرر کیا جائے گا۔" عمران نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا تو بلیک
زرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"تو آپ وہاں مقابلہ حسن کا بچ بننا چاہتے ہیں؟" بلیک زرو
نے کہا۔

"میں کیسے بن سکتا ہوں مجھے تو ساری خواتین ہی حسین نظر آتی

تھیں۔" عمران نے کہا۔

"تو پھر کوئی بھی بن جائے آپ کو برطانوی کس بات کی ہے۔"
بلیک زرو نے بھی مٹل لیتے ہوئے کہا۔

"میں ہی سوچ رہا ہوں کہ موقع چھاپے رقیب رو سفید کوچ بنواؤں
گا۔" عمران نے کہا۔

"رقیب رو سفید کیا مطلب؟" بلیک زرو نے چونک کر کہا۔
"ایک ہی تو چیز، اگر تو رقیب ہے سہرا۔ تم اس پر بھی حیران ہو
رہے ہو اور لوگوں کو دیکھو جن کے سینکڑوں رقیب ہوتے ہیں رو
سفید بھی اور روسیلا بھی اور رو بھرا بھی لیکن اب کیا کیا جائے اپنی اپنی
قسمت کی بات ہے اب سری قسمت میں ایک ہی لکھا گیا ہو گا۔"
عمران نے اس طرح منہ بنائے ہوئے کہا جسے اسے ایک سے زیادہ
رقیب نہ ہونے پر جی دلی تکلیف پہنچ رہی ہو۔

"آپ کا مطلب ہے کہ آپ خنزیر کو وہاں بھگونا چاہتے ہیں۔ لیکن
اس طرح تو آپ اپنے اس گھوڑے رقیب رو سفید سے بھی باقہ دعو
نہیں گے۔" بلیک زرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کس طرح؟" عمران نے چونک کر کہا۔

"اس لئے کہ خنزیر نے وہاں جس کو بھی حسینہ جریرہ قرار دینا ہے
دوسری خواتین نے اس کا لالہ برا ماننا ہے اور پھر جب حسینہ بننے
والیوں کی تعداد سینکڑوں میں ہو تو پھر پھر سے خنزیر کی واپسی مسئلہ
ہی ہو جائے گی۔" بلیک زرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

جہاد سے منہ میں محمی شکر رہی تو میں چاہتا ہوں کہ نہ رہے ہانس
نہ لگے ہانسری۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وہ میں سے ایک تو بہر حال رہے گی۔ ہانس نہیں رہے گا تو پھر
ہانسری تو ہوگی۔ بلیک زبرد نے جب دیا اور عمران اس کے اس
خوبصورت جو اب پر بے اختیار کھٹکھٹا کر ہنس چلا۔

عمران صاحب کیا واقعی آپ سنجیدگی سے تنویر کو وہاں بھیجنے کے
لئے سوچ رہے ہیں۔ بلیک زبرد نے اس پر سنجیدہ لگے میں کہا۔

”تنویر کا نام تو عورتوں جیسا ضرور ہے لیکن بہر حال وہ عورت
نہیں ہے اور وہاں مردوں کا دائرہ ممنوع ہے اور اس ایک بات نے
مجھے زیادہ مشکوک کر دیا ہے کہ وہاں کوئی عام کام نہیں ہو رہا۔
عمران نے بھی سنجیدہ لگے میں جواب دیا۔

”تو کیا آپ وہاں صرف جو نیا کو بھیجیں گے۔ اکیلی جو یا وہاں کیا
کرے گی۔“ بلیک زبرد نے کہا۔

”وہ بنگ فورس فٹمز ہو گئی۔ ورنہ اس موقع پر وہ جڑے کام آتی۔“

اب صرف صاف رہ گئی ہے اور میں سوچ رہا ہوں کہ صاف کو اس بار
جو نیا کے ساتھ بھیج کر اس کے سنے اس مشن کو سیکرٹ سروس میں
شمویت کا ٹیسٹ کس بنادوں میں مستند ہو ہی آجائے کہ وہ
عورتیں وہاں اس قدر تربیت یافتہ عورتوں کے مقابل کیا کریں
گی۔ عمران نے قدو سے پریشان سے لگے میں کہا۔

میں سمجھ گیا آپ چاہتے ہیں کہ کسی طرح اب اور سیکرٹ سروس

کے دوسرے سربراہ بھی وہاں پہنچ سکیں۔ بلیک زبرد نے کہا۔
”جلی بات تو یہ ہے کہ ابھی تک مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہاں

دراصل کیا ہو رہا ہے۔ جب تک حتی طور پر اس بات کا علم نہ ہو جائے
وہاں کے بارے میں کوئی حتی پلاننگ نہیں بنائی جا سکتی۔ عمران
نے جواب دیا۔

”سائنس دان منصوبہ کی فائل سے آپ کو کوئی آئیڈیا نہیں ملا۔
بلیک زبرد نے کہا۔

”آئیڈیا تو ہے۔ لیکن میں حتی معلومت چاہتا ہوں۔ منصوبہ
سوسیات کا سائنس دان ہے۔ مطلب ہے باہر سوسیات اس کو وہاں
لے جانے کی کوشش اور اس فائل کے حصول کی کوشش سے وہ
باتیں سامنے آتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہاں بہر حال لیبارٹری کی حد تک

مرد موجود ہیں اور وہاں جاتے رہتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ اس
لیبارٹری میں ہونے والے کام کی نوعیت کا انحصار سوسیات پر ہے۔ یا
پھر اس پرائیویٹ کا کسی نہ کسی پہلو سے سوسیات سے قریبی تعلق ہے
لیکن کوئی بات حتی معلوم نہیں ہو سکتی۔ عمران نے کہا۔

”آپ نے ویکری میا میں فائونڈیشنس کے ذریعے جو معلومت حاصل
کی ہیں ان سے کیا معلوم ہوا ہے۔“ بلیک زبرد نے پوچھا۔

”وہاں سے سرکاری طور پر تو کچھ رپورٹ ملتی ہے کہ ویکری میا اور
اسرائیل کسی جوڑے قسم کے میزائل پر کام کر رہے ہیں لیکن صرف
میزائل کے لئے اس قسم کے اشتہارات نہیں کے جاسکتے۔ میزائل تو

ایکری میا اور اسرائیل کی غصہ لیبار نیروں میں بھی بنائے جا رہے ہوں گے اور بنائے جا سکتے ہیں۔ اس کے لیے اس طرح اور دلائل جزی سے پر اس قسم کے قصوصی انتقامت نہیں کیے جاسکتے۔ وہاں یقیناً کسی ایسے پرائیکٹ پر کام ہوا ہوتا ہے جسے وہ ہر صورت میں دوسروں کی نظروں سے بچانا چاہتے ہیں اور اسی لئے انہوں نے اسے لیزر لائیٹ کا روپ دیا ہے اور شاید اسی لئے دوسری کے مسطورن ولاد سالہ بھی غائب کر دیا گیا اور ڈورسی کو بھی طرست میں لے لیا گیا۔ اب یہ متناقض ہے کہ چاروں پر آنے والی ان ترقی یافتہ ملکوں کی ردی میں وہ سالہ جہاں پہنچا اور مقامی اشیاء کے ایجنڈے کے ساتھ لگ گیا اور اس نے اسے دلچسپ سمجھتے ہوئے اشیاء میں شائن کر دیا۔ اور۔۔۔ شاید ہمیں اس کا۔۔۔ سے علم ہی نہ ہو سکتا۔ لیکن اس کے بعد چہ وہ بے خود واقعات ہوئے ہیں ان سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ معاملات یہ حد تک بڑھے ہیں۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ دیکھے ہیں کہا۔

پھر آپ نے اس مسئلے میں کوئی چلائنگ کی ہے بلکہ ضرور نے کہا۔

دیکھ کر کوشش تو کر رہا ہوں عمران نے کہا اور پھر اس نے ہست ہست گم میں جی ہوئی باقی پائے سب کرنی شروع کر دی۔ اس کی نظریں بار بار سامنے دیوار پر نصب ٹھاک پر جی ہوئی تھیں۔ جب وہی منت گزر گئے تو عمران نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور سب ڈاکس کرنے شروع کر دیئے۔

- رافیل کارپوریشن رابطہ قائم ہوتے ہی وہی نمونائی آواز

استانی دی۔
پاکیشیا سے عمران بول رہا ہوں رافیل سے بات کرو۔ عمران نے سنجیدہ دیکھے میں کہا۔

میں سر۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
میں رافیل بول رہا ہوں چند لمحوں بعد رافیل کی آواز ایک بار پھر سنائی دی۔

عمران بول رہا ہوں۔ بلکہ لنگل سے رابطہ ہو۔ عمران نے پوچھا۔

جی ہاں فون خبر نوٹ کیجئے۔ دوسری طرف سے رافیل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک فون خبر دہرا دیا۔

یہ انگلن کا ہی خبر ہے۔ آپ نے پرنس آف ڈمپ کہا ہے۔ بات ہو جائے گی۔ رافیل نے کہا اور عمران نے شکر یہ ادا کر کے گر جال دیا اور پھر رافیل کا پتہ پتہ ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

میں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت سی آواز سنائی دی۔ پرنس آف ڈمپ فرام ڈمپ۔۔۔ عمران نے کہا۔

اور عمران صاحب اپ نے بڑے طویل عرصے بعد خام کو یاد کیا ہے۔ دوسری طرف سے نروین کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

جاکا ڈانڈہ جالچ ہوتا ہے۔ جب تک یہ ڈانڈہ منہ میں رہتا ہے۔ منہاس کی لکاش میں بھاگتا رہتا ہوں۔ لیکن جب منہاس کی شدت

بڑھ جائے تو پھر وہ جگہ سے بھی زیادہ کڑوی ہو جاتی ہے اس وقت پھر بچ یاد آتا ہے کہ چلو آج ہی جی جگہ تو برساں ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور نرومین بے اختیار ہنس پڑا۔

مضبب ہے کہ اب آپ کو پھر نرومین کی ضرورت پڑ گئی ہے۔ حکم کریں۔۔۔۔۔ نرومین نے ہنستے ہوئے کہا۔

انگریز اور اسرائیل کی حکومتوں اور بائیں بازو کے ہمدردوں نے مل کر انگریز کی ریاست قرار دینے سے چار پانچ سو کو میز دور ایک دوران جبرہ جس کا نام کاڈا ہے۔ وہاں نہ صرف قبضہ کیا ہے بلکہ فنانسی طور پر اس جبرہ کو حکومت انگریز سے خرید بھی دیا ہے کیونکہ بین الاقوامی قانون کے تحت یہ جبرہ انگریز کی حدود میں ہی آتا ہے اور وہاں تربیت یافتہ خواتین کو بھیجا گیا ہے۔ اس جبرہ کا نام لینڈ آئی لینڈ رکھ گیا ہے۔ یہ دنیا کا دواہر جبرہ ہے جہاں مردوں کا دواہر منوع ہے۔ اس کی حفاظت کے لئے انتہائی جدید ترین سائنسی آلات بھی کئے گئے ہیں۔ وہاں ایک نرومین لیبارٹری بھی قائم ہے سرکاری طور پر تو یہ بتایا جاتا ہے کہ اس لیبارٹری میں کسی میڈیکل ریسرچ کی جا رہی ہے لیکن میڈیکل ہے کہ وہاں کسی ایسے سائنسی پراجیکٹ پر کام ہو رہا ہے جسے وہ خاص طور پر پاکستان کی فہم سے لومفل رکھنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلے میں اب تک جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق اس سائنسی پراجیکٹ اور اس جبرہ کے انتہاء انگریز یا کابینل سیکرٹری ہے کیا تم اس سیشن سیکرٹری یا اس کے آفس سے

اس بات کا پتہ چلا سکتے ہو کہ وہاں دراصل کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

بائل معلوم کر سکتا ہوں عمران صاحب بلکہ بڑی آسانی سے کر سکتا ہوں۔ سیشن سیکرٹری آفس میں میرے خاص آدمی موجود ہیں۔ کیونکہ میرا اپنی عقیدہ بلیک اینگل کے سلسلے میں سیشن سیکرٹری آفس سے بروقت رابطہ رہتا ہے۔ دوسری طرف سے نرومین نے جب دیتے ہوئے کہا۔

اگر وہاں سال لگ جائیں گے جنہیں نہ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے نرومین بے اختیار ہنس پڑا۔

اینگل اگر شکا پر جھپٹنے کے لئے سالوں لگائے تو پھر پکارو دوسرے ہی روز محکم سے مرمانے نہ صرف دو گھنٹے کے اندر اندر حتیٰ معلومات مل جائیں گی۔ نرومین نے ہنستے ہوئے کہا۔

ایک فون ضرورت کرو میں انتظار کروں گا۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دانش منزل کے سیشن فون کا نمبر بتا دیا۔

ٹھیک ہے عمران صاحب ہو سکتا ہے کہ میں پہلے ہی فون کروں کہ گڈ بائی۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے گڈ بائی کہہ کر دوسرے رکھ دیا۔

نرومین اس قدر غصے معلومات حاصل کر لے گا۔ بلیک نرو نے قہارے مشکوک لگے ہیں کہا۔

ہاں اس کا کام ہی ایسا ہے۔ عام معلومات تو ہمارے فارمن رجسٹر

معلوم کر لیتے ہیں ایسی معلومات ان کے بس کا روگ نہیں جب کہ
 نروین کے سے بیجا مسئلہ ہیں۔ عمران نے کہا اور ہینک
 زرو نے شہت میں سر ہل دیا۔ چروہ اس مشن کے سلسلے میں مختلف
 باتیں کرتے رہے۔ تقریباً ایک گھنٹہ بعد میجر رکنجے کو بے پیشل فوس
 کی کھنٹی بجی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر سیر اٹھایا۔

پرنس آف امپ عمران نے سیر اٹھاتے ہوئے کہا۔
 "نروین بول رہا ہوں جناب میں نے معلومات حاصل کر لی
 ہیں۔" دوسری طرف سے نروین کی آواز سنائی دی۔

واہ اس کا مطلب ہے کہ کابل ہلاک ہوئے والا معاہدہ درست
 ہے۔ عمران سے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے
 نروین افسر دیا۔

عمران صاحب میجر الٹی لینڈ میں سرکاری طور پر تو واقعی ایک
 حد تک حیدر علی پر کام ہو رہا ہے لیکن دراصل وہاں ایک خصوصی
 پراجیکٹ پر کام ہو رہا ہے جس کا کوڈ نام اسے پی سی رکھا گیا ہے۔ جو
 تفصیلات اس سلسلے میں میر ہوئی ہیں اس کے مطابق اس پراجیکٹ
 میں ایک مین مشین میجر کی باری ہے جو نصب تو اسرائیل میں ہوگی
 لیکن کسی خصوصی سٹیشن کے ذریعے دیا کے کسی بھی علاقے میں
 اس مشین کے ذریعے ہوا کا دباؤ طاقت اجہائی کر یا اجہائی زیادہ کر کے
 وہاں اجہائی خوفناک ہونی طوفان پیدا کیے جا سکیں گے جس سے وہ
 علاقہ چشم زدن میں کمزور ہو رہا ہو یا تباہ کیا جا سکتا ہے۔ اس احتیاجی

معلوم ہو ہے۔ نروین نے جواب دیا اور عمران کے ہونٹ بے
 اختیار ہنسنے لگے۔

"ٹھیک ہے احتیاجی بہت کافی ہے۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ وہاں کتنے
 سائنس دان کام کر رہے ہیں اور سائنس دانوں کے وہاں جاسے یا وہاں
 سے آنے کا کیا طریقہ کار ہے۔" عمران نے کہا۔

"اس بارے میں یہ معلوم ہو سکا ہے اور اب ہوتا ہے کیونکہ
 ہینک سیکرٹری سے تمام دیکار ڈیٹنگ کی طور پر حکومت نے واپس لے لیا
 ہے اور اب یہ دیکار حکومت اسرائیل کی تحویل میں رہے گا اور سب
 سے حریت انگریزیت یہ ہے کہ دولت ہینک سیکرٹری اور اس کا چیف
 اسسٹنٹ مارشل ایک کار کے حادثے میں ہلاک ہو چکے ہیں۔ وہ
 دونوں اب سے واپس آ رہے تھے کہ ایک ٹرک ان کی کار سے ٹکرایا
 اور پھر کچھ بھی ہوا۔ آج ہینک سیکرٹری افسر اس وجہ سے بند
 تھا۔ میر ایک آدمی دیکار ڈافس میں کام کرتا ہے۔ میں نے اس سے
 رابطہ کیا تو اس نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔ وہ اب وہاں اس بارے
 میں کسی قسم کا کوئی دیکار ڈافس نہیں ہے۔ اہمیت ایک اور بات بھی
 سلسلے آتی ہے کہ ہینک سیکرٹری نے ایک دو روز قبل اس مشن کے
 سلسلے میں تمام اختیارات ایکٹری میا کی ایک ففیس ہینک سٹار کو
 سب دے دیے تھے جس کے چیف کا نام "انگریز" ہے۔ اس سے زیادہ اس
 کے بارے میں بھی معلومات حاصل نہیں ہو سکیں۔ نروین نے
 تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”نحیک ہے اس پر کافی ہے شکر یہ۔“ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس سے رخصت ہو گیا۔

”کیسی مشین ہو گی عمران صاحب۔“ بلیک زرو نے کہا۔
 ”اجنبی خوفناک منصوبہ ہے۔ نیڈیا تو بہر حال انہیں ہے لیکن یہ نیڈیا واقعی اجنبی خطرناک ہے کہ مشین کو اسرائیل میں نصب کیا جائے گا اور وہاں سے کسی غفیہ سٹیلٹ کے ذریعے دنیا میں جوں بھی چاہیں وہ کارروائی کر سکتے ہیں اور اس آئیڈیے کے تحت تو مشین کو اس خاص علاقے میں لے جانا پڑتا جہاں کارروائی کی جانی مقصود ہوتی۔ اس میں غافلے کا سوکھ نکل سکتا ہے۔ لیکن جہاں موجود سب سے پہلے تو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ پہنچا کہ وہ تو کب اور کس وقت دنیا کے کس علاقے کا کھس طور پر جہاد پر یاد کر دیں گے اپنا کب ہوا کا بدانتہیت کم ہو گا اور اجنبی خوفناک ہوائی طوفان سب کچھ جہاد پر یاد کر کے رکھ دے گا۔ فوجیں، اسلحہ، مہارتیں، انسان، حیوان، جنگلات سب کچھ فنا فنانا ختم ہو جائے گا اور کوئی اس کے خلاف اٹھ بھی نہ پائے گا۔“ عمران نے کہا تو بلیک زرو کی آنکھیں حیرت سے پھینکی چلی گئیں۔

”اودے تو واقعی اجنبی خوفناک اور بھیانک ترین منصوبہ ہے۔“ بلیک زرو نے بے اختیار جھنجھری لیے ہوئے کہا۔

”اور اب اس بات کے سامنے آنے سے کہ یہ مشین اسرائیل میں نصب ہو گی اور سپیشل سیکرٹری سے ریکارڈ بھی لے لیا گیا ہے اور وہ

ہلاک بھی ہو چکے ہیں۔ یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ انگریزوں کی حکومت کے سرفہرہ حکام اس میں ملوث ہیں جو یہودی ہیں۔ چونکہ یہ عزت و انگریزوں کی مدد میں تھا اور وہاں انگریزوں نے رضامندی سے مل کر کام ممکن ہی نہ تھا اس لیے اسرائیل اور انگریزوں نے یہ مشین کھیلانے۔ انگریزوں کے پہلی ترین حکام کو یہی منصوبہ ہو گا کہ وہاں میزائل پر کام ہو رہا ہے لیکن دراصل وہاں ’اسے پی سی‘ پر کام ہو رہا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”لیکن اس طرح اپنا کب سپیشل سیکرٹری سے تمام ریکارڈ اس یونٹ اور پھر اس کا جاک بھی ہو جاتا۔ اس میں بھی کوئی خاص راز ہی پوشیدہ ہے۔“ بلیک زرو نے کہا۔

”بہر خیال یہ ہر کوئی کہ ہلاک ہونے کی وجہ سے یہ سب کچھ کیا گیا ہے۔ ان لوگوں نے یقیناً یہ سمجھ لیا ہو گا کہ جس جہز سے میں سپیشل سیکرٹری کے ذریعے ہم سامنے آؤں گے، وہ میں داخل ہو سکتے ہیں اس سے انہوں نے یہ سارا کھیل کھیں کہ ہمارا دست روک دیا ہے۔“ عمران نے کہا تو بلیک زرو نے جوابات میں سر ہلایا۔

”بلیک سٹار اور رائٹر کو تو تلاش کیا جاسکتا ہے۔“ بلیک زرو نے کہا۔

”اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہ لوگ صرف جہز کے باہر کے علاقے کو گور کریں گے۔ تم ایسا کر دو کہ انگریزوں کو اس کے ارد گرد کے علاقے کا تفصیلی نقشہ لے آؤ پھر اس بار۔ میں کچھ سوچتے

بلک زرد نے قد سے شرمندہ سے لچے میں کہا۔

”مکانہ ہو کر بات کیا کرو تم جس پوزیشن میں ہو اس پوزیشن پر کام کرنے والے کو ذوق میں بھی بات کرتے ہوئے ہزار بار پہلے سوچنا پڑتا ہے۔“ عمران نے اسی طرز فہم سے لچے میں کہا اور بلک زرد نے بے اختیار سر ہٹا دیا اور پھر سر کو توجہ قد کے اٹھانا لائبریری کی طرف دہرایا گیا تو زرد بعد وہ دہائیں آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک دول شدہ نقشہ تھا عمران نے اس کے ہاتھ سے نقشہ لیا اور پھر اسے کھول کر اس پر ہنک گیا۔

”یہ ہے کاغذ اجڑا ہے لیکن ڈائی لینڈ کا نام دیا گیا ہے عمران نے میز پر رکھے ہوئے قصوں میں سے سرخ رنگ کا پل پوائنٹ اٹھا کر نقشہ پر ایک جگہ دائروں لگاتے ہوئے کہا اور بلک زرد نے جو نقشہ پر ہنکا ہوا تھا اظہار میں سر ہٹا دیا۔

”اب دیکھنا ہے کہ اس سرے سے ایک محدود صورت میں پہنچنے کے لیے کون سا راستہ استعمال کیا جائے۔“ عمران نے کہا اور اس کے بعد اس نے اس سرے کے چاروں طرف خطا لگاتے شروع کر دیے۔

عمران صاحب ریاضیات ہے کہ سب سے محدود راستہ اسی پر ہے سرے سے ممکن ہو سکتا ہے۔“ بلک زرد نے ہند لچے خود کرنے کے بعد کہا۔

”وہ کیوں جب کہ سر ایڈیل ہے کہ کیوں سے زیادہ محدود طریقہ سے

ہیں۔“ عمران نے کہا تو بلک زرد کو سی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”مطلب ہے کہ آپ نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ اس پرائیویٹ کو ختم کر دیا جائے۔“ بلک زرد اے اٹھتے ہوئے کہا۔

”ظاہر ہے۔ ان بہودیوں نے اس مشین کو سب سے پہلے مسلم سماج کے خلاف ہی استعمال کرنا ہے اور خاص طور پر پاکیشیا تو ان کی نظروں میں دشمن نمبر ایک ہے اور میں یہ کہنے پر دانت کر سکتا ہوں کہ پاکیشیا کے بعد وہ کروڑ معصوم عوام کے ساتھ ساتھ کروڑوں اوروں معصوموں کو موت کے منہ میں جاتے ہوئے دیکھتا ہوں۔“ اس پرائیویٹ کو ختم ہونا پڑے گا۔ ہر صورت میں اور ہر قیمت پر۔“ عمران نے اجتنائی فیصلے لچے میں کہا۔

”ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ہم اس مشین کو حیاہ کرنے کی بجائے پاکیشیا لے آئیں۔ اس طرح طاقت کا توازن ہمارے حق میں چلا جائے گا اور ہم اس کی مدد سے ان بہودیوں کو مزہ چکھا سکیں گے۔“ بلک زرد نے کہا۔

”دشمن میں بھی مسلمان انسانیت کی سطح سے نیچے نہیں گرتا کچھ آئندہ ایسی بات میرے سامنے منہ سے نہ نکلتی جس سے مجھے یہ خیال آنے کہ تم ذہنی طور پر انسانیت کی سطح سے گر چکے ہو۔ یہ مشین انسانیت کو حیاہ کر سکتی ہے اس سے اسے ہر حال میں ہونا پڑے گا۔“ عمران نے عراتے ہوئے کہا تو بلک زرد بے اختیار ہنسی مچا گیا۔

”نالی ایم سوری۔ اس دیکھ ہی یہ بات منہ سے نکل گئی تھی۔“

اس لئے یہ مشن سابقہ تمام مشنز سے زیادہ کٹھن بھی ہو گا اور منزلہ بھی اس لئے تو میں سوچ رہا تھا کہ سائنس دانوں کے روپ میں براہ راست لیڈر ٹرپی میں پہنچا جائے۔ نین سپیشل سیکرٹری سے تمام اختیارات کر اسرائیل کے حوالے کر اپنے سے انہوں سے ہمارے راستہ ہی رک رک دیا ہے لیکن اس کے باوجود اس پر ایکٹ کو بہر حال حیاہ ہو گا ہے۔" عمران نے ہنس مچھٹے ہوئے کہا۔

"سرا ہا جرے پر بھی انہوں نے یقیناً کوئی نہ کوئی انتقام کر رکھا ہو گا کیونکہ یہ بات ان کے ذہن میں بھی آسکتی ہے کہ اس جرے سے کاٹا ایک آسانی سے پہنچا جاسکتا ہے اور جہاں تک صبری مصومات ہیں جرے سرا ہا سگڑوں کی جنت کہلاتا ہے۔" بلیک زرو نے کہا۔

"انہوں نے تو نہانے کیا کیا کر رکھا ہو گا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ہمیں یہاں جینے کر کوئی چالاک کرنے کی۔" بھانے جرے سرا ہا پہنچ کر وہاں کے حالات کو دیکھتے ہوئے آج بھجسا پہنچے۔" عمران نے کہا۔

"عمران صاحب ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ انکریمین ٹرپی خود اس کے اعلیٰ افسروں کو افواہ کے ان کے روپ میں آپ اور سیکرٹ سروس کے ممبر اس جرے سے ٹک پہنچ جائیں۔" بلیک زرو نے کہا۔

"نہیں یہ بات سمجھی نہیں رہے گی۔" انکریمین ٹرپی خود اس کے پاس چینگ کے انتہائی بدیدہ ترین آلات ہیں اور اس جرے کو جانے والے راستے پر وہ مرے ہوئے چوکے ہوں گے اس نے ہم بخش بھی سکتے ہیں۔" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بچا کر صبر

کاٹا پہنچا جاسکتا۔ عمران نے کہا۔

"مرا قیاس ہے عمران صاحب کہ کچھ بائیس کاٹا کے درمیان لاچارہ انکریمین ٹرپی خود اس چینگ کرتی ہوگی جب کہ سرا ہا سے کاٹا کے درمیان فاسرہ اس نہیں ہے کہ یہاں کوئی چینگ پوائنٹ ہو سکے۔" بلیک زرو نے کہا۔

"انکریمین ٹرپی خود اس چینگ اور جہاز انڈیا واقعی درست سے صبر سے ذہن میں یہ بات بھی ہمیں اتنی قہمی انکریمین ٹرپی اس مشن میں براہ راست ٹھٹ ہے اس سے لاچارہ اس نے ہر طرف سخت ترین چینگ کے انتقامات بھی کر رکھے ہوں گے سو بہر نصیب ہے واقعی یہی ایک جرے سرا ہا ہوتا ہے جہاں سے مختص طریقے سے آگے بڑھا جاسکتا ہے۔" عمران نے فوراً ہی ایک زروئی بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہا اور بلیک زرو کی آنکھوں میں مسرت کی ٹپک ابھرنی لگی۔

"انہوں نے اس جرے کے گرد بھی یقیناً حدیثی انتقامات کر رکھے ہوں گے اور جرے کے اندر بھی اس سے وہاں تک پہنچنے کے لئے کوئی خصوصی پلاننگ بھی کر لی ہوگی اور جرے کے اندر پہنچ کر تو اور زیادہ خطرہ چھ جائے گا۔" بلیک زرو نے کہا۔

"قادر ہے انہوں نے اس بار اس جرے کو صرف عورتوں کے لئے مخصوص کر کے بھروسہ پوری دیا ہے اور سیکرٹ انجنس کا راستہ تو پہلے ہی محدود کر دیا ہے۔" وہ گھبراہٹ سے سیکرٹ انجنس تو وہاں موجود عورتوں کی بیننگ کے بھی یقیناً فاسرہ انتقامات ہوں گے

محبوبہ کو اس مشن کے سلسلے میں کیا بتانا ہے۔ بلیک نیرو نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

لیٹیجیٹی لینڈ کے بارے میں جو تفصیلات ہمیں معلوم ہیں اس کے ساتھ ساتھ اس پراجیکٹ کے بارے میں کہ یہ کس قدر جہاد کن ہے۔ بقیہ سیشن سیکرٹری دانی اور دوسری تمام تفصیلات گون کر جاتا ہے۔

حزب بریل میں انہیں خود کوس گا۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

خواب ابھی سے وہاں جا کر بٹھیں گے۔ بلیک زرو نے حیران ہو کر کہا۔

۱۔ اے نہیں میں فلیٹ جہاں گا اور پھر وہاں سے یہاں آؤں
۲۔ عمران نے کہا اور وہی دروازے کی طرف چڑھ گیا۔ تھوڑی
۳۔ دیر بعد اس کی کار فلیٹ کی طرف چڑھی چلی گئی۔

مس جو یا کہ فون یا تھا وہ کہہ رہی تھیں کہ آپ جب بھی آئیں
میں فون کر لیں۔ فلیٹ چمکتے ہی سیمان نے جو یا کیا کہ پیغام دیتے
دے کہ لاؤ، مگر اس نے اثبات میں سر ملادیا اور سنگت و سو کی طرف
اٹھ گیا۔ اس نے سپرد اٹھایا اور جو یا کے غمزدگی کو دلائل کرنے شروع کر
چکے تین دوسری طرف سے ایجنٹوں نے اپنے پر اس نے فون کا ایک
موسیئر پر پریس کیا اور سپرد رکھ دیا۔ فون میں یہاں سسٹم موجود تھا
جو بھیجی جو یا کے سب سے ایجنٹوں ختم ہوئی۔ فون میں مخصوص
فنی نفاذ تھی اور اس کے ساتھ ہی خود بخود جو یا کا سر بھی داخل ہو جاتا

پر ۲۴ گھنٹوں کا سیر رکھا گیا اور ضرورتاً مل کر نئے شروع کر دیئے۔

”جو بیابانوں پہلے جوں جتنے لمبوں بعد جو یوں آواز سنائی دی۔
”ایکسو...“ عمر ان کے مخصوص لہجے میں کہا۔

میں / جو نیا کالج مندرجہ ذیل ہو گیا۔

قلم سحر کو ایک گھنٹے بعد دانش منظر کے میٹنگ ہال میں پہنچنے کا کہہ دو تاکہ ایک انتہائی اہم مشن کے سلسلے میں انہیں ہدایت کیا جائے۔ اس مشن میں صلاحی بلور کی سیکرٹ سروس شامل ہوگی اسے تم اپنے ساتھ لے کر میٹنگ دوم میں پہنچو گی۔ عمران نے خصوصاً اس لیے کہا۔

یہی سر۔ یہ مشن کیا ملک سے باہر ہے یا ملک کے اندر۔ جو یا
نے ہو چکا۔

”حک سے باہر اچھر بھیا کے قریب ایک جرد ہے وہاں مکمل ہوتا ہے۔“

عمران نے سر اٹھایا میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

سورگ کے دروازے

”جو یاد اور صاف یہاں سے نیر کے ساتھ جانیں گی۔ میری مراد یہ ہے کہ
 رہاں جیسے حالات بھی، جو اُسے دیکھنے ہی پلانگ کر لی جائے گی۔ تم
 نے صاف کو مخصوص طور پر اس بات سے آگاہ کر دیا ہے کہ یہ اس کا
 میٹ کیس ہوگا۔ اگر اس کی کارکردگی قابلِ اطمینان رہی تو اسے
 تھوہ سیکٹ سروس میں مستقل طور پر شامل کر لیا جائے گا اور
 عمران نے دوسرے کے لیے ایک رپورٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔“

کس چیف کی بات کر رہی ہیں اب۔ عمران نے اسی لیے
میں کہا لیکن دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا تھا اور عمران نے
مسکراتے ہوئے کرڈال دیا اور جو یا کے شہر ایک بار پھر ڈاکٹر کرنے
شروع کر دیتے ہیں دوسری طرف سے ایک بار پھر کینج ٹون سننے کے
بعد اس نے وہی پہلے وٹا میں دو بارہ پریس کیا اور رسیور رکھ دیا۔ جو یا
ٹھایا دوسرے سب کو حلقہ دینے کے لئے فون کر رہی تھی اس لئے
کینج ٹون سنائی دے رہی تھی لیکن چند لمحوں بعد دوبارہ وہی مخصوص
فوننگی آئی اور عمران نے ہاتھ چھڑا کر رسیور اٹھایا۔
"جو یا بول رہی ہوں۔" جو یا کی آواز سنائی دی۔

حقیر فقیر پر تقصیر۔ بندہ نادان علی عمران۔ عمران نے بڑے
اعظمیٰ سے لگے میں کہنا شروع ہی کیا تھا کہ دوسری طرف سے رسیور
آکر رکھ دیا گیا اور عمران کی گردان رک گئی۔
"اب خود کرے گی فون۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور
رسیور رکھ دیا۔

سلیمان۔ عمران نے رسیور رکھ کر اونچی آواز میں سلیمان کو
آواز دیتے ہوئے کہا اس کے لگے میں سنجیدگی تھی۔
"جی صاحب۔" دوسرے لگے سلیمان نے دروازے پر تھوڑا
چوٹے ہوئے مودبانہ لہجے میں کہا کہ عمران کے لگے سے ہی اس کے سوا
کو کچھ جانتا تھا۔

تم نے ایک بار یہ کہا تھا کہ کوئی ایسا علاقہ اس دنیا میں ہونا

میں طرح بار بار اٹل کرنے اور کینج ٹون سننے کی ذمت سے فون
کرے والا نکالتا تھا وہی ہوا چند لمحوں بعد ہی مخصوص فوننگی آئی، غصی
اور عمران نے ہاتھ چھڑا کر رسیور اٹھایا۔

"جو یا بول رہی ہوں۔" دوسری طرف سے جو یا کی آواز سنائی
دی۔

"فرماتے کیسے فون کیا تھا۔" عمران نے جہانمی سمجھو ہنس
قدوے سرد لگے میں کہا۔

"کون عمران بول رہے ہو۔" دوسری طرف سے جو یا نے
چونک کر پوچھا۔

"علی عمران نہیں۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی، آگن،
کو کس جو یا تانہ فز وائر۔" عمران نے اسی طرح سرد لگے میں کہا۔

"کیا بات ہے۔" سر میں کیوں چہا رہے ہو۔ کیا اپنی اماں بی سے
جو یاں لکھا کر رہے ہو یا سمیٹنے نے تنخواہوں کی وصولی کا کوئی غلٹ
فونس دے دیا ہے۔" دوسری طرف سے غصہ توقع جو یا نے ہنستے
ہوئے کہا۔

اب کو میرے ذاتی معاملات میں دخل دینے کا حق کس نے دیا ہے
اب فرمائیں کس سے فون کیا تھا۔" عمران نے اسی طرح سرد لگے
میں کہا۔

"ایک گھنٹے بعد وٹا منزل پہنچ جانا۔ چیف نے وہاں پہنچائی
میٹنگ کال کی ہے۔" جو یا نے اس بار سخت لگے میں کہا۔

چاہتے جہاں صرف اور صرف عورتیں ہی ہوں اور جہیں وہاں کی سب سے
موقع مل جائے یا ہے یہ بات۔ عمران نے سی طرح سنجیدہ سنجیدہ
میں کہا۔

”بچا ہوا یاد ہے۔۔۔۔۔ سلیمان نے جواب دیا۔

”ایسا ایک علاقہ ٹریس ہو چکا ہے اس کا نام لیڈز آئی لینڈ ہے۔
ایکریا سے قریب ایک اجنبی سرسبز شاداب جزیرہ ہے۔ میں پاکیشیا
سکیٹ سروس کی ٹیم نے کہاں جا رہا ہوں۔ اگر تم نے جانا ہو تو مجھے
بتا دو اس بار میں جہیں بھی ساتھ لے جا سکتا ہوں۔“ عمران نے
سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”آپ کی اس پیش کش کا شکریہ۔ لیکن میں آپ کے ساتھ کہاں
نہیں جانا چاہتا۔“ سلیمان نے بھی اسی طرح سنجیدہ لہجے میں جواب
دیتے ہوئے کہا۔

”کیوں وجہ۔“ عمران نے حیران ہو کر کہا۔

”وجہ تو میں نے بتا دی ہے۔“ سلیمان نے جواب دیا۔

”کون سی میں جہاں کی بات نہیں کچھ۔“ عمران نے حقیقی
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”وجہ آپ خود ہیں۔ آپ کے ساتھ اس جزیرے میں جانے کا مطلب
ہے کہ وہاں موجود عورتوں کو نظر میں لے کر دیکھنے تک کی بھی اجازت
نہیں ہوگی۔ ایسی صورت میں وہاں جا کر میں کیا کروں گا۔“ سلیمان
نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور عمران نے چاہتے ہوئے بھی سلیمان

”کی بات میں کر سب اختیار نہیں چاہا۔“

”یہ تو اخلاق فریضہ ہے کہ ناختم عورتوں کے سامنے نظروں نیچی
رکھی جائیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ درست کہہ رہے ہیں۔ اس اخلاق فریضہ پر پابندی کے بعد
وہاں جا کر میں کیا کروں گا۔ زمین پر اگی ہوئی گھاس پر تحقیق کروں گا یا
زمین پر پڑے ہوئے پتھروں کی تاریخ پڑھ کر تاریخوں کا اور مجھے ان
دونوں میں سے کسی ایک کا بھی شوق نہیں ہے۔“ سلیمان بھی
آہستہ آہستہ ہلکی سے اترتا جا رہا تھا۔

”ور اگر جہیں اس اخلاق فریضہ سے مستثنیٰ کر دیا جائے تو۔۔
“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ کو یہ حق کس نے دیا ہے کہ آپ کسی اخلاق فریضہ سے کسی
کو مستثنیٰ کریں اور چونکہ آپ کو یہ حق ہی حاصل نہیں ہے اس لئے
آپ ایسا کر بھی نہیں سکتے۔“ سلیمان نے جواب دیا اور عمران کا
ہاتھ بے اختیار سر پر رکھ گیا کہ سلیمان کی بات واقعی درست تھی۔
ظاہر ہے اخلاق فریضہ تو بر حال فریضہ ہی ہوتا ہے اس سے کسی کو
مستثنیٰ نہیں کیا جاسکتا۔

”اے کے تم جانتے ہو۔ میں نے سوچا تھا کہ جہیں وہاں کی سب سے
اقلان دیکھ کر کیا کیا جائے یہ جہاں کی قسمت میں ہی نہیں ہے۔“
عمران نے کہا۔

”آپ وہاں جا رہے ہیں۔۔۔۔۔ سلیمان نے کہا۔

آپ کا سارا کاروبار محض کی بیاد پر چلتا ہے یا مارشل آرٹ کی بیاد پر۔ جہاں تک محفل کا تعلق ہے۔ عورت کے سامنے مرد کی محفل کام نہیں کرتی اور تہاں اپنی ساری عورتیں ہوں وہاں ظاہر ہے نتیجہ کیا نکلا ہے اور جہاں تک مارشل آرٹ کے استعمال کا تعلق ہے تو عورتوں پر تو ٹھکانا مارشل آرٹ میں جائز ہی نہیں ہے۔ اس لئے آپ وہاں جا کر سوائے نامی کے اور کچھ حاصل نہ کر سکیں گے۔ سلیمان نے باقاعدہ دلائل دیتے ہوئے کہا۔

”وہ اسے کہتے ہیں عقلمندی۔ اگر تم کسی دشمن ملک کی سیکرٹ سروس کے چیف بن جاؤ تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کو سوائے قوانین کرنے کے اور کوئی کام نہ رہے گا۔ کیونکہ تم نے عورتوں کو مقابلے پر بھیج دیتے ہو اور مسلہ ختم۔“ عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور سلیمان بھی مسکراتا ہوا دایس چلا گیا۔ عمران نے نگہری دیکھی اور ریسور کی طرف ہاتھ بڑھا دی تھا کہ گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ریسور اٹھایا۔

”اما سلیمان پاشا کی عقلمندی کا شمار علی عمران بول رہا ہوں۔“ عمران نے ریسور اٹھاتے ہی کہا۔

”یہ بتاؤ کہ پہلے تم نے فون کرتے وقت سردار صحت پوچھ کیوں اپنا یا تھا۔ جہاں دیکھا میاں ہے کہ میں جہادی حاذم ہوں۔“ جولیا نے ہکا دکھانے والے لہجے میں کہا۔

”حاذموں سے صحت پوچھنا دیکھنے والے کو آج کل سیر کوٹ کے چکر لگانے چلتے ہیں اس سے حاذموں سے تو انتہائی خرم پوچھ ہی کام

”ہاں بتایا تو ہے کہ پوری سیکرٹ سروس سمیت جا رہا ہوں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”تو میں آپ کی عدم موجودگی میں چاہے صاحب کو کبہ دوں کہ صر ہو یا کے علاوہ باقی سیکرٹ سروس کے لئے سی بھرتی کا اشتہار اخبار میں دے دیتا۔“ سلیمان نے اس بار قہقہے مسکراتے ہوئے کہا۔

”او کیوں“ عمران نے واقعی نہ سمجھنے والی کیفیت میں کہا۔

”سردری تو ہمیں کہ آپ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے صاحبزادے میری طرح اخلاقی فریضوں کے پابند ہوں اور اس کے بعد واپسی کا ہر ہے ناممکن ہو جائے گی اس لئے نئی سیکرٹ سروس بھرتی کوئی چارے گی۔“ سلیمان نے جواب دیا اور عمران نے اختیار ہنس چڑا۔

”بات تو جہادی ٹھیک ہے۔ اس صورت میں پہلے کا کوئی طریقہ ہے۔“ عمران نے پوری طرح غصہ پیٹے ہوئے کہا۔

”جی ہاں ایک طریقہ ہے کہ آپ اور سارے سیکرٹ سروس کے صاحبزادے چلے شادی کر لیں اور پیر بیگمیت سمیت وہاں جائیں۔“ سلیمان نے جواب دیا اور عمران اس بار ہنسنے لگا کہ ہنس چڑا۔

”پیر وہاں جا کر کیا کریں گے۔“ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

”وہی اخلاقی فریضے کی پابندی اور کچھ کرنے کے آپ قابل ہی ہوں گے۔“ ویسے میرا مشورہ یہی ہے کہ آپ وہاں جائیں ہی نہیں۔“ سلیمان نے کہا۔

”وہ کیوں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

دیتا ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تو پھر تم نے کیا کچھ کر اس لیے میں مات کی تھی جو لیانے
اسی طرح طے لگے ہیں کہا۔

خاطر بہت دبا سے ہی، صبا جو منتہی کیا یا سنتا ہے تاکہ طاقت کی
خودی بلند رہے۔ عمران نے جواب دیا۔

میں جہادی ہاں سمجھتا ہوں گئی اس بار جو یہ کے مجھ میں
شوقی تھی۔

جلے اگر گھر کے قتل سے پاس خط سے تو پاس کہہ دیتا ہوں۔
یہیں یہ جہادی وجہ سے کہ وہاں سے دور نہ میرے سے تو تم جانی نہیں
بلکہ تو تازہ ہو عمران نے جواب دیا اور دیا ہے اختیار کھلا
کر ہنس پڑی۔

اس تحریف کا شہرہ اور یہ اس لو کہ مجھے جہاد میں جبر و جبر لگتا ہے
آئندہ اگر مجھ سے دشمنی لگے میں بات کی تو کوئی پہلے ماروں گی بات بعد
میں کر دوں گی جو لیانے دے لانا لگے لگے ہیں کہا۔

گوں مارنے کے بعد بات کرنے کے لیے سیمیں بچ جائے گا اور
سلیبن اب مستحق ہو گیا ہے کہ میں اس کے سامنے لاؤں اب ہو جاتا
ہوں۔ اس کی عقل حرمہ با دام کھا کھا کر حیر ہوئی جا رہی ہے اس سے
مہتر ہے کہ تم مجھ سے ہی بات کرتی رہو۔ عمران نے مسکراتے
ہوئے جواب دیا۔

یہاں میسنگ میں جا رہی ہوں۔ فوراً لانا اور سزا ایک بات پیش

جیتا دوں کہ صاف پہلی بار ہمارے ساتھ بلور، کس جا رہی ہے اور میں
چاہتی ہوں کہ تم اور وہ صحیح سلامت واپس آؤ۔ دوسری طرف سے
جو لیانے تیار تھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران کا جواب
سے بنیہ، سید کہہ دیا تو عمران نے اختیار مسکرا دیا۔ وہ کچھ گھٹیا تھا کہ
جو یا پیش نہ کی کے طور پر ایسا کہہ رہی ہے۔ اس نے، سید، کھا اور
پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ تو وہی در بعد اس کی کار وانش سزا کی
طرف جی چلی جا رہی تھی۔ اس کے ہوں پر شرارت بھری مسکراہٹ
تجربہ رہی تھی۔

مجھے میں کہا۔

کیوں کیا سرائیا میں جہیں کوئی مڑی نظر نہیں آئی۔ وہاں تو ایک سے ایک حکم سن مہم ہے۔ اس بار روزی نے کھٹکھٹا کر ہنستے ہوئے کہا۔

پھر وہی باتیں سب جہیں معلوم ہے کہ میں کیے پسند کرتا ہوں تو پھر ایسی فضول باتیں کیوں کرتی ہو۔ کاسٹرنے فصیحے لگے میں کہا۔ یہ تم پر مجھ سے ملنے کا دورہ سرائیا کا کر کیوں پڑ گیا ہے۔ اس سے جتن ایک پیرا میں تو جہیں میرا کبھی خیال بھی نہ آیا ہو گا۔ روزی نے ہنستے ہوئے کہا۔

اس وقت مجھے معلوم ہی نہیں تھا کہ تم کہاں ہو اور اب جبکہ معلوم ہو گیا ہے اور اب فاصلہ بھی زیادہ نہیں ہے تو پھر تم جانتی ہو کہ مجھ پر کیا غرور رہی ہو گی۔ کاسٹرنے مسکراتے ہوئے کہا۔

لیکن جہیں تو جہاں سے پاس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی سرکوبی کیے سے بھیجا ہے۔ تم اس کی بجائے دوسرے مسئلے میں پڑنا چاہتے ہو۔ روزی نے ہنستے ہوئے کہا۔

ان کی فکر نہ کرو اول تو ان کے جہاں آنے سے قبل ہی مجھے ان کی آمد کی اطلاع مل جائے گی اور پھر وہاں دوسرا سنس نہ لے سکیں گے اور اگر نہ بھی ہوتی تو وہاں میرے غروپ نے تمام اطلاعات مکمل کر لئے ہیں۔ ہر اجنبی کو بھانڈا دیکھ کیا جا رہا ہے وہاں آنے کے بعد میری نظروں سے نہیں بچ سکتا اور جیسے ہی وہ نظروں میں آیا دوسرا لٹھ

www.paksociety.com

کاسٹرنے میپر دیکھے ہوئے فون کا دسیہ اٹھایا اور سب داغی کرنے شروع کر دیئے۔

پس رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنانی دئی۔

کاسٹرنے لڑ رہا ہوں با دام روزی سے بات کر لاؤ۔ کاسٹرنے سخت اور سرد لگے میں کہا۔

نہیں سزا دوسری طرف سے کہا گیا۔

ایسا روزی بول رہی ہوں۔ کیا بات ہے کیوں فون کیا ہے۔ چند لمحوں بعد ایک نسوانی سترنم اور گریمش سی او آؤستانی آئی۔

تم نے بتایا ہیں کہ تم جہاں آ رہی ہو یا میں وہاں آؤں۔ میں انتظار کرتے کرتے سوکھ گیا ہوں۔ کاسٹرنے اجنبی بے لگفتانہ

کہا۔
 "خیر نہیں دو گھنٹے بعد تم سے ملاقات ہوگی۔ مجھے سراسر امانے سے
 چلے جاؤں کچھ خصوصی شکایات کرنے ہوں گے۔ تم کون سے ہونگے
 نہیں خبر ہے ہوتے ہو۔" روزی نے کہا۔

راکشی میں کہہ نہ ایلو دوسری منزل کا سڑ نے اب دیا۔
 اوکے بس تم کہہ میں رہنا میں کسی بھی وقت پہنچ جاؤں
 گی روزی سے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ قلم ہو گیا اور کاسز
 نے سسکا کر دیا۔ "سیور رکابی تھا کہ فون کی صفائی بجانی تھی اس
 نے جھٹکے سے ایک پارچہ سیور اٹھا لیا۔
 "جی۔" کاسز کا جواب دے کر شک تھا۔

دھڑک رہا ہوں۔ دوسری طرف سے اواز سنائی دی۔
 اوکے بس میں کاسز بول رہا ہوں۔ کاسز نے سوچا کہ
 میں کہا۔

"یار ہو جا کاسز۔ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ عمران اپنے
 ساتھیوں سمیت پاکستان سے وینا چلائے ہیں۔ رات سو گیت اور اس
 کے وینا چلائے جانے سے ہی ظاہر ہے کہ وہاں سے سراسر ہی نہیں گئے گا۔
 میں نے وینا چلائے میں اپنی خاص باتوں کو ہشیار کر دیا ہے۔ وہ وہاں
 اس کی نگرانی کریں گے اور پھر وہ جس طرف بھی گیا وہ مجھے اطلاع دے
 دیں گے۔" دیکھئے کچھ سو فیصد یقین ہے کہ وہ سراسر ہی نہیں گئے گا۔
 راگھر
 نے کہا۔

اسے نصیب ہی نہ ہوگا بین اب وہ کہہ آتا ہے۔ آتا بھی ہے یا نہیں۔
 اس بار سے میں مجھے معلوم نہیں اور میں ظاہر ہے اساعصر سے بیکار ہیں کر
 کھیاں ماننے سے تو ہا تمہیں آجائز تو بھرور تفریح رہے گی یا پھر مجھے
 اپنے پاس آنے دو۔ جب میری جہاں ضرورت ہوگی میں واپس آجاؤں
 گا کاسز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

جہاں تو تم کسی صورت بھی نہیں آسکتے یہ تو ہے یہ نہیں میں
 بھی۔ یادہ حرج ہے سے غیر حاضر نہیں رہ سکتی اور جہاں حادث
 میں جاتی ہوں کہ تم نے جب تک سراسر میں رہنا ہے مجھے واپس نہیں
 جاسکے ورنہ اس سے سواری۔ روزی نے کہا۔

میں سماجی اہم نہیں ہوں جتنا تم کہہ رہی ہو۔ مجھے معلوم ہے
 کہ حالات کیا ہیں اس لئے میں وعدہ کرتا ہوں کہ تم جس وقت چاہو
 واپس جا سکو گی میں جسیں قطعاً نہ روکوں گا۔ کاسز نے جواب
 دیتے ہوئے کہا۔

جہاں سے وعدہ نہ کیا تھا۔ روزی نے بڑے خشیت سے
 میں کہا۔

مجھ پر اعتبار کرو روزی۔ کاسز نے کہا۔
 اوکے آجائی ہوں۔ اب جہاں سے مجھے آدمی کی دعوت بھی تو
 نہیں کی جا سکتی۔ اس بار روزی نے ہنسنے ہوئے کہا تو کاسز
 ہرے برنگت ہے پتاہ سرمت کے ختمات اب آئے۔
 شکر ہے اس فوراً آجائز۔ کاسز نے بڑے بے چین سے مجھ میں

کب روانگی ہوئی ہے س کی پاکیشیا سے کاسز نے خشک
لچے میں پوچھا۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی لائٹ پاکیشیا سے روانہ ہوئی ہے۔ رانگر
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

تو پھر اگر وہ دینا چاہتی ہے دوسری پرواز سے سرائیا تا تب بھی
کل شام تک ہی ٹھکانے گا س سے پہلے تو کسی صورت بھی نہیں پہنچ
سکتا۔ کاسز نے کہا۔

پاس میں تم نے پوری محنت بوشیار درست رانگر نے کہا
کیا وہ اصل شکل میں آجائے گا سز نے پوچھا۔

وہاں سے روانگی کے وقت تو وہ اصل شکل میں تھا۔ اس کے
ساتھ دو عورتیں اور اضافہ ہوئیں۔ ایک عورت سس چاؤ ہے جب کہ
دوسری ایشیائی ہے مردوں میں سے ایک بیکریائی سیاہ فام ہے جب
کہ باقی افراد ایشیائی ہیں ایک ہوشیار ہے کہ دینا چاہتی ہے کہ وہ میک اپ
کرے یہ پھر اس شکل میں ہی سرائیا پہنچے گا کہ نہیں جاسکتا۔ رانگر
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

آپ کے بھگت تو بہت مال نگرانی کر رہے ہیں۔ وہ جس
میک اپ میں بھی دینا چاہے اس کے لئے وہ وہاں کو بنا دیں
گے آپ تجھے بتا دیں۔ اس کے بعد جیسے ہی وہ گھر سرائیا پہنچیں گے
نہیں ایہ پروٹ پری کوہوں سے لایا جائے گا کاسز نے تیر
لچے میں کہا۔

ٹھیک ہے میں بتا دوں گا۔ رانگر نے جواب دیا۔

آپ سیشن ٹرانسمیٹر پر کال کریں گے کیونکہ اب جب تک یہ
محسن ممکن نہیں ہو جاتا میں انتقامات کے سلسلے میں مسلسل حرکت
میں رہوں گا۔ کاسز نے پیش بندی کرتے ہوئے کہا کیونکہ اسے
معلوم تھا کہ روزی شام کو وہی ہے اور روزی کے ساتھ اسے ٹائٹ
کلب بھی اخذ کرنے چاہیں گے اس لئے اس نے سیشن ٹرانسمیٹر کی
بات کی تھی۔

ٹھیک ہے۔ رانگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ قطع ہو
گیا اور کاسز نے ایک خویل سانس لیتے ہوئے ریسورہ کھ دیا۔

شکرت کل شام پہنچے گا یہ عمران۔ اگر آج پہنچ جاتا تو خواہ کلام
بدترکی ہوتی۔ کاسز نے مت جانتے ہوئے کہا اور پھر کرسی سے اٹھ
کر وہ یہ اتنی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ ہوش سے باہر بلک فون
پر تھا ہے اپنے خبر نوہمیز کو فون کرنے جا رہا تھا اس کی عادت تھی کہ
محسن کے سلسلے میں وہ ہمیشہ فون بلک فون ہاتھ سے ہی کیا کرتا تھا۔

ہوئے تھے یا پھر سائل و فیہ پڑھنے میں مصروف تھے۔

• عمران صاحب تو اس طرح غراٹے لے رہے ہیں جیسے صدیوں
لے جاگئے رہے ہوں۔ اپنا تک صدر نے جو ناسے مخاطب ہو کر
کہا۔

• میں تو خود حیرن ہوں کہ ماسٹر کو اتنی جلدی اتنی بگڑی تیند کیسے
جاتی ہے۔ سنا نہیں سنا کرتے ہی۔ انہوں نے غراٹے لینے شروع کر دیئے
ہیں۔ انہوں نے گردن موڑ کر عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صدر اور
کیپٹن شکیل سے کہا، دو دو نوں جو اتنی بات سن کر بے اختیار اس
چلے۔

• تو جہاں اقبال ہے کہ عمران صاحب واقعی سا رہے ہیں۔ کیپٹن
شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

• ظاہر ہے بغیر تیند کے کوئی غراٹے کیسے لے سکتا ہے اور وہ بھی
اس طرح سسلس۔ جو اتنا لے حیرت میرے بچے میں کہا۔

• اور کوئی لے سکتا ہو یا نہ۔ لیکن عمران صاحب کے گلے میں شاید
کوئی خود کار مشین نصب ہے کہ اوپر اس کا مشن رہا ہے ہیں اور
ظروں کا تیب ہل شروع ہو جاتا ہے اور یہ تیب شاید سالوں بھی اسی
طرح چلتا رہ سکتا ہے۔ صدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

• لیکن اس کا ماسٹر کو فائدہ کیا ہوتا ہے۔ جو اتنا لے حیرت
میرے گلے میں کہا۔

• وہ یکسوئی سے پلاننگ کر لیتے ہیں۔ اب بھی مجھے یقین ہے کہ

جیسٹ ہاؤس کی رام دو ٹھسٹوں پر عمران سمیت چوٹی سکرٹ
سروس موجود تھی۔ سوائے اس بار جو یا کے ساتھ ساتھ بھی تھی اس لئے
جو یا صاحب عادت عمران کے ساتھ بیٹھنے کی۔ یہاں سے صدر کے ساتھ والی
سیٹ پر پہنچی ہوئی تھی جب کہ عمران کے ساتھ جو یا بیٹھا ہوا تھا۔
تو نگہ دینا پلاننگ جہاز نے انتہائی طویل پرواز کرنی تھی اس لئے عمران
نے جہاز کے فضا میں اٹھتے ہی حسب عادت ٹھسٹ سے سرنگا یا اور
آنکھیں بند کر کے غراٹے لینے شروع کر دیئے۔ جو اتنا ایک رسالہ کھولے
اس کے سرری مطالعے میں مصروف تھا۔ عمران اور جو ناکی عقبی
ٹھسٹوں پر صدر اور کیپٹن شکیل بیٹھے ہوئے تھے جب کہ ان کے
پچھے تنویر اور چوہان اور اس طرح ترتیب سے اس کے بعد خادر اور
صدیقی بیٹھے تھے سب سے آخر میں نعمانی تھا۔ جب کہ جو یا اور صدیق
دوسری دو میں تھیں۔ جہاز کے باقی مسافر بھی یا تو آنکھیں بند کے

غرفوں کی مشینیں نہ کر کے وہ کسی گہری پلاٹنگ میں معروف ہوں گے۔" صندوق نے جواب دیا۔

"ظاہر ہے آپ چائنگ تو کرنی ہی پڑے گی۔ کیونکہ مس صاحبہ ساتھ ہیں۔" کمپینٹن عکس نے کہا۔

"تو پتہ قیامت واقعی نزدیک آگئی ہے کسی قدر خطر ہاں ہو گئے ہیں یا لوگ کہ دماغ کے اندر عیالوت تک کو باہر پھینک کر بیٹے ہیں۔" چائنگ حمران کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے ایک بار پھر خزانے شروع ہو گئے اور صندوق اور کمپینٹن عکس دونوں بے اختیار ہنس پڑے لیکن چون اس طرح حیرت سے حمران کو دیکھے گا جیسے اسے جیتیں نہ رہا ہو کہ یہ آواز حمران کی ہی تھی۔

"ماسٹر آپ واقعی جاگ رہے ہیں۔" آخر کار حمران سے مدد گایا تو وہ بول پڑا۔

"جاگتا تو پڑتا ہے ورنہ زمانہ قیامت کی چال چل جاتا ہے۔" حمران نے ایک لمحے کے خزانے بند کر کے جواب دیا اور خزانے پھر شروع ہو گئے۔

"لیکن اگر آپ واقعی جاگ رہے ہیں تو مجھ پر خزانے کیوں لے رہے ہیں اس سے کیا فائدہ؟" جو اتنا واقعی حیران ہو رہا تھا وہ اس کے سامنے حمران کی یہ حیرت انگیز صلاحیت پہلی بار اتنی قہر سے جھانک رہا تو اسی اس تو اسے خزانے لے رہا ہو۔

"تاکہ مجھے گراہیوں کو زندہ نہ لگ جائے۔" حمران نے

آنکھیں کھولتے ہوئے جواب دیا تو جو اسے اختیار ہنس پڑا اور حمران سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید بات ہوتی ایک ایڑ ہوئیں حمران کے قریب آکر دی۔

"آپ کا نام علی حمران ہے۔" ایڑ ہوئیں نے حمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"الادین نے ہمیں تو یہی نام رکھا تھا۔ اب بدل دیا تو میں کہ نہیں سکتا۔" حمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کا فون ہے۔" ایڑ ہوئیں نے مسکرتے ہوئے جواب دیا اور آگے بڑھ گئی۔ فون کا سن کر حمران کے چہرے پر ہلکت سیجیگی کے تاثرات ابھرنے لگے۔ وہ سیٹ سے اٹھا اور تیز قدم اٹھاتا ہوا پلاٹنگ کہیں کی سائیڈ پر پہنچے ہوئے فون دوم کی طرف بڑھ گیا۔

"میں علی حمران ہوں رہا ہوں۔" حمران نے سپاٹ لمحے میں کہا۔

"ظاہر ہوں رہا ہوں حمران صاحب۔" دوسری طرف سے ہلکی

نہر کی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے۔" خیریت۔ حمران نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

"ایڑ روت پر آپ کی بلاکدہ مگرانی ہوتی رہی ہے۔" ٹائنگر آپ کے ساتھ ایڑ روت گیا تھا۔ آپ کی غلامی کی روانگی کے کچھ ور بعد اس سے مجھے فون کیا اور اس نے مجھے بتایا کہ ایک کیریئر ہو ایڑ روت پر ایک ایکر مین ہوائی کمپنی میں انٹر ہے نے فون پر آپ کے اور آپ کے

ساتھیوں کے بارے میں تفصیلی رپورٹ کسی پاس کو دی ہے۔ ٹائٹل
کا ایک دوست وہاں ایمرٹ پر کام کرتا ہے۔ فلانسٹ کی روانگی سے
بعد ٹائٹل اس سے ملے ملا گیا۔ اس کے قریب ہی ایک فون پروڈیوسی
ہاتھ کر رہا تھا اس نے جب آپ کا نام یاد تو تاکر جو تک پڑا اور پھر اس
نے جو باتیں سنیں اس کے مطابق وہ ادوی کسی پاس کو یہ اطلاع دے
رہا تھا کہ آپ اپنے ساتھیوں سمیت دس دنوں کے لیے والی فلاٹ پر سوار
ہو گئے ہیں۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ آپ کے ساتھ دو لڑکیاں جن میں
ایک سوکس اور ایک مقامی لڑکی ہے اور ایک مرد جس میں ایک
ایکریٹین سیاہ قلم اور سات مقامی مرد شامل ہیں۔ جب بات بہت ختم
ہو گئی تو ٹائٹل نے فوری طور پر پبلک فون ہاتھ سے لے کر فون کیا اور یہ
ساری تفصیل بتائی تو میں نے ٹائٹل کو کہہ دیا کہ وہ اس ادوی کو فوڈاکر
کے رہائش گاہ پر پہنچا دے اور میں خود اسی وقت رہائش گاہ تک گیا کہ اس
ادوی سے مزید پوچھ گچھ کی جائے۔ تاکر ٹائٹل اسے میری توقع سے بھی بہت
جلد لے آیا وہاں میں نے اس سے جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے
مطابق اس ادوی کا قصہ ٹیکریڈیا کی ایک خفیہ پہنچسی سے ہے جو
معلومات حاصل کرنے تک محدود ہے اور اس کے پاس جس کا نام اس
نے رابرٹ بتایا تھا نے کچھ روز پہلے پاکیشیا میں موجود اپنے اڈیسوں کو
یہ حکم دیا تھا کہ وہ آپ کی نگرانی کریں اور اگر آپ اکیلے یا ساتھیوں کے
ساتھ کسی فلانسٹ پر جائیں تو فوراً اسے اطلاع کریں۔ یہ ادوی آپ کو
اچھی طرح پہچانتا تھا پتا چلے اس نے جب آپ کو اور آپ کے ساتھیوں

کو دیکھا تو اس نے آپ کی روانگی کے بعد پاس کو اطلاع کر دی۔ میں
رہائش گاہ سے ہی بات کر رہا ہوں۔ ظاہر ہے پوری تفصیل بتاتے
ہوئے کہا۔

اس کا مطلب ہے کہ مخالفوں کو پہلے سے ہی معلومات مل گئی
تھیں کہ ہم اس مشن پر کام کریں گے۔ میرا خیال ہے مارکونیس کی
ہلاکت کے بعد انہیں اطلاع ملی ہوگی۔ بہر حال ٹھیک ہے تم نے اچھا
کیا کہ مجھے فوری اطلاع کر دی۔ اب میں ہوشیار رہوں گا۔ خدا حافظ۔
عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ مزا اور فون روم کا دروازہ کھس کر
باہر آ گیا۔

کس کا فون تھا عمران صاحب۔ صفدر نے عمران کے پیٹ
پر ہینٹے ہڈی پر بجا۔

کوئی خاتون تھیں۔ نہیں بھر رہی تھیں کہ بھر و فراق کے
طویل لمحات کیسے گزریں گے۔ میں نے اسے مشورہ دیا ہے کہ وہ
پاکیشیائی فی وی بنامہ کی سے دیکھنا شروع کر دے۔ پھر اسے انہیں
بھرنے کی ضرورت ہے کہ وہ بے گلی اور بھر و فراق کے یہ لمحات بھی بھٹتے ہوئے
گزر جائیں گے۔ عمران نے سسکتے ہوئے جواب دیا اس کے
چہرے پر مسرور و سنجیدگی کے تاثرات محض غائب ہو گئے تھے۔

تو آپ اسے ساتھ لے آتے۔ صفدر نے شرارت بھرے لہجے
میں کہا۔

تو پھر جہادی کارکردگی صفر ہو جاتی اور میں بھی نہ پاتا تھا۔

عمران نے بھی تری تری جواب دیا۔

”سری کارگوں کا اس خاتون سے کیا تعلق۔ اس نے آپ کو فون کیا ہے تو ظاہر ہے آپ کے سنی نہیں بچ رہی ہوگی۔“ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اگر میں ایس میرا نام ہے تو پھر ایسا ہی ہو گا۔“ عمران نے جواب دیا۔

”ایس ایس کیا مطلب۔ یہ کیسا نام ہے۔“ صفدر نے چونک کر کہا۔

”صفدر، معیہ کا مخفف ایس ایس ہی بنتا ہے۔“ کیپٹن حسیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صفدر سے اختیار پس پڑا۔

”پیراپ کو غلط فہمی ہوتی ہے عمران صاحب اس نے ایس ایس نہیں ایس ایس کہا ہو گا اور ایس ایس کے بارے میں آپ جانتے ہیں کہ مد کے لئے پکارتے ہوئے کہا جاتا ہے اور وہ آپ سے ہی دو لاکھ رہی تھی۔“ صفدر نے جواب دیا تو اس یار کیپٹن حسیل کے ساتھ ساتھ عمران بھی پس پڑا۔

”گتہ اس کا مطلب ہے کہ جہاز اڈانگ بھر و فرات میں زیادہ کام کرنے لگتا ہے۔ پھر تو ٹھیک ہے بھرتی رہے نہیں عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

”مجھے معلوم ہے کہ کس کا فون ہو سکتا ہے۔“ اچانک کیپٹن حسیل نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

کس کا ہو سکتا ہے۔“ صفدر نے چونک کر پوچھا۔

”سیو سی بات ہے۔ ہم مشن ربربار ہے ہیں اور اس بارے میں صرف چیف کو ہی علم ہے اس لئے یہاں فون بیف کی کر سکتا ہے اور کس نے کرتا ہے۔“ کیپٹن حسیل نے جواب دیا تو صفدر کے چہرے پر رنگی سی شرمندگی کے تاثرات ابھرنے لگے۔

”بات تو واقعی سیو سی سامی ہے۔“ صفدر نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

”اتنی بھی سیو سی نہیں ہے جتنی تم سمجھ رہے ہو۔“ اگر اتنی ہی سیو سی ہوتی تو وہ عمر نہ نہیں بھرنے کی بجائے دوسری فلیٹ پر ہم سے چلے وینا ملتا تھا کہ جہاز استقبال کر رہی ہوتیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اور اب عمران صاحب کی بات سننے کے بعد میں یہ بھی بنا سکتا ہوں کہ چیف نے فون پر کیا کہا ہے۔“ کیپٹن حسیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کی مطلب۔“ چلے یہ اندازہ تو واقعی لگ سکتا ہے کہ فون چیف نے کیا ہو گا لیکن بات دیتے کا جس کیسے علم ہو سکتا ہے۔“ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”یہ بھی سیو سی بات ہے۔“ عمران صاحب نے وینڈو ملا میں استقبال کی بات کی ہے اور چیف کو براہ راست جہاز میں ہی فون کرنا پڑا ہے تو اس کا سیدھا سا مطلب یہ ہے کہ چیف نے عمران صاحب کو

آگاہ کیا ہے کہ ہمارے کانٹوں کو بھاری دوا لگی کے بارے میں عمر ہو گیا ہے اور وہ وینڈو پلا میں ہمارے مستقبل کے لئے موجود ہوں گے۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو صدر اس انداز میں کیپٹن شکیل کو دیکھنے لگا جسے اسے اس کی زبان پر ہلکے آ رہا ہو۔ "میرے خیال ہے جہاں انام کیپٹن شکیل کی جائے کیپٹن شکیل ہوتا چلے گا۔ بہر حال مجھے واقعی جہاڑی عقدہ کی پہلے محسوس ہو رہا ہے۔ جیل نے واقعی یہی بات کہی ہے۔ عمران نے بھی تحسین امین سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس سے مختصر طور پر طاہر کی بیانی دینی بات دہرا دی۔

"تو پھر آپ نے اب کیا چانگ کی ہے صدر نے کہا۔

"آسان سی چانگ ہے کہ ہم پروردگار سے وینڈو پلا جانے کی بجائے راستے میں ہی ڈراپ ہو جائیں گے اور پھر میک اپ اور دوسرے کاغذات کی مدد سے کسی اور ڈریس سے وینڈو پلا جائیں گے۔ عمران نے جواب دیا اور صدر نے غلٹات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب ایک بات اب تک میری سمجھ میں بھی نہیں آتی حالانکہ میں نے اس پر بہت غور کیا ہے۔" دانش صبر کے میٹنگ ہال میں چیف نے اس مشن کے بارے میں جو تفصیلات بتائی تھیں۔ اس کے مطابق تو اس بیڑائی لینڈ میں کوئی مرد کسی بھی صورت داخل ہی نہیں ہو سکتا اور شاید اسی لئے چیف نے اس مشن میں جو پاک کے ساتھ کس صاف کو بھی شامل کیا ہے تاکہ وہ دونوں صورتیں ہونے کی

حیثیت سے کسی بھی میک اپ میں اس جہز سے میں داخل ہو سکیں لیکن پھر ہم سب کو انہوں نے کیوں ساتھ بھیجا ہے ہم وہاں جب داخل ہی نہ ہو سکیں گے تو پھر کیا کریں گے۔" کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"سیہ جی سی بات میں بتا رہا ہوں۔" اس بار صدر نے کہا تو کیپٹن شکیل جو تک کہ صدر کی طرف دیکھنے لگا عمران کے ہوں پر بھی مسکراہٹ ابھرائی۔

"کیا۔" کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"سیہ جی سی بات ہے۔ جہز سے پروردگار صرف انتہائی اور حفاظتی قدامت کے لئے رکھی گئی ہیں۔ اس بیڑائی میں ظاہر ہے ساری صورتیں نہیں ہو سکیں۔ مرد سائنس دان ہوں گے اور ہمارا مشن بھی اس بیڑائی سے ہی متعلق ہے اس لئے جو یا اور صاف بھی وہاں جا کر یہی معلوم کریں گی کہ یہ مرد سائنس دان اس جہز سے کیسے باہر آتے اور جاتے ہیں اور کب اور ان کے بارے میں کیا تفصیلات ہو سکتی ہیں۔ اس طرح ہم ان مرد سائنس دانوں کے روپ میں بیڑائی میں بھیج سکتے ہیں یا دوسری صورت یہ ہے کہ جہز سرانجام لے کر اس امر کا سراغ لگایا جائے کیونکہ اس جہز کے بارے میں جو تفصیلات بتائی گئی ہیں اس کے مطابق لیڈائی لینڈ سے جو بھی باہر آتا ہو گا وہ جیل اس جہز سے پر آتا ہو گا اور شاید اس جہز سے ہی بیڑائی کے لئے مطلوبہ سامان اور لیڈائی لینڈ کے لئے سامان،

خواراک، ادویات اور دوسری چیزیں سپلائی کی جاتی ہوں گی۔ اس طرف وہاں سے مارا گیا بدستاب ہے۔ صفدر نے کہا تو کہیں عقلیں بے اختیار مسکر دیا۔

تم سے واقعی بہت بد دل ہو گیا ہے۔ کہیں عقلیں نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر بھی ہنس پڑا۔

میرا خیال ہے کہ تجھے دوبارہ انکھیں بند کر کے لپٹنے لگے گی اگر ارجوں کو چلو کر دینا چاہتے کیونکہ جہاں اتنے بڑے بڑے مقدمہ موجود ہوں وہاں میں صرف سچی کام کر سکتا ہوں۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار صفدر اور کہیں شکیل دونوں ہی ہنس پڑے۔

اساں سزا جبر سے کی بات ہو رہی ہے جو دیگر بڑی ریاست ظوریا سے قریب ہے جو اتنے پناہنگ کہا تو عمران سمیت صفدر اور کہیں شکیل اسے جو تک کر دیکھنے لگے۔

ہاں کیوں عمران نے جو تک کر کہا۔

تپ نے جو تک تجھے کچھ نہیں بتایا تھا اس نے تجھے پہلے معلوم نہ تھا کہ اپنا سزا جبر سے پر مشن مکمل کرنے جا رہے ہیں۔ سزا جبر سے پر ہیں ماسٹر مرڈر کے زمانے میں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں جا رہا چکا ہوں اور وہاں کے بڑے بڑے گینگسٹروں سے بھی ذاتی طور پر واقف ہوں بلکہ ان میں بہت سے تو میرے ذاتی دوست بھی ہیں۔ وہاں ان کے ذریعے ہمیں جہاں ہر قسم کی سہولیت مہیا ہو سکتی ہیں وہاں ہمیں

ہمارے مطلب کی مصومات بھی مل سکتی ہیں جو اتنے جو ب دیا۔

گمک پ تو واقعی واقعی ضر ہے۔ تجھے لیاں نہ تھا کہ تم وہاں جاتے رہتے ہو گے وہاں میں ٹینٹا پانگیشیا سے پہلے فون پر رابطہ کر کے سینک کر لیتا بہر حال اب پہلے ایسا ہی کریں گے۔ ام اب دینو ملائی بجائے راستے کے پہلے سٹاپ مصر میں ہی ڈراپ ہو جائیں گے اور پھر وہاں سے اگے جانے کی پلاننگ کریں گے۔ مصر میں ایسے افراد موجود ہیں جو ہماری اس معاملے میں مدد کر سکتے ہیں عمران نے کہا اور صفدر اور کہیں شکیل دونوں نے اثبات میں سر ہادینے۔

باقی ساتھیوں تک یہ بات پہنچا دو تاکہ وہ بھی تیار رہیں۔ عمران نے کہا اور صفدر نے حذر کر لپٹے پیچھے بیٹھے ہوئے ساتھیوں سے بات کرنی شروع کر دی۔

خیال نہیں رہا تھا۔ روزی نے کاسز سے مخاطب ہو کر کہا۔
میں تو دلہے کی پرورش ہوں یکن باس نے جہادے آنے سے
بچنے خون کر کے تجھے اپنی طور پر لٹھا دیا ہے اس نے جسے ایسا محسوس
ہو رہا ہے۔ اسے قحمت کر دیا ہے جسے شکایت نہ ہوگی۔ کاسز
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کیا بات ہوئی ہے مجھے بتاؤ۔ روزی نے پوچھ کر پوچھا۔
بچنے وعدہ کر دیا کہ یہ بات سنتے ہی تم فوراً وہیں نہیں چلی جاؤ
گی۔ کاسز نے کہا تو روزی کے چہرے پر شہید پریشانی کے اثرات
اٹھائے۔

اارو او۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی اہم ترین بات ہے۔ جلدی
بتاؤ۔ تم نے تو مجھے شہید پریشانی کر دیا ہے۔ روزی نے اس بار
اجتہاد سے کہیں اور منت کچھ میں کہا۔

اارو اے اتنی بھی اہم بات نہیں ہے۔ دراصل میں چاہتا تھا
کہ تم نے میرے سبک چھوڑ دو۔ لیکن اب شاید کل جسے جانا پڑے
اس نے میں سوچا ہوا تھا۔ بہر حال بات صرف اتنی ہے کہ جب میں نے
جسے خون کیا تو قحمتی در بعد باس کا خون آگیا۔ اس نے بتایا کہ اسے
اضلاع مل گئی ہے کہ عمر ان اپنے ساتھیوں سمیت پاکیشیا سے ویزو جا
کے لئے روانہ ہو گیا ہے اور باس کے خیال کے مطابق اس کا ویزو چلے
جانے کا مطلب یہی ہے کہ وہاں سے وہاں پہنچے گا۔ جتنا اس نے
مجھے ہوشیار رہنے کے لئے کہا۔ میرے پوچھنے پر باس نے بتایا کہ فکارت

سیارہ رنگ کی کار خاص تیز رفتاری سے جیسے سر ہاکی میں دو لڑا آئے
جاری چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر کاسز تھا جب کہ اس کے
ساتھ مادام روزی بیٹھی ہوئی تھی۔ روزی خاص خوبصورت اور
پرکشش لڑکی تھی۔ اس کے جسم پر طوطا رنگ کا سکرٹ تھا۔ مادام
روزی قحمتی در بچنے ہی کاسز کے پاس پہنچی تھی اور اب وہ دونوں سرانا
کے ایک ہونٹ میں رات کا کھانا کھانے جا رہے تھے۔ کیونکہ روزی کو
اس ہونٹ کا کھانا بے حد پسند تھا اور ان کے پردگراں میں نائٹ کلب کا
شو دیکھا بھی شامل تھا۔ کاسز کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات نمایاں
تھے۔

کیا بات ہے کاسز میں نے محسوس کیا ہے کہ تم مجھے بتاتے وقت
تو بے حد خوش تھے لیکن اب جہاد سے چہرے پر اس جوش کا فقدان ہے
میں نے بچنے بھی پوچھنے کا سوچا تھا لیکن پھر دوسری باتوں میں مجھے اس کا

کو پاکیشیا سے روانہ ہونے زیادہ دیر نہیں ہوتی۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اگر چند زبرد بھی جہاں بھیجیں تب بھی وہ کل رات سے پہلے جہاں نہیں مٹا سکتے۔ اس سے کل رات تک تو ہم ویسے بھی فارغ ہیں۔ اس کے علاوہ اس نے بتایا ہے کہ ویزا چاہیں بھی مہینوں کو اراٹ کر دیا گیا ہے۔ وہاں حراس اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی کریں گے اور اگر وہ وہاں سے جہاں ان کے سے روانہ ہوئے تو ہمیں ظانت اور اس کے ساتھ ساتھ حمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں مکمل تفصیلات بھی مل جائیں گے۔ اس کے بعد ان کا تہہ امتیاز روٹ پر ہی کر دیا جائے گا۔ بس اتنی سی بات ہے۔ کاسز نے بلدنی سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

نہ اتجانی اہم بات ہے کاسز۔ اس کا مطلب ہے کہ جس طرے کے سے انکر کیا اور اسرائیل کی حکومت پر نشان قحی وہ اب سر پر ہج چکا ہے اور یہ بھی بتاؤں کہ جہاد انکر اور بھی اس شیطان سے نہیں ہوا اس سے تم اسے حام سالیبت کچھ رہو۔ حمران اگر اتنی آسانی سے مارا جاسکتا اتنی آسانی سے تم کچھ رہو تو نہانے اب تک کئی ہزار بار مارا جاتا ہوتا۔ وہ دور دورہ جھڑاؤلی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس سے ہلکیں تو رینڈا چلا کے سے ہی کی ہوں گی لیکن وہ اپنا تک دلتے میں ہی کہیں اور اپ ہو جائے گا تاکہ اگر کوئی وہاں نگرانی کر رہا ہو تو اسے قاتل دیا جائے۔ اس کے بعد وہ ایسا عجب ہو گا کہ اسے نکاش کرنا ناممکن نہیں تو ہوتا آسان بھی نہیں رہے گا۔ روزی نے اتجانی

منجیدہ لے گیا تھا۔

دیکھا میں اسی سے کہیں نہ بتا رہا تھا کہ تم خود بخود منجیدہ ہو جاؤ گی۔ جب وہ آنے کا پر دیکھا جائے گا اور پھر وہاں آ رہا ہے۔ جہاد سے اجازت پر تو نہیں مٹا سکتا تاکہ تم اس قدر پریشان نہ ہو گی۔ کاسز نے کہا۔

سوری کاسز کا کہ سید حانیلی پیڑ پر لے چلا۔ میں نے فوری اہم جاننا ہے۔ چھوڑو گا۔ روزی نے پہلے سے زیادہ منجیدہ لے گیا تھا۔

کیا مطلب تم اس قدر ہڑل ہو۔ کاسز نے ہوسٹ جہاتے ہوئے کہا۔

تم میری پڑچٹن نہیں کچھ سکتے کاسز۔ کارموڈو۔ میں کہیں تفصیل بتاؤں گی لیکن کارموڈو۔ روزی سے اس بار کچھ لے میں کہ تو کاسز نے ایک طریق سانس لیتے ہوئے کار کو ساتھ پر کیا اور پھر کچھ آگے چلے گئے بعد اس نے کارموڈو۔ اس کے ہجر سے پر شدہ یہ ترمیم آبادی اور فتنے کے ملے جے کاثرات تھے۔

سنو کاسز کہیں معلوم ہے کہ یہ پڑاؤنی لینڈ کیوں قائم کیا گیا ہے۔ روزی نے کہا۔

معلوم ہے وہاں کوئی دیرت ہو رہی ہے۔ ظہیر دیرت۔ کاسز نے اسی طرح جہاد سے لے گیا تھا۔

دیرت تو ہوتی اتنی ہے لیکن یہ جہاد خصوصی طور پر عورتوں

کے سنے کیوں بنایا گیا ہے اور وہاں مردوں کو جانے کی اجازت کیوں نہیں دہڑی نے کہا۔

”یہ تو مجھے معلوم نہیں ہو گی کوئی مصیبت۔“ کاسر نے جواب دیا۔

”یہ سارا انتقام اس حران اور اس جیسے مسلم ممالک کے مجنوں کو روکنے کے لئے کیا گیا ہے۔ مسلم ممالک کی سیکرٹ سرورس اور خصوصی طور پر پاکیشیا سیکرٹ سرس میں سادے مرد ہیں۔ اگر کوئی عورت ہے تو ایک اوہ۔ اس سے بڑے بڑے پر عورتیں رکھی گئی ہیں تاکہ مردوں کا داخلہ ایسے ہی وہاں نہ ہو سکے اس طرح سادے مسلم ممالک کے انجنس اور خاص طور پر حران کو وہاں پہنچنے سے روک دیا گیا ہے۔ اس کے بعد دوسرا قدم اسے غفیہ رکھنے کا تھا لیکن یہ غفیہ نہ رہ سکا۔ اب وہ حران جس کی طرف سے ایکریک اور اسرائیلی دونوں کو حقیقی خطرہ تھا اس کے خلاف میدان میں اترایا ہے اور ان حالات میں میرا یہاں موجود ہونا انتہائی خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے اس لئے میں فوری طور پر واپس جا رہی ہوں۔“ دہڑی نے کہا۔

”کیسے خطرناک ہو سکتا ہے۔ تم خود گواہ دار کر جا رہی ہو۔ میں کہہ رہا ہوں کہ وہ اہل تو یہاں پہنچنے ہی قسم ہو جائے گا اور اگر نہ بھی ہو سکا تو بہر حال وہ سینئر آئی لینڈ میں تو داخل ہی نہیں ہو سکتا پھر جسے اتنی پریشانی کیوں لاحق ہو گئی ہے۔“ کاسر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”میں نے بتایا ہے کہ وہ سادہ درجہ شہر آدمی ہے۔ وہ لامحالہ کوئی نہ لگائی چالنگ بنا کر ہی رہا ہو گا۔ اگر میں جہاں موجود ہوتی اور اسے اس کی اطلاع مل گئی تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ مجھے جہاں کو کر کے پھر میرے سبک اپ میں اپنی کسی ساتھی کو آئی لینڈ بھجوا دے۔ پھر تم خود سوچ سکتے ہو کہ کیا نتیجہ نکلے گا اس نے میری جہاں سے فوری واپسی میں خردی ہے اور آئی لینڈ میں موجودگی بھی۔ البتہ میرا وعدہ کہ جب اہم حران اور اس کے ساتھیوں کا قاتلہ کر دوں گے تو میں جہاں طویل عرصے تک انکروں گی اور جہاں سے تمام مجھے شکوے دور کر دوں گی۔“ دہڑی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ اب میں اسے پہنچنے میں مددگار ہوں گا اور حران کی لاش کا اہم جہاں سے کہ جہاں قربت حاصل کروں گا۔“ کاسر نے کہا تو دہڑی نے اجابت میں سر ہلادیا۔

ہتھور۔ کیپٹن عکیل اور صدیقی شامل تھا اور تیسرے گروپ میں عمران کے ساتھ جونا اور دوسرے ساتھی تھے۔ جبکہ گروپ کی انچارج جونا دوسرے گروپ کا انچارج، حفصہ اور تیسرے گروپ کا انچارج عمران تھا۔ سرائے کے لئے دو گئی سے پہلے ایک خصوصی سینگ میں آئندہ کے لئے تمام تفصیلات طے کرنی گئی تھیں۔ جونا اور سرائے نے سرائے کی انچارج اگر نیڈ آئی لینڈ جانے کے سے کو شش کرنی تھی اور وہاں پہنچ کر انہوں نے دوسرے دو کو کوڈ کر کے کسی نہ کسی طرح وہاں ایسا انتظام کرنا ہے کہ باقی گروپ آئی لینڈ میں داخل ہو سکیں۔ جب کہ حفصہ اور اس کے گروپ کے ڈے پی ڈیوٹی لگائی گئی تھی کہ وہ سرائے کی انچارج کر لیں اور اس اور افراد کو تلاش کریں جو نیڈ آئی لینڈ میں غوراک اور دوسری ضروریات کی سپلائی سے منسلک ہوں اور ایسے افراد کے ذریعے وہاں محفوظ طریقے سے پہنچنے کے ذرائع پیدا کریں اور خود عمران نے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے ڈے آئی لینڈ میں واقع خفیہ لیبارٹری اور وہاں کام کرنے والے سائنس دان کے بارے میں تفصیلات حاصل کرنے اور اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کی پلاننگ کا کام لیا تھا۔ ہر گروپ کے انچارج کو ایک جدید سائنس کا لگام ریج نر انجینئر سپر کر دیا گیا تھا جس کی اس کیلئے ہو سکتی تھی۔ اس کے باوجود انہیں میں گفتگو کرنے کے لئے ایک خاص گواڈا انتخاب کر لیا گیا تھا تینوں گروپوں نے اس وقت تک ایک دوسرے سے قطعی لاتعلق رہنا تھا جب تک کہ تینوں نیڈ آئی لینڈ پہنچ جائیں عمران نے تمام صبر کے بہروں پر خود ہی

جزیرہ سرائے خاسا اور استانی آباد جزیرہ تھا سوائے اس جزیرے پر انگریزوں کی مشاہدہ حکومت تھی اس لئے اس جزیرے پر انگریزوں کی تعداد کافی تھی۔ البتہ ان کے علاوہ وہاں تقریباً ہر قومیت کے افراد موجود تھے۔ ہرے پر اعلیٰ قانون تشریف نہ ہونے کے برابر تھا اس لئے یہاں جوئے خانے، باریں، ڈاننگ ہاؤس اور عیاشی کے اڈے کئی تعداد میں موجود تھے۔ یورپ اور انگریزوں کے دیپٹیاں تفریح کرنے کی غرض سے آتے تھے۔ کیونکہ یہاں تفریح کا تقریباً ہر دو سامان میرا جاتا تھا جس کی کوئی اسان خواہش کر سکتا ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ سینگل کرنے والی تنظیموں کے بھی اس جزیرہ پر آڈے موجود تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت تھوڑی دیر پہلے ہی سرائے پہنچا تھا تینوں نے جہاں آنے سے پہلے تین گروپ بنائے تھے۔ ان میں سے ایک گروپ میں جونا اور سرائے تھیں جب کہ دوسرے گروپ میں حفصہ۔

جی..... جوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ابھی جاؤ تب جو انا کو غصہ بھی آنے لگ گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے اب یہ جوان کی ہمارے بچا پانے کے سے ذہنی طور پر حیر ہو چکا ہے۔ **میرزا محمد** نے سسکاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سیر پارک کے ہونے فون کا رسیور اٹھایا اور زرد نمبر پر کس کر دیا۔ کمرے میں موجود ہوش کی طرف سے ہدایات کے کارڈ پر یہ بات درج تھی کہ ہوش ایکنس چیخ سے رابطے کے لئے زرد نمبر مخصوص ہے۔

میں ایکنس چیخ پلیر راہدہ قائم ہوتے ہی ایک مقررہ سہولتی نوڈز منتالی دی۔

”اب کیا دیکھیں بیچ کرتی ہیں۔ مسکراہٹ۔ مسرت۔ دل۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تبی۔ جی کیا مطلب۔ دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔
ایکس بیچ کا مطلب ہوتا ہے جہاد۔ عمران نے جواب دیا تو
دوسری طرف سے ہلے ہوئے والے بے اختیار ہنس پڑی۔

فپ گوجا ہیں وہی ایسک جینے ہو سکتا ہے تری نے اجائی
 بے باک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
 توئی المال میری کال لادو بار کے خیر رف ایک ایسک بوج کر
 دیں..... حمران نے جواب دیا۔

نو کے ہولناکی کریں دوسری طرف سے کہا گیا۔
اسی خیر کار اور اہل بول رہا ہوں چھ لکھوں بعد ایک

فصلی صاف کامیاب کر دیا تھا تاکہ اسے چمک نہ کیا جاسکے
جناپس بلا تلک کے تحت تینوں گروپ علیحدہ علیحدہ اپنے اپنے طور پر
مختلف نکاتس کے ذریعے سرانجام دیتے تھے۔ عمران اپنے گروپ کے ساتھ
ابھی قزاقی رہ پٹیلے سرانجام دیتا تھا اور اس وقت وہ سب سرانجام کے ایک
جسے، خوش فاری کے ایک کمرے میں موجود تھے۔ عمران کے گروپ
میں جانا کے ساتھ بھوپن، غادر اور نعمانی تھے۔

”ماہرِ طب آپ مجھے بتائیں کہ آپ کے ذہن میں کیا پلاننگ ہے تاکہ میں اس پلاننگ کو سنبھال سکوں؟“
 ”جی ہاں، میں اس سے رابطہ کر رہا ہوں۔“

”میں میری بیوی سے راجد کروں۔ چہ اس بیانے جہاں کی مقامی
 لوگوں کے فو تو دیکھنے کو مل جائیں گے۔ عمران نے
 سہکاتے ہوئے جواب دیا تو جو تانے ہے اختیار ہو نہ بچاؤ۔
 ”سازمیں نے تو سنجیدگی سے بات کی تھی۔ جو ان کے لیے میں
 اساتذہ تھا۔“

سجیدگی سے گئے۔ چھا جوڑ ہے گا۔ سسر جانا اور سسر سجدگی
 حرم نے اسی سگے میں جواب دیا تو جو انا نے اس طرح زور
 دیا نہ سمجھنے جیسے اس نے دل ہی دل میں قیصر کر لیا کہ
 وہ باقی زندگی منہ سے ایک لفظ بھی نہ ملے گا۔

”جوانا کہیں حصہ کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ عمران صاحب
مرضی کے مالک ہیں۔ ان سے کچھ پوچھنا ہمیشہ لا حاصل رہا۔“

بھاری ٹکر کر گھٹ سی آواز سنا دی۔

بولنے کا غلط ٹائیڈ تم نے تلفف میں کہہ دیا ہے اور نہ جس میں ہوتے
کی جگہ غلط آواز استعمال کرنا چاہتے تھے۔ عمران نے اسی طرح
شخصیت سے لگے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

اور آپ کون ہیں؟ اس بار دوسری طرف سے چونک کر
پوچھا گیا۔

ہمارے بیڑے جس فون کیا ہوگا۔ عمران نے کہا۔

اور اور تو آپ ٹائیکل ہیں۔ اور اچھا میں سمجھ گیا۔ فرم دینے کیا
خدمت کر سکتا ہوں۔ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

صرف ملاقات کا شرف بخش دو۔ میرے سے استیجابی کافی ہے لیکن
یہ ملاقات ذرا طویل کی میں ہونی چاہیے۔ عمران نے جواب دیا۔

آپ کہاں سے بات کر رہے ہیں؟ دوسری طرف سے پوچھا
گیا۔

ہوٹل لارکی سے۔ عمران نے جواب دیا۔

تو آپ اوسے گھنٹے بعد وہاں سے قریب ہی ایک ہوٹل ہے کان
سکاٹی۔ اس کے سیشنل روم نمبر سات میں پہنچ جائیں۔ میں وہاں
موجود ہوں گا اور اجنبی ٹھونکے گا۔ دوسری طرف سے کہا گیا
اور عمران نے اوکے کہہ کر ریسورس دیا۔

اورے تم ابھی تک منہ بھلائے بیٹھے ہوئے ہو۔ سنو جہاں
ایکریمن لکھتے لازماً موجود ہوں گے جنہیں ہماری تلاش ہوگی کیونکہ

لہو دھبہ ہماری نگرانی پامیشیا میں کر سکتے ہیں وہ اتنی آسانی سے چھوڑ
پھرنے والے نہیں ہیں اور جس کے زیر زمین دنیا کے افراد کا زیادہ تر
تعلق دیکھ لیا ہے۔ سب سے کم کھنڈ عالم کسی سے کوئی بات نہیں کر
سکتے اور جس میں یہ عالم نہیں ہوگا کہ جہاں۔ دوستوں میں سے اب
کھنڈے اور کھنڈے دیکھ لیا گیا کہ فیضی و جیسی سے سب اور کھنڈوں کا نہیں ہے
اور۔ عمران سے کھنڈ کر کوئی بات کر سکتے ہیں اور نہ ہمارا مشن یہاں
موجودہ سرانامیں سب رہنے تو یہاں سے بیڑائی سیڈ میں داخل ہونے کا
راستہ بنانا ہے۔ البتہ تم ایک کام کر سکتے ہو کہ غار کے ساتھ جا کر
اپنے دوستوں سے ملو اور ان سے باتوں باتوں میں یہ معلومات حاصل
کرو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران کے خلاف یہاں کون سا
گروپ کام کر رہا ہے۔ اگر جس میں اس کا سرانام مل جائے تو پھر اس کے
خفیہ رہنما یا ہمارا اور۔ اقدام ہوگا۔ اس کے ذریعے ہم اس گروپ
کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد ہمیں جس شخص کو کام کرنے میں
سہا ی دینی ہوگی۔ عمران نے سمجھ لگے میں تفصیل سے بات
کرتے ہوئے ہوتا ہے۔

ٹھیک ہے صاحب اور سب کچھ دہہ ہیں۔ اب فکر نہ کریں میں
اس کا سرانام بھی نکالوں گا اور اس کے خفیہ لوگوں سے پڑ کر آپ
کے سامنے پیش بھی کر دوں گا۔ ہونا نے مسکراتے ہوئے جواب
دیا۔

عمران صاحب یہ بہر نہیں ہے کہ ہمیں ہوتی میں دہنے کی

جہانے کسی کو فحی میں شفت ہو جائیں۔ بنو بان سے کہا۔

ابھی نہیں۔ ہم کہاں سیاتوں کے روپ میں آئے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ کہاں آئے لوں کی باقاعدہ گمرانی ہو رہی ہو۔ اگر ہم نے فوری طور پر کوئی پرائیویٹ کو فحی لے لی تو وہ لوگ بونک بھی سیتے ہیں۔ عمران نے کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر جھینے۔ میں اپنے مشن پر جازوں۔ جو اتانے کر ہی سے اٹھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

ہاں خاور قہار سے ساتھ جانے گا۔ لیکن ایک بات خیال رکھ کر کسی بھی سرے پر زیادہ جہ باقی ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ عمران نے کہا تو جو اتانے اثبات میں سر جھایا۔ خاور بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے تھوڑی دیر بعد عمران فعلانی اور جہان سے ساتھ ہو نکلے سے نکلا اور لان سکاٹی موٹر کی طرف چل پڑا جو وہاں سے وقتی قریب ہی تھا۔ وہ سکاٹی فاسا چڑ ہوئی تھا۔ ہو نکلے کر جب انہوں نے ویز سے سیشن دوم سہر سہات کے بارے میں معلوم کیا تو انہیں وہاں پہنچا دیا گیا۔ کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ عمران اندر داخل ہوا تو کمرے میں موجود ایک درمیانے قد اور بھاری قسم کا آدمی ابھی سڑا ہوا گیا۔ اس آدمی کا چہرہ بھاری اور بارہب تھا انھیں میں جنگ تھی۔

میر انام رائف بنے۔ کمرے میں موجود آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا اس بار اس کا چہرہ ہے جو نرم تھا۔

اب واقعی آپ کا نام رائف ہو سکتا ہے۔ جب آپ نے فون پر بات کی تھی اس وقت تو رائف کی بجائے آپ کا نام دوفل گتا تھا۔ ویسے میر انام بائیکل ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا اور رائف بے اختیار ہنس پڑا۔

اس وقت مجھے معلوم نہ تھا کہ میرا مخاطب کون ہے۔ رائف نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر جہان اور فعلانی سے مصافحہ کر کے وہ سب کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

آپ کیا پتا چھند کر رہے ہیں۔ رائف نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

اس وقت تو لاٹم جوس کا موڈ ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو رائف نے اثبات میں سر جھایا۔ کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر جہان اور فعلانی سے مصافحہ کر کے وہ سب کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر جہان اور فعلانی سے مصافحہ کر کے وہ سب کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر جہان اور فعلانی سے مصافحہ کر کے وہ سب کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

ہمارے اپنے نے بتایا تھا کہ تم پہلے ایکری میا کی کسی سرکاری خفیہ تنظیم سے منسلک رہے ہو جو ساسٹی لیبیریٹریوں کو ساسٹی سامان سپلائی کرتی تھی۔ عمران نے لاٹم جوس سب کرتے ہوئے کہا تو رائف بے اختیار ہونک پڑا۔

ہاں، رائف نے قسم سنا کر اب دیا۔

کیا اب بھی تم اس احمد سے سے شک ہے؟ عمران نے پوچھا۔

نہیں میں نے تو پندرہ سال ہوئے یہ کام چھوڑ دیا ہے۔ رائف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

دیکھو رائف اصل بات یہ ہے کہ میں سے قرب ہی ایک ہرزہ ہے کاغذ اور ہاں ایک خفیہ سائنس لیبارٹری قائم ہے۔ اس احمد وہ ایسی لیبارٹریوں کو ان کا منظر سامان سپلائی کرتا ہے۔ ہر قسم کا سامان۔ میں چاہتا ہوں کہ اس لیبارٹری کو بھی سپلائی سروس فراہم ہو س کے لئے تم سہی کیا ہو دکر چکے ہو۔ عمران نے اس بار ڈرا دیا۔ خدائیں بات کرتے ہوئے کہا۔

آپ کا مطلب نیٹو پرائیویٹ ہے؟ رائف نے جواب دیا۔

ہاں ان کل اسے نیٹو پرائیویٹ کہا جاتا ہے۔ عمران نے اہمیت میں سر ملاتے ہوئے کہا۔

یعنی وہاں کی لیبارٹری تو حکومت کے تحت ہے۔ حکومت خود ہی اسے سامان سپلائی کرتی ہے۔ رائف نے کہا۔

بعض سامان ایسا ہوتا ہے جو حکومت سپلائی نہیں کیا کرتی۔ زخم وہاں موجود ان سائنس دان بھی تو کام کرتے ہوں گے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو رائف نے اہمیت سے اختیار اچھل چڑا۔

اے اے وہ آپ جس سامان کی بات کر رہے ہیں اس کا مطلب میں اب سمجھا ہوں۔ ذری گز واقعی آپ آپس سامان سپلائی کرتے ہیں لیکن سسٹم مائیکل پ کو یقین اس بات کا علم نہیں ہے کہ وہاں کوئی لہر داخل ہوتی نہیں ہو سکتا۔ وہ مکمل طور پر عورتوں کا جزیروہ ہے جس نے لامحالہ آپ والا سامان تو وہیں جزیروہ سے ہی بیباٹری کو سپلائی ہو جاتا ہو گا۔ رائف نے جواب دیا تو عمران نے اختیار اس چڑا۔

مجھے معلوم ہے بین انسانی فطرت ہے کہ وہ پسمانیت سے اکتا جاتا ہے اور جین پسنہ کرتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر کسی بھی طرح میرا وہاں کے کسی موجود ان سائنس دان سے رابطہ ہو جائے تو میں اپنا برنس پر کھائی کر لوں گا۔ عمران نے کہا۔

میں ذاتی طور پر تو اس مسئلے میں کچھ نہیں جانتا البتہ آپ کو ایک آپ دے سکتا ہوں لیکن شرط یہ کہ یہ ان تمام درمیان میں نہ آئے۔ رائف نے ہاتھ لئے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

آپ فکر نہ کریں باڈی نے کچھ سوچ کر ہی سری سٹارش کی ہوگی۔ عمران نے کہا تو رائف نے اہمیت میں سر ملادیا۔

میں کا ایک مشہور ہو چلا لاؤنس ہے۔ اس سوشل لائسنس کی مانند ایک نوخیز خاتون پائی ہے۔ اس پائی کے تعلقات نیٹو پرائیویٹ کی لیبارٹری کے انتظامی اہلکار سادجر سے ہیں۔ سادجر خفیہ طور پر وہاں سے بھاگ آتا رہتا ہے۔ ان دونوں نے ایسی طاقتوں کو خفیہ دیکھنے کے لئے میرے داخل کا ایک کمرہ دیکھا کر لیا ہوا ہے۔ اس کمرے کا منظر

سپیشل روم میں ہے۔ دونوں کئی کئی روز جہاں رہتے ہیں۔ بس میں
استا بنا سکتا ہوں اس سے زیادہ نہیں۔“ دلف نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

”یعنی دیکھ رہی کہاں ہیں۔“ عمران نے پوچھا۔

”اپنے ہوٹل میں ہی اس کی رہائش ہے۔ ساجانی ہوٹل اور تاج ٹرا
عورت ہے۔ سوائے اس سارجر کے اور کسی کو لفٹ نہیں کرائی۔
ویسے سراجانی ٹیل ہے کہ لارنس ہوٹل اس سارجر کی ہی حقیقت ہے یا
اس کی رقم سے خرید لیا گیا ہے کیونکہ سارجر انکری میا کے ایک لارڈ کا بیٹا
ہے اور کافی مالدار آدمی ہے۔“ دلف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اگے بے حد شکر ہے۔ اب اجازت۔“ عمران نے کمری سے
انھیں ہونے کہا اور پھر عمران دلف سے مصافحہ کر کے اپنے ساتھیوں
سمیت ہوٹل سے باہر آگیا۔

”اچھی سب مل گئی ہے۔ اس طرح تو پرلوار است لیبارٹری سے
رابطہ ہو سکتا ہے۔“ چاچا نے باہر آتے ہوئے کہا۔

”رابطہ تو بھری بات ہے اصل بات یہ ہے کہ اس طرح یہ معطوم
ہو گیا ہے کہ ایک راستہ ایسا موجود ہے کہ جس کا علم لیڈز آئی لینڈ کی
انتظامیہ کو بھی نہیں ہے اور وہ لوگ سارجر کو یقیناً اس طرح خفیہ
طور پر جہاں آئے دیتے اور تجھے ایسے ہی راستے کی حاش قلمی۔“ عمران
نے جواب دیا۔ اور چاچا نے اور نعمانی دونوں نے اجابت میں سر ہلا دیئے۔

”اب کیا روگرام ہے اس بچی کو بچکا جائے۔“ نعمانی نے کہا۔
”نہیں اسے کچھ معطوم نہیں ہوگا کہ سارجر جہاں نے کسے کون
سارا است اختیار کرنا ہے اور اگر بچی کو بچکا لیا گیا تو ہو سکتا ہے اس کی
اطلاع سارجر تک پہنچ جائے اور وہ وہاں آتا ہی بندہ کر دے اس سے ہم
نے صرف اس بچی کی نگرانی کرنی ہے ہمارا اصل ٹارگٹ سارجر ہے۔
اس کے پاتھ آٹنے کے بعد اس قضیے کے راستے کا علم ہو سکے گا۔“ عمران
نے کہا۔

”لیکن بچانے یہ سارجر کب آئے۔ ہم اس وقت تک بچکا بیٹھے
دیکھیں گے۔ کیونکہ ہم بچی کو اغوا کر کے اس سارجر کو فون کرانیں اور
سارجر کو جہاں اسے پر مجبور کر دیں۔“ چاچا نے کہا۔

”نہیں ذرا معاملہ دو مہینے سے ہند کر ہو گیا تو سارجر مشکوک ہو
جائے گا۔ وہ جہاں کسی سرکاری کام کے لئے نہیں آتا۔ صرف تفریح
کرنے آتا ہے۔ اس لئے ہمیں بہر حال انتظار کرنا ہی ہوگا۔“ عمران
نے کہا اور اس کے ساتھیوں نے اجابت میں سر ہلا دیئے۔ اس دوران
چاچا پیل ملے ہوئے واپس اپنے ہوٹل پہنچے جہاں کہ اچانک فون کی
صغنیج آئی۔ عمران نے جو تک کر پاتھ بڑھایا اور دیکھ کر اٹھایا۔
”ہیں۔“ عمران نے جھپٹل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

”سسرناٹیکل سے بات کرانیں میں۔“ دلف بول رہا ہوں۔“ دوسری
طرف سے دلف کی آواز سنائی دی تو عمران ایک بار پھر جھٹک پڑا۔
کیونکہ دلف ابھی تو ان سے بات کر کے گیا تھا پھر مئی بندی اس کے

کس کا فون تھا۔ چوہان نے ہانک کر پوچھا۔ کیونکہ فون میں لاؤڈ نہ تھا اس لئے وہ دوسری طرف سے آنے والی آواز سے سن سکے تھے۔

”دلف کا“ عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دلف کی اطلاع دوہرا دی۔

”وری گڈ۔ یہ تو واقعی خوش قسمتی ہے۔ چوہان نے کہا۔
”آؤ پہلے اس کو نفی کو ٹیک کر لیں پھر سامراج کو ہاں لے آئے گی پلاننگ کریں گے۔“ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”اپنے ساتھیوں کے لئے تو کوئی بیٹام ہمیں چھوڑ دینا چاہئے۔“ نعمانی نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”اچھی نہیں بھو میں فون کر دیں گے۔“ عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

فون ابلے کا مطلب تھا کہ کوئی اتنی داس بات نہ ہو گئی تھی۔
”ٹائیگل ہوں بھائیوں۔“ عمران نے اس یا مائیل وانے سے
میں بات کرتے ہوئے کہا۔

مسٹر مائیل نوپ میں سے ایب اوی تھی میں آپ سے مل کر
واپس گیا ہوں تو مجھے اطلاع ملی کہ آپ خصوصی برسرِ مہم
ہیں۔ دوسری طرف سے دلف کی اطلاع دی۔

”ٹائیگل ہمیں بھی تو کوئی خصوصی پریسٹ ملے چاہئے تاکہ ہم
اپنی کاروباری پیشگاہ کو سکھیں اور اس سے ہمیں داس اطمینان سے
بات چیت ہو سکے۔ ساتھ ہی ٹرانسپورٹ بھی تاکہ ماں کو آسانی سے
سجائی گیا جاکے۔“ کیا آپ اس کا فوری اقدام کر سکتے ہیں۔ آپ کو
مستقل معاون دیا جائے گا۔“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”ہاں کیوں نہیں۔ تب جیسے معزز ناچکوں کی خدمت تو جگر پر فرض
ہے۔“ ڈیس ٹائون اپنی دن وہاں ٹرانسپورٹ بھی موجود ہے اور میرا
آوی بھی آپ کا نام سن کر واپس چلا جائے گا۔“ دوسری طرف
سے کہا گیا۔

”شکر ہے۔“ عمران نے مسرورہ سید دیکھ دیا۔

اسے خوش فہمی پہنچے ہیں۔ یہ وہاں کہہ رہا تھا کہ نہانے کھنے، فون
تک نظر کرنا پڑے گا کیسے قسمت اتنے آواں رہے کہ جھوٹے بھی
انتظار نہیں کرتا پڑا۔ عمران نے مسرورہ دیکھ کر ساتھ بیٹھے ہوئے
چوہان اور نعمانی سے مخاطب ہو کر کہا۔

کہا۔

”اورہ گلا۔ تفصیل بتاؤ کہاں ہے وہ اور ہمیں کیسے اطلاع ملی۔“
 کاسزے کے ٹیبلے کے لیے میں پوچھا۔

”ہاں میں انٹونی کے ساتھ اس کے دفتر میں موجود تھا کہ اسے فون کال موصول ہوئی کہ اس کا ایک پرانا دوست اس سے ملنے آیا ہے جب انٹونی نے اس دوست کا نام پوچھا تو دوسری طرف سے بتایا گیا وہ اپنا نام خفیہ رکھنا چاہتا ہے انٹونی بے حد حیران ہو۔ اس نے طبع معلوم کیا تو اسے صرف اتنا بتایا گیا کہ وہ دو طاقت آوی ہے اور ایک یسین سیاہ فام ہے۔ اس کے ساتھ دوسرا آوی عام ایکریجی ہے۔ انٹونی نے ابس کال کر لیا۔ یہ دونوں جب آئے تو اس جو اتانے جس نے سرے سامنے اپنا نام راجر بتایا تھا انٹونی سے کہا کہ وہ مجھے کچھ در کے کئے باہر بھیج دے۔ انٹونی نے مجھے کہا کہ میں باہر چلا جاؤں تو میں اٹھ کر حتمی کرے میں اٹھیا جہاں ایسی مشینیں موجود ہے کہ میں اس کمرے میں بچ کر انہیں دیکھ بھی سکتا تھا اور ان کے درمیان ہونے والی گفتگو بھی سن سکتا تھا۔ مجھے اس آوی کی پراسرار سہ کی وجہ سے مجھس پید ا ہو گیا تھا۔ بتانا یہ میں نے کمرے میں بچ کر مشین آن کر دی۔ اسی وقت اس راجر نے انٹونی سے اپنا اصل تعارف کرایا تو انٹونی بے اختیار اجمل چلا۔ وہ جانا کا انتہائی گہرا دوست رہا تھا۔ دونوں ایک دوسرے کے ٹھکانے۔ اس جو اتانے انٹونی کو بتایا کہ وہ پاکسٹین میں علی مرزا کا ملازم ہو گیا ہے اور آج کل ایک خاص مشن پر

www.paksociety.com

ٹیلی فون کی گفتنی جیتے جی کر رہے تھے مگر کاسزے نے ہاتھ جھا کر رسوا کر دیا۔

”میں کاسزے بول رہا ہوں۔“ کاسزے نے سہل سے میں کہا۔
 ”راکی ہوں، وہاں ہوں ہاں آپ کے سے ایک اہم اطلاع ہے۔ علی مرزا کا ساتھی جو انہیں سراسیمہ میں موجود ہے دوسری طرف سے کہا گیا تو کاسزے نے اختیار سیدھا کر بیٹھ گیا۔
 ”کہاں ہے۔“ یسین ایسے رت پر تو اسے چیک نہیں کیا گیا تھا۔
 کاسزے کے لیے میں حیرت تھی۔

”وہ میک اپ میں ہے اور وہ جگہ جہاں سراسیمہ ایکریجین سیاہ فام افراد کی خاصی تعداد موجود تھی ہے اور یہ لوگ آتے بھی دہتے ہیں اس لئے اسے مارک نہیں کیا جاسکا لیکن اس نے جب اپنی شناخت بطور جو اتا کرانی تو اسے شناخت کر لیا گیا۔“ راکی نے بول بولتے ہوئے

مراد آیا ہو ہے۔ انھونی سے اس مش کے بارے میں پوچھا تو جونا
نہیں گیا اور پھر وہ تینوں انہی کے ساتھ رہے۔ انہی نے پہلے گئے اور میں اب
آپ کو کال کر رہا ہوں۔ رائی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
”اوپر یہ اتھارٹی اطلاع ہے اس کا مطلب ہے کہ یا تو خرم
بھی یہاں پہنچ چکا ہے اور یا بعد میں آئے گا۔ ہم اسے اس جونا کو یہ
حالت میں پکڑنا ہے تاکہ اس سے ساری بات انکوائری جاسکے۔ کاسز
نے تیرے لیے میں کہا۔

”آپ چاہتے ہیں کہ اسے انکار کیا جائے۔“ رائی نے کہا۔

”ہاں اسے اور اس کے ساتھی کو بے ہوش کر کے انکار اور پھر
ان دونوں کو ریڈ ہاؤس میں لے جانا۔“ اس نے اطلاع دینا چاہا۔ ”کھانا کہ یہ کام
انتہائی احتیاط سے ہونا چاہیے۔“ اس نے کہا۔ ”جو اس کا ساتھی پاکشیا
سیکٹ سرس کا ڈاڑی ہو۔“ یہ ٹوٹ ہو رہا تھا۔ میں کاسز
نے کہا۔

”آپ فکر نہ کریں، اس کام ہماری سب سے بڑی جگہ جیسے
ہوتے ہیں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور کاسز نے اس کے کہہ کر
دسیور لکھ دیا۔

ایک بار مجھے اس حوالہ کا پتہ معلوم ہو جائے پھر میں دیکھوں
گا کہ یہ آدمی کتنے سانس لے سکتا ہے۔ کاسز نے چاہتے ہوئے
کہا۔ ”پھر تمہارا ایک گھنٹے کے بعد یہ انتہائی بڑی گھنٹی بج اٹھی
تو کاسز نے جھپٹ کر دسیور الٹی کیا۔

”میں کاسز بول رہا ہوں۔“ کاسز نے تیرے لیے میں کہا۔

”رائی بول رہا ہوں یا اس حکم کی تعمیل ہو چکا ہے۔“ یہ دونوں بے
ہوشی کے عالم میں ریڈ ہاؤس میں موجود ہیں۔ میں ریڈ ہاؤس سے ہی
آپ کو کال کر رہا ہوں۔ دوسری طرف سے رائی کی اطلاع مل رہی ہے۔
تفصیل سے بتاؤ کیسے نہیں اٹھا کیا گیا ہے۔ کاسز نے پوچھا۔

”ہاں آپ کا حکم سننے کے بعد میں نے ٹریس کیا کہ انھونی جونا اور
اس کا ساتھی کہاں گئے ہیں۔ سرچنا پھر مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ بونل کے
لے گئے ہیں۔ جسے بونل جسے خاؤں میں ایک خاص سائڈ پروف کرے میں
موجود ہیں۔ اس بونل میں میرے دلی موجود ہیں۔ پھر پھر میں نے
پوری کارروائی کی۔ اس سائڈ پروف کرے میں مشروبات منگوانے
گئے تو سرائی مشروبات لے کر وہاں گیا اور وہاں وہ بے ہوش کر
دینے والی کھینک کا نام کسٹروڈ کیپسول چھڑایا جسے تین منٹ بعد خود
اوپر فائر ہونا تھا۔ پھر پھر وہ مارا ہو گیا اور چونکہ کرہ بند تھا اس لئے
انھونی جونا اور اس کا ساتھی تینوں بے ہوش ہو گئے۔ اس کے بعد میں
نے ان تینوں کو فلیئر دے دیے وہاں سے لکھوایا۔ انھونی کو تو اس
بے ہوشی کے عالم میں ایک پارک میں پھینک دیا ہے۔ وہ چار گھنٹوں
و خود بخود بے ہوش میں آجائے گا جب کہ جونا اور اس کے ساتھی کو ہم
ریڈ ہاؤس لے آئے ہیں۔“ رائی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اس انھونی کو بھی ختم کر دینا تھا تاکہ بعد میں وہ مصیبت نہ بن
کاسز نے کہا۔

ایسی کوئی بات نہیں جس سے زندگی بھر مصوم نہ ہو سکے گا کہ وہ اپنے خفیہ کرے میں کیسے بے ہوش ہو اور کیسے پارک میں پہنچا اور جو انہیں اس کے ساتھی کہاں چلے گئے۔ کیونکہ مشروب لے جانے والے آدمی کو وہاں سے فوری طور پر ہٹا دیا گیا ہے۔" راکی نے کہا۔
 "اوکے میں آپا ہوں۔" کاسٹرنے کہا اور وسیعہ رکھ کر دوڑ کر سیٹوں اور تاج تاج قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا اس کا پردہ جوش کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا۔

www.paksoficial.com

ٹیکسی خاصی تیز رفتاری سے جریرہ سرائے کے شمال مغرب میں واقع علاقے لانگ ٹاؤن کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر جو بیٹا اور صاحبہ بڑے مطمئن انداز میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ انہیں سرائے پہنچنے ہونے چاہئے تھے۔ دونوں بیٹا کیسے میک اپ میں تھیں۔ ایئر پورٹ سے قریب ایک ہوٹل میں انہوں نے کمرے بک کر اسے تھے اور پھر وہ اچھی نہیں میں آئندہ کاروبار کرانے کی رہی تھیں کہ ویزس ان کے مطلوبہ مشورہ بات لے کر کرے میں آئی تو جو بیٹا نے اس ویزس سے دیکھی ہی پوچھ لیا کہ کیا وہ کبھی لیا بڑائی لینا لگتی ہے اس پر اس ویزس نے اجابت میں جواب دیا تو جو بیٹا نے اسے سب کے طور پر ایک بھاری رقم دے کر اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ کسی طرح ان دونوں کو آئی لینڈ پہنچانے کا بندوبست کرے۔ ویزس نے انہیں لانگ ٹاؤن میں واقع ایک بار ناشی کا پتہ دیا جس کی مالک روسی

تم کھل کر بات کرو کیا کچھ جانتے ہو میں مجھے اب نام بتا دو تاکہ بات چیت میں آسانی رہے۔ صبا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ انام کس کا ہے میزم۔“ آپ نے ٹیبلٹی میں بیٹھنے کے بعد مجھے لالنگ ٹانوں کے ساتھ ناشائی کے باغ کا کمرہ اور پھر آپ جو گفتگو کر رہی تھیں اس میں ناشائی کا مادہ روز میری کالام بھی یاد آیا۔ بات۔ اس سے میں آپ کو بتانا چاہتا تھا کہ روز میری حدود پر انکو خطرناک اور خطرناک صورت ہے۔ وہ خیریتوں کو لوٹنے میں پورے لالنگ ٹانوں میں مشغول ہے۔ لالنگ ٹانوں میں اس نے ایک پورا گروپ بنایا ہوا ہے جس میں خطرناک پیشہ ور قاتل، خفیہ کار، بدعاش شامل ہیں اور اس کی مدد میں بھی نہ صرف لالنگ ٹانوں کے سب سے خطرناک خفیہ کار وقت مقررہ ہوتے ہیں بلکہ پورے انڈیا سے آنے والے خطرناک لوگ جن میں مجرمین بھی شامل ہوتی ہیں اور مدد بھی اس کے لیے مستحق لالنگ ٹانوں اور آپ کا نام چاہتا رہا ہے کہ آپ اس میں اس خطرناک لوگوں تک شامل نہیں ہیں اس سے میں آپ کو آگاہ کرنا چاہتا تھا کہ آپ وہاں پوری طرح ہوشیار رہیں۔ ذرا یہ کہ اس نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

”میں مصمم ہوں کہ آپ کے بیڑے آئی لینڈ میں کام کرنے والی عورتوں کو اچھائی معقول ترین معاوضے جتنے میں اس سے مراد خودکش ہے کہ ہم اس آئی لینڈ پر چار سو کام کریں ہم اس سے ایک دیکھنا سے ہمیں ملتی ہیں اور ہمیں کسی نے بتایا ہے کہ ناشائی کا مادہ روز میری بیڑے آئی

لینڈ کی انچارج ہادام روز میری دوست بتا رہی تھیں وہاں بھیجی جاتی ہیں وہ روز میری ہی سمجھتی ہے اس نے ہم اس سے شے چاہی تھی۔ صبا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اب کو جس نے بھی بات بتائی ہے اس نے درست بتایا ہے۔ روز میری واقعی ہادام روز میری دوست ہے۔ روز میری انگریزیا میں طویل عرصے تک رہی ہے لیکن اس کے باوجود وہ آپ کو وہاں اس وقت تک نہ بگاڑنے کی جب تک ہادام روز میری جہاں آکر آپ کو کھینچ کر دے اور ہادام روز میری کو گزشتہ ایک سال سے لالنگ ٹانوں میں نہیں دیکھا گیا۔ اس کے علاوہ وہ آپ سے ہماری رقابت بھی حاصل کرے گی اور آپ کا کام بھی نہ کرے گی۔ اگر آپ نے احتجاج کیا تو پھر آپ کی زندگیوں میں بھی خطرہ ہے میں پڑ سکتی ہیں۔“ کلاس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کوئی ایسا طریقہ جہاں نظر میں ہے کہ ہم کسی نہ کسی طرح بیڑے آئی لینڈ پہنچ جائیں۔“ اس بار جیسا کہ۔

”نہیں میزم میری نظریں تو کوئی طریقہ نہیں ہے۔ اسے اگر آپ کسی طرح روز میری کو راضا مند کر لیں تو شاید آپ کا کام بن جائے۔ میں تو صرف جتنا بتانا چاہتا تھا کہ وہ خطرناک، مکار اور عیار عورت ہے اس سے آپ اس سے بڑی طرح ہوشیار رہیں۔“ کلاس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”نصیحت ہے جہاں اسے مدد ملے گی۔“ صبا نے کہا اور تھوڑی دیر

بعد ٹیکسی لائٹ گاڑی میں داخل ہو گئی۔ یہ نہ صرف ایک ملوث تھا جس
جہاں سرائی لوگوں کی کثیر تعداد نظر آ رہی تھی سب کے ذہن بھی خالی
ی نظر آتے تھے۔ میں بس اس دور کو دیکھ رہی تھی۔ میں نے
اور سوچا۔ یہ ایک چار صلی خدمات کے ساتھ ساتھ کیا کر سکتی تھی
وہ آئی۔ اس خدمات کے لیے ہر ماٹھی کا ہار کا جھانسی ساڑ کا ٹیون
ساتھ ساتھ تھا اور اندر سے لوگوں کے شور اور بھڑکے کی آوازیں
بہم تک سنائی دے رہی تھیں۔ یہ کیا اور ساتھ دونوں بچے تھیں۔
جو یانے اس لوگ اس کے علاوہ بھی سبھی وہی اور کن
انہیں سلام کر کے نہیں اٹھے جہاں سے گیا۔

اساتھ جو یانے ساتھ سے مخاطب ہو کر ہاتھ پڑے
مطمئن انداز میں کھڑی بار میں سے باہر آنے اور اندر جانے والے افراد
کو دیکھ رہی تھی۔ جو کیا اور ساتھ دونوں نے جیسے ہی دیکھا اور سیاہ
رنگ کی ٹیکسی سٹاپ ہوئی تھی وہ ان دونوں کی
قیس کے رنگ ایک دوسرے سے مختلف تھے۔ جو کیا کی قیس کا
رنگ گہرا لیل تھا جب کہ ساتھ سے ٹون سرنگ رنگ کی مردانہ قیس
ہیں رکھی تھی۔ بار میں آنے جانے والے مرد جے فور سے ان دونوں
کو دیکھتے اور ہر گز جانتے جب وہ دونوں ہال میں داخل ہوئیں تو
دونوں کے ہاتھ پر بے اختیار طبعی ناگہانی کے تاثرات ابھراے
کیونکہ ہال میں لوگوں کے شور کے ساتھ ساتھ شراب کی تیز اور
مشیت کا گڑھا دھواں ہر طرف پھیلا ہوا تھا۔ ہال میں سرائی افراد کی

کثرت تھی جس میں عورتیں بھی خاصی تعداد میں شامل تھیں۔ اور
کبھی کبھار دوسری قومیت کے افراد بھی بیٹھے ہوئے نظر آ رہے تھے۔
ایک طرف چار ساڑ کا تھا جس کے نیچے دو سرائی لڑکیاں کھڑی اپنے
اپنے کام میں مصروف تھیں۔ جو کیا اور ساتھ نے اندر داخل ہو کر ایک
نظر ہال کا جائزہ لیا اور ہر کونہ کی طرف مڑ گئیں لیکن کسی لمحے ایک
کے گرد کرسی پر بیٹھا ہوا ایک ٹیم ٹیم آدمی تیزی سے اٹھا۔ اس نے بھی
جین اور جیت بھی سوچی تھی۔ اس کے گلے میں سرخ رنگ کا رمال
بندھا تھا اور وہ اپنے ہرے ہرے سے کوئی فنڈ ہی نظر آ رہا تھا۔
پھر سے پردوں کے نشانات بھی نمایاں تھے۔ اس کی بھرتی چھوٹی
انٹھوں میں جھلکتی جیسے کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ
میں مشیت سے بھرا ہوا اسکرٹ تھا وہ کرسی سے اٹھ کر تیزی سے جو کیا
اور ساتھ کی طرف بڑھا۔

دھواں بھی ماری کے پاس بیٹھا۔ ماری سے چار قدر دان تھیں
پورے رنگ نادر ہیں اور کوئی نہیں ملے گا۔ اس نے ان دونوں
کے قریب ہر گز سے اوجھار لگے میں بات کرتے ہوئے کہا تو ساتھ
بے اختیار ہنس پڑی۔

”جاؤ اور ہر اپنی ماں کی گود میں سر رکھ کر سو بناؤ تھے۔“
شاہی۔ ساتھ نے اسے ہکا بکا کر کے کہا تو اور گرو بیٹھے ہوئے
لوگ جو ان کی طرف متوجہ ہو گئے تھے ساتھ کی بات سن کر بے اختیار
ہنس گئے۔

تم۔ تم مادی کو ایسا کہہ رہی ہو۔ جہادی یہ جرات۔ اب میں
 جسیں بتاؤں گا کہ مادی کون ہے۔ اس آدمی نے قصے کی شدت
 سے پچھلے ہوئے بنا کر اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے کے ساتھ کا بازو
 پکڑنے کی کوشش کی لیکن دوسرے کے پکھلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری
 سے ساتھ کا بازو اٹھا کر تھپ کی زوردار اواز سے ہال کو گونگیا۔ وہ آدمی
 تھرا تھکا کر سب اعتبار ڈکڑا تا ہوا چاند کے نیچے پٹا پٹا گیا اور تھپ کی اواز
 گونجنے لگی۔ ہال میں جیسے یلکھت ستان سا چمک گیا۔

میرا خیال ہے تم مجھے سننے کے لئے ایک ہی تھپ مانی رہے گا۔
 بازو فٹ ہو جاؤ۔ ساتھ سے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اگر مانی ایسے حق لوگ تو ہر جگہ اپنی دین بٹاتے نظر آتے رہتے
 ہیں۔ جو کیا ہے مسکراتے ہوئے ساتھ سے کہا اور دوبارہ کا دھڑکنی
 طرف اس طرح جھٹکتی جی جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

تم۔ تم جہادی یہ جرات۔ میں جہادی ایک ایک ہڈی توڑ
 آؤں گا۔ یقیناً ہال مادی کی فیسے سے بھری چھٹی ہوئی آواز سے
 گونگ تھا اور اس کے ساتھ ہی مانی نے اس طرح اچھل کر ساتھ پر حملہ
 کر دیا جیسے کوئی وحشی سانپ اپنے پورے خوش میں حملہ کرتا ہے لیکن
 ساتھ پارے کی طرح تھپ کی اور مادی جس نے اجنبی و حشیانہ انداز میں
 ساتھ پر حملہ کیا تھا ساتھ کے اس طرح میں آخری لمے میں ایسا ایک
 طرف ہٹ جانے کی بنا پر اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا اور دوڑتا ہوا مقبلی
 دوسرے ایک دھماکے سے ٹکرایا اور جھٹکتا ہوا اہل فرش پر گر گیا۔

تم ایک طرف ہٹ جاؤ۔ اس بچہ کی مجلس میں بندہ کراتی
 ہوں۔ بلوایا نے مسکراتے ہوئے ساتھ سے کہا۔

نہیں یہ سب آثار ہے۔ ساتھ نے جواب دیا وہ دونوں اونچی
 آواز میں اس طرح۔ جس کر رہی تھیں جیسے وہ زلزلے میں شامل ہونے
 کی وجہ سے کسی میرے بیٹھیں گپ شپ کر رہی ہوں۔ مادی نیچے گرے
 جی بھی کی سی تھپی سے اچھل کر کھڑا ہوا۔ اس کا بازو فٹ سے اور نہ است
 سے ہی حرکت کرتا ہوا تھا۔ دوسرے لمے اس کے ہاتھ میں ریوڑ اور نظر
 نے لگا۔ اس کی اپنی حالت واقعی ہے کہ غراب نظر ابھی بھی لیکن جیسے
 ہی اس نے ریوڑ اور ۱۸۰ ایک دھماکا ہوا اور اس کے ہاتھ سے ریوڑ اور
 نکل کر دور جا کر۔ یہ ٹانگوں کی طرف سے کیا گیا تھا۔

گرو پٹتے ہو تو مردوں کی طرح ٹرو۔ جو کیا نے منہ بٹاتے
 ہوئے کہا۔

تم۔ تم۔ میں۔ میں۔ مادی نے پچھلے ہوئے کچھ بھٹا چٹا۔
 شخص نہ است اور نہ ہیست تینوں کے حوت کی وجہ سے اس کی زبان
 سے الفاظ نکلتے نہ نکل رہے تھے۔

کیا بکریوں کی طرح میں میں کر رہے ہو۔ ساتھ نے اونچی
 آواز میں اس کا منہ لڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
 یقیناً اچھل کر مادی پر حملہ کر دیا۔ اس کے پیروں میں موجود اونچی
 ویدی کے ہونے پورے قوت سے مادی کے ہرے پر چڑے اور ساتھ تو
 قلا پاتی کہ کر سپر می کھڑی ہو گئی جب کہ مادی جھٹکتا ہوا مقبلی دھوا

سے بہت کے میں نکل آیا اور پھر اس کے گلچے تھمتا سو ایک دھماکے سے دھوکے میں دھڑ بڑا۔ اس کے سر سے خون کی محاوریں نکل رہی تھیں۔ ساتھ کے ہاتھوں نے ٹوٹیلی ایندھن کے پمپ کے ہر سے پمپ اس طرف ڈھکیا دینے کے لیے جیسے کسی سے پیارے مار دیتے ہوں۔ اس نے دونوں ہاتھ اپنے سر پر رکھ رکھتے۔ پمپ کے ٹوٹنے کے سے اس کا جسم یکے بعد دیگرے کھٹکھٹا کر ساتھ ساتھ فضا میں اچھلی اور اس بار اس کا ایک تہ اس کے سینے پر جب کہ وہ سر اتر رہا تھا۔ بال بال بارنی کے صف سے نکلے وہاں انتہائی تر خاک فضا میں ٹوٹا تھا۔ اس کی گردن میں بھی سوڑا ہو گیا تھا۔ اس میں سے خون غور سے نی طرف نکلنے لگا تھا۔ وہ اب فضا میں مری کی طرف ڈھکیا پڑا ہوا تھا۔

تپ بھگت اعلیٰ میں پڑا تھا۔

فی الحال اعلیٰ میں کافی تلو جو نیانے مسکراتے ہوئے ساتھ سے کہا اور اس طرف کاؤنٹر کی طرف جاہ کی جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

بوجہ ہر سے اس کے بہت سے ہیں۔ ساتھ نے انتہائی سرعت سے لگے ہیں۔ کچھ ابھرتے ہوئے کہا اور جو نیانے کچھ بہت سوئی کاؤنٹر کی طرف جاہ لگی۔ پورے سال میں سکوت جاری تھا۔ ہر شخص کی نگاہیں اسی طرف لگی ہوئی تھیں اور لوگوں کی حالت ایسی تھی جیسے وہ سانس پینا ہی نہیں تھے ہوں۔ اپنا ملک کاؤنٹر کے قریب ایک دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد بین سمراٹ جسم کی ایک خوبصورت سراہی لڑکی باہر نکل آئی۔ اس نے حیرت سے ایک لمحے کے لیے اس کے منظر کو

دیکھا پھر اس کی طرف کاؤنٹر کے قریب پہنچنے والی جو لڑکی اور ساتھ پر ہم لگے۔

کوئی جو تم۔ اس نے انتہائی حیرت سے لگے ہیں ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

ہم نے اس کی بار بار دوسری سے ملنا ہے۔ جو نیانے ہر سے مطمئن لگے ہیں جواب دیا تو زنی بے اختیار چونک پڑی۔

مجھ سے کیوں کر میں تو کہیں جاتی ہی نہیں اور یہ تم نے میرے بار میں ہنگام کیوں کیا ہے۔ کیا کہیں مسموم نہیں کہ جہاں ہنگام کرنے والوں کو کمرے کمرے کوئی مار دی جاتی ہے۔ روز میری نے حیرت سے لگے ہیں مصیبت لگے ہیں بات کرتے ہوئے کہا۔

ہنگام ہم نے نہیں اس آدمی نے کیا ہے۔ تم بے شک اپنے آدمیوں سے پوچھ لو۔ ہم جیسے ہی بال میں داخل ہوئیں اس آدمی نے اچھ کر اپنا کمرہ بازو پکڑ لیا۔ منہ کرنے سے بازو آیا بلکہ اٹلانے لگا ہم نے بھی تھوڑا سا سبق دے دیا ہے۔ جو نیانے منہ جلاتے ہوئے کہا۔

اس کو اٹھا کر بار سے باہر بھیج دو۔ روز میری نے ایک طرف کمرے آدمی سے کہا اور پھر وہ جو لڑکی اور ساتھ سے مخاطب ہو گئی۔

تم میرے ساتھ آؤ۔ میرا نام روز میری ہے اور میں اس بار کی مالک ہوں۔ روز میری نے کہا۔

بار بار بتائے کی ضرورت نہیں ہے تم جیسے بھی بتا چکی ہو۔ جو لڑکی

نے منہ نہلاتے ہوئے خواب دیا تو روز میری کاہرہ بیکٹ آگ کی طرف
جب اٹھ ایل جس تیری سے وہ سچا تھا اتنی ہی تیری سے تامل ہو
گیا۔

ہو نہر تو تم کوئی خاص چیز ہو۔ ہر جان فحشیک ہے وہ۔
روز میری نے کہا، واپس دروازے کی طرف مڑ گئی۔ جو بیا اور صاف
نے ایک نظر بال کی طرف دیکھا اور پھر مسکرائی، ہوتا تھا اس دروازے
کی طرف اچھٹیں۔ دروازے کی دوسری طرف ایک جنگ سی
رہا دوی تھی جس کے انتشار پر ایک دروازہ تھا۔ روز میری اس
دروازے کے قریب چٹکی چکی تھی۔ پھر وہ رک گئی اور جب اٹھ گیا اور
صاف وہاں پہنچی تو اس نے ہاتھ سے دباؤ ل کر دروازہ کھولا اور اندر
داخل ہو گئی تھی، صاف وہاں اس کے پیچھے اندر داخل ہو گئیں۔ =
ایک خاصا چاکر تھا جسے انتہائی جلدی اور انتہائی خوبصورت انداز کے
ہتے ہوئے فریج سے سرین کیا گیا تھا۔ انداز، آواز، جیسا تھا۔ ایک کونے
میں خدات۔ کٹ ٹی وی چل رہا تھا جس پر پاپیٹل کا منظر نظر آ رہا تھا۔
منظر کے مطابق چارویں اس رانی کو اٹھا کر مال کے بیرونی دروازے
کی طرف چلے گئے جادو ہے تھے اور ہال میں لوگ انتہائی اونچی آوازوں
میں ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے۔ ایک نظام ساز پاپ تھا اور
ان باتوں کا موضوع جو یہاں صاف ہی تھیں۔ ہر شخص ان کی جرات،
عوضہ، لڑائی کے فن میں مہارت پر دل کھن کر داد دے رہا تھا۔
روز میری نے میرے ساتھ درخت کوٹ کٹوال اٹھا یا اور اس کا بائیں افسر کر

کے اس نے ٹی وی بند کیا اور خود ہی سی و فزری میز کے پیچھے رہا اور جنگ
کر رہی تھی۔

۔ بیٹو۔ روز میری نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے میری دوسری
طرف دیکھی، بولی کر سیں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

۔ ہم جہادی اس پیچڑی بار میں تو کرسی کرنے نہیں آتیں کہ تم
اس طرف افسر بن کر بیٹھ جاؤ۔ اور صوفوں پر ہمارے ساتھ آکر بیٹھو
تاکہ بات چیت دوستانہ ماحول میں ہو سکے۔ صاف نے مسکراتے
ہوئے کہا اور کرسیوں پر بیٹھنے کی بجائے سائیڈ پر رکھے ہوئے انتہائی
آرام دہ صوفوں پر جا کر وہ دونوں بیٹھ گئیں۔ روز میری کے چہرے پر
بچے سے سوجھ بوجھ اور محکم کے تاثرات میں کچھ اور اضافہ ہو گیا لیکن
وہ کرسی سے اٹھی اور میری سائیڈ سے باہر آکر وہ ان کے سامنے
دوسرے صوفے پر بیٹھ گئی۔

۔ چیلے تم اپنا تعارف کرنا۔ میں جسں صرف اس نے برداشت کر
رہی ہو کہ جہاد اور یہ جہاد انتہا اور جہادی باتیں عام لوگوں سے
بیکس مختلف ہیں۔ ورنہ میں تو کسی کا اونچی آواز میں بولنا بھی برداشت
نہیں کیا کرتی اور وہ شخص دوسرا نقطہ منہ سے نکالنے سے پہلے ہی ڈھیر ہو
چکا ہوتا ہے۔ روز میری نے ہوسٹ چہاتے ہوئے کہا۔

اس خصوصی مہربانی کا شکریہ۔ میرا نام جو لیا ہے اور یہ میری
ساتھی ہے اس کا نام گرینی ہے۔ ہم دونوں کا تعلق انگریزیا کی ریاست
روکاس سے ہے۔ ہم وہاں مارشل آرٹ کی تربیت دینے والے ایک

بین الاقوامی وارے ہیکل جٹ کی انفرنگز ہیں لیکن ہم نے یکسانیت سے باز رہ کر فیصلہ کیا کہ اب کسی وار جٹہ کام کیا جائے۔ پھر ہمیں معلوم ہوا کہ جہاں ایک جہاز رہے ہے نیز اپنی لینڈ کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس جہاز پر صرف عورتیں رہتی ہیں۔ یہ جہاز حکومت کی کیریج کے تحت ہے اور حکومت کی کیریج عورتوں کی ایک بہت بڑی کمانڈو فورس کا نام کر رہی ہے اور اس فورس کے لئے اس جہاز سے گورننگ سٹا بنایا گیا ہے۔ ہمیں یہ سن کر بے حد حیرت ہوئی اور ہم نے فیصلہ کیا کہ ہم بھی وہاں جا کر جو عورتوں کو کمانڈو ٹریننگ دینا کی۔ ہم نے وہاں جو معلومات حاصل کیں اس کے مطابق اس جہاز سے کی انجارج لونی مادام روزی ہیں اور پھر مادام روزی سے رابطہ کے لئے ہم نے بہت جلد ہی جہاز سے جہاز کی سہولت حاصل کی ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ مادام روزی کے پاس جو عورتیں کسی بھی مرد اس کے لئے اس جہاز سے رہ چکی جاتی ہیں وہ جہاز سے ڈرے جاتی ہیں کیونکہ تم مادام روزی کی دوست ہو سچ نہ ہم ان کی مراد پتہ نہیں ہیں اور ہوش میں کرے بلکہ اگر اور سامان، کھانے پینے کی چیزیں سیدھی جہاں آگئی ہیں۔ اس سے بے ساری بات۔ یہ یہ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

جہاز کی بارش لٹ میں مہارت کا عملی نمونہ تو کسی حد تک میں اس طہارت سے کہنے لینی دیکھ رہا ہوں تم واقعی اس فن میں ماہر ہو لیکن مادام روزی سے تو میرا رابطہ کافی حد سے ہوا ہی نہیں

www.paksociety.com

اور دوسری بات یہ کہ اس جہاز سے اب کوئی اور عورت کسی صورت جا ہی نہیں سکتی۔ وہاں جو عورتیں موجود ہیں کسی بھی وجہ سے وہاں جی جب تک حکومت ایک یہاں جا رہی ہے۔ اب تو مادام روزی بھی جہاز سے بھی تم وہاں نہیں جا سکتیں۔ روزمری نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

اوه یہ تو تم نے ہرئی ختم سنا ہی ہمارا راز دینا پھر ہی قسم کر کے رکھ دیا۔ ہم تو بڑے عشق سے آتی تھیں ٹھیک ہے جب وہاں جانے کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے تو پھر سسٹم۔ ہم نے خواہ مخواہ استالبا سفر بھی کیا۔ اہ کے جہاز دھڑکے کہ تم نے کچھ وقت دے دیا۔ اب ہدایت۔ معاملہ نے اچھے ہوئے کہا اور وہاں بھی سرکاری ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

اوه اے اے یہ خواہی بھی کیا جلدی ہے۔ یہ فلو۔ اب تو باتیں ہوں گی۔ اب تو مجھے پتہ چاہے کہ تم میرے خلاف کسی جگہ میں ٹوٹ نہیں ہو اب تو جہاز سے تھوڑا دوسری ہو سکتی ہے۔ روزمری نے اٹھ کر اجٹائی ہے۔ ثقافہ۔ مجھے میں کہا۔

جہاز کے خلاف پتہ کیا مطلب۔ جہاز کے خلاف کیا چکر ہو سکتا ہے۔ جو لیا ہے نہ ت میرے مجھے میں کہا۔

سری جہاں کی گروہوں سے سخت مخالفت ہے اس لئے اکثر وہ لوگ سازشیں کرتے رہتے ہیں۔ میں بھی کبھی قہقہہ کہ جہاز واقعی بھی میرے مخالفوں سے ہے اور تم بھی یہاں کسی خاص جگہ میں آتی ہو لیکن

اب میرا دہن صاف ہو گیا ہے اس لئے یہ سحر۔ روز میری نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑ کر میری دھکی ہوئی ہاتھ سے جانے دلی مٹنی پر ہاتھ رکھ دیا۔ من من کی منسو میں آواز منائی دی اور اس آواز کے ساتھ ہی عجبی دروازہ کھلا اور ایک سرخ خونوان اندر داخل ہوا۔

"میں مارام"۔ اس فوجان نے جسے متواہدہ لہجے میں روز میری سے مخاطب ہو کر کہا۔

شک میں جو سب سے پرانی شاپ ہو دے آؤ۔ روز میری نے کہا اور فوجان سر ہٹاتا ہوا وہیں مڑنے لگا۔

"ایک منٹ ہم دونوں شراب نہیں پیتیں۔ ہمارے لئے کوئی دوسرا مشروب منگوا لو" جو یانے نے کہا تو روز میری اس طرف آنکھیں میا کر جو یاد رساٹھ کو دیکھنے لگی صبح اسے نہتے کاؤں پر یقین نہ آیا ہو۔ جب کہ فوجان کی نظروں اور چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھرتے تھے۔

کیا۔ کیا مطلب ہے کیسے ممکن ہے روز میری نے استعانی حیرت جبرے لہجے میں کہا۔

ہم دونوں کا تعلق ایک ایسے مذہبی فرقے سے ہے جس میں شراب منگوا ہے۔ جو یانے نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مذہبی فرقے کس کی بات کر رہی ہو" روز میری نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"نیاد رس فرقہ" جو یانے نے جواب دیا تو روز میری نے بے اختیار ایک لہلہل سانس لیا۔

تھکیک ہے اس کے حقیق تو میں نے بھی سنا ہوا ہے۔ تھکیک ہے۔ جہاں چہرہ میں تھک کے سے اہل جوس نے آؤ۔ روز میری نے فقرے کے آفری مٹاؤ اس دوکان سے مخاطب ہو کر کہے اور وہ فوجان وہیں چلے گیا۔

"تو کیا تم واقعی بنیرانی لینڈ جانا چاہتی ہو" روز میری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اب اس کا ذکر کرنے کا کیا فائدہ جب وہاں جانا ممکن ہی نہیں ہے تو جھوڑو۔ ہم نے بھی اسے دہن سے نکال دیا ہے جو یانے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں چاہوں تو تم وہاں جاسکتی ہو لیکن طرست نہیں صرف سیر کرنے۔ روز میری نے کہا۔

"سیر کے لئے۔ وہاں سیر کے لئے کیا کوئی خاص چیز ہوگی۔ عام سا جیز ہوگا جس پر سب ہر طرف حور تہی ہی حور تہیں کھومتی پھرتی نظر آئیں گی" سادہ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور روز میری نے اختیار ہنس پڑی۔

"تم وہاں کیا سونے کر جا رہی تھیں۔ کیا وہاں سونے کی کانیں ہیں" روز میری نے کہا۔

"ہاں ہر سے تمہا کہ وہاں کام کرنے والی عورتوں کو جڑے جڑے

معاہدے دینے جاتے ہیں۔ ہمارے دیگر اہم وزرائے داخلہ تھے کہ وہاں سال ۱۱ سال کام کر کے ہندو اہل انگریزیا جاتے ہیں اور وہاں مارشل آرٹ کا کوئی بڑا قومی ٹریننگ سنٹر قائم کریں اور عام فوج تو ہمیں وہاں انگریزیا میں بھی مل ہی رہی تھی۔ معاملے نے خوب چیتے ہوئے کہا۔

جہاڑی بات اس حد تک تو درست ہے کہ وہاں معاہدے کی شرٹن پوری دنیا میں سب سے زیادہ بہتے ہیں۔ ایک مسلسل مسد یہ ہے کہ مادام روزی ان معاملات میں بے حد سخت ہے۔ نہانے وہاں حکومت انگریزیا کا کوئی خاص کام ہو رہا ہے کہ وہاں رہنے والی ایک ایک عورت کی ہر وقت کمزورانی ہوتی رہتی ہے اور اب تو اس قدر سختی ہو گئی ہے کہ کوئی نئی عورت تو ایک طرف کوئی پرندہ بھی وہاں جاسے تو اسے کوئی سے اڑا دیا جاتا ہے۔ روز میری نے کہا۔

اور پھر تو وہاں جانا ہی محنت ہے۔ اس قدر سخت ماحول میں تو تقریباً بھی نہیں ہو سکتی۔ نہیں روز میری ہماری تو پچھلی ہمیں کوئی ضرورت نہیں کسی بچہ کیسپ جیسے ماحول میں جا کر رہنے کی ہے۔ یہ ہماری ہر داشت سے باہر ہے۔ بنوینا نے جانے سے صاف انکار کرتے ہوئے کہا۔ اسی لئے دروازہ کھلا اور دونوں ٹرے میں پہلے جوس کے چرسے چائے گھاس رکھے اندر داخل ہوا اور اس نے ایک ایک گھاس ان تینوں کے سامنے رکھا اور خالی ٹرے اٹھائے کمرے سے باہر چلا گیا۔ تینوں نے گھاس اٹھائے اور جو سب کرتے شروع کر دیئے۔

اب تم زہی گئی ہو تو ایک دو روز وہاں لگا ہی آؤ۔ چلو اسی جہانے میں بھی جا کر مادام روزی سے مل لوں گی۔ ان دونوں کے انکار پر روز میری نے زور دیتے ہوئے کہا۔

ہاں ایک اور درد تو وہاں لگانے جاسکتے ہیں جہاں ایک انوکھا اور منفرد ماحول ہی ہے۔ لیکن تم خود کیسے وہاں جاؤ گی اور ہمیں کیسے لے جاؤ گی جب کہ تم خود کہہ رہی ہو کہ وہاں کوئی پرندہ بھی جاسے تو اسے گولی سے اڑا دیا جاتا ہے۔ جو بیانے کہا۔

یہ ساری سختیاں دوسروں کے لئے ہیں میرے لئے نہیں اور دوسری بات یہ کہ مادام روزی کو پتہ ہی اس وقت چلے گا جب ہم تینوں اس کے سامنے پہنچ جائیں گی اور پھر وہ ہمیں منع بھی نہ کر سکے گی دیکھ بھی ہم وہاں مستقل تو رہنے نہیں چاہیں دو تین دن مادام روزی کی سمجھانہ کر دے میں آجائیں گی۔ روز میری نے کہا۔

ٹھیک ہے ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے لیکن کیا وہاں ظائف جاتی ہے یا ہمیں بری سڑک کرنا ہوگا۔ ... معاملے نے چرسے سادہ سے لے کر پتہ کرتے ہوئے کہا۔

ظائف نہیں جاتی اور نہ کوئی تھانہ نہ کوئی کشش وہاں جاسکتی ہے۔ ایک مخصوص ریج میں جیسے ہی ایسی کوئی چیز داخل ہوتی ہے اسے بغیر نوٹس دیتے ہٹ کر دیا جاتا ہے۔ روز میری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تو پھر۔ اس دونوں کے جہوں پر شد یہ حیرت قہمی اور ان کے

چروں پر موجود حیرت دیکھ کر روز میری بچوں کی طرف کھٹکھٹا کر ہنس پڑی۔

”تم دونوں واقعی صرف لڑائی بھائی کا فن ہی جانتی ہو۔ اس دنیا میں کیا کچھ نہیں ہو رہا۔ سنو میں تمہیں بتاتی ہوں۔ لیڈز آئی لینڈ میں سرکاری طور پر واقعی اس قدر سختی ہے کہ وہاں مرد تو مرد اب کوئی عورت بھی داخل نہیں ہو سکتی لیکن تم شاید حیرت کی شدت کی وجہ سے میری بات پر یقین نہ کر سکو۔ وہاں مرد بھی کافی تعداد میں موجود ہیں اور عورتوں اور مردوں کا ناجائز بھی لگا رہتا ہے۔۔۔۔۔ روز میری نے مسکراتے ہوئے کہا تو ان دونوں کے چہروں پر اس بار واقعی حقیقی حیرت کے تاثرات ابھرائے حالانکہ اس سے پہلے وہ صرف روز میری کو ہیکر دینے کے لئے حیرت کا اعہاد کر رہی تھیں لیکن روز میری کی یہ بات واقعی ان کے لئے حقیقی حیرت کا باعث بن گئی تھی۔

”مرد اور لیڈز آئی لینڈ میں۔۔۔۔۔ کیسے ممکن ہے۔۔۔۔۔ بھائی نے حقیقی حیرت میرے لئے میں کہا۔

”میں نے سنا ہوا ہے کہ مشرقی ممالک میں عورتوں کو گھروں تک محدود رکھا جاتا ہے اور انہیں دوسروں کے سامنے آنے کی اجازت نہیں دی جاتی سب سے زیادہ لیڈز آئی لینڈ میں بھی سلوک مردوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ لیڈز آئی لینڈ میں اگر عورتوں کی تعداد ایک لاکھ ہے تو مردوں کی تعداد تیس چوبیس ہزار ہے کسی صورت بھی کم نہیں ہے۔ یہ سارے مرد گھر تک محدود رہتے ہیں انہیں گھر سے باہر نکلنے کی قطعاً

اجازت نہیں ہوتی۔ اگر کوئی مرد گھر سے باہر آ جائے تو اسے فوری ہلاک کر دیا جاتا ہے اور پھر اس کی کاش گم کر دی جاتی ہے لیکن صرف ایک شرط کی کوئی پابندی کی جاتی ہے کہ یہ تمام مرد سرائیا ہیں۔ سرائیا سے ہٹ کر ایک مرد کو بھی وہاں نہیں رکھا جاتا یہی وجہ ہے کہ مادام روزی اور میرے دو میان اچھائی گہرے تعلقات ہیں۔ وہاں موجود تمام سرائیا مرد میرے ہی منجوائے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔ روز میری نے جواب دیا۔

”لیکن کس طرح جب وہاں جاتے یا وہاں سے آنے کا کوئی راستہ ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔ اس بار معاملہ نے کہا۔

”اس کا بھی ایک ذریعہ ہے۔ لیڈز آئی لینڈ سے شمال مغرب کی طرف تقریباً تیس بحری میل دور ایک چھوٹا سا واران چرہ ہے جس پر حکومت انگریزوں کا کنٹرول ہے۔ اس چرہ سے پراکھ بیکائی نکلے گا ایک چھوٹا سا ڈاک ہے۔ وہاں سے لیڈز آئی لینڈ کے درمیان حکومت نے زیر آب ایک خصوصی تھل بنائی ہوئی ہے جس میں شل کار چلتی ہے۔ یہ تھل اس لئے تصویر کی گئی ہے تاکہ چرہ سے پر ہونے والے کام کے لئے مشینری اور دوسرا غلط سامان اس تھل کے ذریعے چرہ سے تک پہنچایا جائے۔ چنانچہ جن لوگوں کو آنے جاتے کی اجازت تھلی طور پر دی جاتی ہے انہیں خصوصی کارڈ جاری کے جاتے ہیں اور وہ اس تھل کے ذریعے لیڈز آئی لینڈ سے اس چرہ سے جیسے جلدز کہا جاتا ہے پر پہنچتے ہیں اور پھر وہاں سے ہیلی کاپٹر کے ذریعے جہاں سرائیا پہنچ جاتے ہیں۔ اس

طرح جہاں سے جانے والے پہلی کا پڑ کے ذریعے جاریز اور وہاں سے
خفیہ طور پر لیڈیز آئی لینڈ پہنچا دیتے جاتے ہیں۔۔۔۔۔ روزمری نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ تو یہ سلسلہ ہے لیکن ظاہر ہے اس کے لئے خصوصی پاس تو
مادام روزی جاری کرتی ہوگی۔۔۔۔۔ جو جانے پوچھا۔

”پاس لیکن اس نے مجھے بھی خصوصی اجازت نامہ دے رکھا ہے۔
میں جب چاہوں خود بھی وہاں جا سکتی ہوں اور جتنے مرد اور بچتی
مرد تیں چاہوں ساتھ لے جا سکتی ہوں اور لے آ سکتی ہوں۔۔۔۔۔ روزمری
نے غافلانہ لہجے میں کہا۔

”جدا اعتماد ہے مادام روزی کو تم پر۔ وری گڈ۔۔۔۔۔ ساتھ نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں نے بھی کبھی کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے اسے شکارت
پیدا ہو۔ جہاں تک مردوں کے وہاں جانے کا تعلق ہے گذشتہ تین ماہ
سے مادام روزی نے اس بارے میں سختی سے متنا کر دیا ہے۔ اب وہاں
سے مرد جہاں آ تو سکتے ہیں لیکن جہاں سے وہاں جا نہیں سکتے۔ البتہ
عورتوں کے بارے میں اتنی سختی نہیں ہے اس لئے میں تم دونوں کو
ساتھ لے کر وہاں جا سکتی ہوں۔ لیکن یہ چیلے بتا دوں کہ وہاں تم
دونوں مستقل نہیں رہ سکیں۔۔۔۔۔ روزمری نے تفصیل بتاتے
ہوئے کہا۔

”میرا تو خیال ہے کہ تم اس بات کو دہنہ ہی دو۔ خواہ کواہ جہیں

تعلیق دینے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم ہمیں سے ہی واپس چلی جاتی
ہیں۔۔۔۔۔ ساتھ نے کہا۔

”نہیں تم نے جس طرح اس ماری سے لڑائی کی ہے اس نے مجھے
واقعی متاثر کر دیا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ مادام روزی کے سامنے اس
لڑائی کی فلم بھی پیش کر دوں اور کہیں بھی ہو سکتا ہے کہ وہ بھی میری
طرح جہادے فن سے متاثر ہو کر شاید کہیں اپنے پاس مستقل رکھ
لے۔ ایسی صورت میں کہیں اس قدر معاوضہ بھی مل سکتا ہے کہ
جس کا شاید تم نے کبھی خواب بھی نہ دیکھا ہو اور سچی بات یہ بھی بتا
دوں کہ مادام روزی اور میرے درمیان ایسی سپلائی کے سلسلے میں
باقاعدہ تجارت ہوتی ہے۔ اگر کہیں اس نے رکھ لیا تو اس کے
معاملے میں مجھے بھی خاصی بڑی رقم مل جائے گی۔۔۔۔۔ روزمری نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ اگر ایسا ہو جائے تو پھر مادام روزی تو کہیں جو دے گی سو
دے گی ہم بھی اپنی خواہشوں کا دس فیصد حصہ کہیں ہر ماہ دینے کے
لئے تیار ہیں۔۔۔۔۔ ساتھ نے فوراً ہی انفر کرتے ہوئے کہا تو روزمری کا
چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

”وری گڈ۔۔۔۔۔ یہ بونی ناں بات۔ اوکے تم اپنا سامان ہوٹل سے لے
آؤ میں ابھی روانگی کا بندوبست کرتی ہوں۔ کل صبح ہم لیڈیز آئی لینڈ پہنچ
چکے ہوں گے۔۔۔۔۔ روزمری نے کہا اور اس لمحے ساتھ ہی وہ کرسی سے
اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے اٹھتے ہی جو نیا اور صاف بھی کرسیوں سے اٹھ

کھڑی ہوئیں۔ پھر وہ اس سے اجازت لے کر سامان لینے کے لئے واپس
 ٹیکسی میں بیٹھ کر اپنے ہوٹل کی طرف روانہ ہو گئیں۔

”میرا خیال ہے عمران کو اس بارے میں باقاعدہ اطلاع دے دی
 جائے یہ تو اجتماعی شاندار موقع ملا ہے۔۔۔۔۔ جو یار نے ٹیکسی کے لائیک
 نازن سے لکھتے ہی کہا۔

”نہیں جو یار یہ کام ہم نے اکیلا کرنا ہے۔۔۔۔۔ تمہیں معلوم ہے کہ
 چیف نے اس ٹیکسی کو میرا نیٹ میں بنا دیا ہے اس لئے میں چاہتی
 ہوں کہ اس ٹیکسی کو کسی دوسرے شخص کے بغیر مکمل کر دوں۔۔۔۔۔
 معاملہ نے جواب دیا تو جو یار نے اثبات میں سر ملادیا۔

پاک سوسائٹی

ڈاٹ کام

www.paksociety.com

مظہر کلہا

یکے از مطبوعات

یوسف پیشرز، پاک سیکرز
برادرز

پاک گیٹ ○ ملتان